



# خزینہ ریاض الدین

مصنف:

پیر تقی بن تقی نقیہ (سما) انقلب نعیمی

حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

دکان نمبر ۵  
دربار مارکیٹ  
لاہور

کراچی والابک شاپ



Voice: 042-7249515

0300-4306876 0307-4132690

قصص

شمس العارفین سراج الکریم قلب الاقطاب، پیر تقیہ و پیر شریعت

# حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری

المعروف حضرت کرمان والے۔ آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریفیت (فکرانہ)

84739

حضرت سید میر طیب علی شاہ بخاری

حضرت سید محمد علی شاہ بخاری

حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

حضرت سید غضنفر علی شاہ بخاری



صمصام علی شاہ بخاری

میدان طیب علی شاہ بخاری

فانی شیخ صوفی  
بصافتہ یکھو میں سنا  
بہ الوالاعلم اللہ

الحاج صوفی  
برکت علی  
بانی کرمان والا شریفیت

الحاج انعام اللہ پٹی نقشبندی برکاتی  
تیسرے مجاز حضرت کرمان والا شریفیت

سمیع اللہ برکاتی

مجلہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

400 روپے

5-01-2011

## حسن ترتیب

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
15	عرضِ ناشر	1
17	پیش لفظ	2
21	تاثرات	3
23	وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ	4
35	میں گناہ گار شیوہ تیرا درگزر خالق دو جہاں تو کہاں میں کہاں (حمد)	5
37	ہم مدینے جو گئے جا کے وہاں کیا دیکھا	6
39	محفلِ ذکرِ نبیؐ کا منظر کیسا لگتا ہے	7
41	غم، ہجر احمدؐ میں مرتا چلا جا	8
43	غمِ روزِ محشر سے روتا چلا جا	9
45	ثانی کوئی کیسے ہوگا آمنہؓ کے لال کا	10
47	سال بھر دیکھی نہیں ہے ہم نے رونقِ آج سی	11
49	نبیؐ کو چھوڑ کے خالق کی بندگی کیا ہے؟	12
50	وہ سوئے بارگاہِ ربِّ ذوالجلال چلے	13
52	عشقِ احمدؐ کی شمعِ دل میں جلا دے کوئی	14

54	درِ مصطفیٰؐ پر جو ہیں آنے جانے والے	15
56	میں سائل تو شاہِ دو عالم تیری بڑی سرکار	16
57	زمینوں میں اور آسمانوں میں چمکے	17
59	محمد مصطفیٰؐ کا کوئی ہمسرہ نہیں سکتا	18
61	آپ آئے تو حق کا اجالا ہو گیا	19
63	اللہ اللہ حب محمدؐ جس کے دل میں سمائی ہوئی ہے	20
65	کس قدر ارفع و اعلیٰ ہے مقامِ مصطفیٰؐ	21
67	روزِ ازل سے میں بھی ہوں یا مصطفیٰؐ بردا تیرا	22
69	ان کے در پر جو گیا ہے وہ دوبارہ پھر گیا	23
71	وابستہ ہو گئے ہیں محمدؐ کے در سے ہم	24
73	وہ جس کی آنکھ نم ہے محمدؐ کے شہر میں	25
75	سرکارِ میرے دل کی بستی بھی بسا جانا	26
77	کلیم ملنے خدا سے جو سوئے طور چلے	27
78	طیبہ بلا لوشاہِ مدینہ	28
79	ان کی بعثت کیا ہوئی رحمت کے در کھلنے لگے	29
81	خلق کو خالق نے بخشا ہے وہ تحفہ نور کا	30
83	جب تو حید کا درس سنایا میرے کملی والے نے	31
85	رب کی عنایتیں تمام کس کے لئے؟ تمہارے لئے	32

87	توحید کا پرچم دنیا میں لہرا دیا کملی والے نے	33
89	وہ مدینۃ الرسول اللہ ہی اللہ	34
91	ہودل میں ارمان مدینے والے کا	35
93	خدا کی حمد کرے آپ کی شانہ کرے	36
95	مصطفیٰ کا نام مل گیا	37
97	کیا رسالت مآب دیتے ہیں	38
99	ہر اک شان میں ہے جلوہ نما کمال اک نیا تمہارے لئے	39
101	تسکین کیسے پائیں نہ تیرے بیاں سے ہم؟	40
103	چو میں گے آستانِ نبی گوجہیں سے ہم	41
105	حضور جیسا کوئی صاحبِ کمال نہیں	42
107	دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ خوب ہو اعرقانِ محمدؐ	43
109	خوشبوئیں مہکتی ہیں طیبہ کی ہواؤں میں	44
111	سرکارِ کادینے میں دربار دیکھئے	45
113	عرش سے فرش پر آگئی روشنی	46
115	آگئے مصطفیٰ بہا ر آئی	47
117	آپ کا آنا رب کا بڑا انعام ہے	48
19	آگئے حضور آگئے شک نہیں ضرور آگئے	49
121	آمنہ کالال آگیا صاحبِ کمال آگیا	50

122	امتی ہوں میں نبیؐ کا میری قسمت ہے بڑی	51
124	نکلے دل کا ہر ارمان میں مدینے جاؤں	52
126	زندگی یاد محمدؐ میں گزرتی جاتی	53
128	اللہ غنی تیری ہر شان زالی ہے	54
130	انوار ترے چمکے	55
132	یاد آتا تو ہر آن ہے اے شہر مدینہ	56
134	پردہ غم سرک سرک جائے	57
135	اک جھلک روئے منور کی دکھا دیجئے حضورؐ	58
136	غم دو جہاں سے رہائی نہ ہوتی	59
138	ان کا جب تک کرم نہیں ہوتا	60
139	یہ عمر غم میں نبیؐ کے تمام ہو جائے	61
141	منقبت سیدنا حضرت امام حسینؑ رضی اللہ عنہ	62
142	تصور میں رحمت کا باب آ گیا ہے	63
143	تصورات کی دنیا بسائے بیٹھے ہیں	64
145	محدود نہیں ان کی عطا اور بھی کچھ مانگ	65
147	سوچتا ہوں میں وہ سماں کیا عجب سماں ہوگا	66
149	مصطفیٰؐ کے کوچے میں مجھ سا بے عمل جاتا	67
151	کب وہ دن آئے گا جب در پہ بلائیں گے حضورؐ	68

153	میرے رب ساعت کبھی ایسی بھی آئے خیر سے	69
155	سوزِ دل عشق کی تھوڑی سی حرارت دے دو	70
157	دل جسے چور چور دیتے ہیں	71
159	وہ جس کا ہو گیا دل آشنا دینے سے	72
161	ذکران کا کہاں نہیں ہوتا	73
163	ناسخ ہے ہر کتاب کی آقا تری کتاب	74
165	کتنی عظیم خالق اکبر کی ذات ہے	75
166	ہوئے نے اہتمام سب سرکار واسطے	76
168	سرکار میرے دل کی یہ حسرت مٹائیے	77
170	سرکار تیری شان ہے شانِ دو عالم	78
172	آپ آئے تو ہوئی انجمن آرائی ہے	79
174	مصطفیٰ آئے لگی دل کی بجھانے کے لئے	80
176	جسے دیکھنی ہو جنت وہ نبی کے در سے گزرے	81
178	ہراک جانب ہے رحمت کا نظارہ ان کے کوچے میں	82
180	بعد میں آئے دنیا میں خیر الوری بزم عالم کو پہلے سجایا گیا	83
182	یار میں تجھ سے طالبِ عشقِ رسول ہوں	84
184	اٹھادیں گر میری جانب حبیبِ کبریا آنکھیں	85
186	جو ان کے عشق کا دل میں دیا جلانا بھجا	86

188	جس دل میں محمدؐ ہیں وہ دل ہے خدا خانہ	87
189	دنیا میں محمدؐ سا تو آیا نہیں کوئی	88
191	جو ان کے ہجر کے غم میں رلائے جاتے ہیں	89
193	یادِ سرکارِ میرے دل کے خزینے میں رہے	90
194	جہاں میں نعت کی شمعیں جلانا ہم نہ چھوڑیں گے	91
196	اللہ سے اللہ کے محبوب کا در مانگ	92
198	ثانی نہیں کوئین میں سرکارِ آپ کا	93
200	محمد علیہ السلام آگئے ہیں	94
202	زہے تابشِ آفتابِ مدینہ نگاہوں میں ہے آبِ و تابِ مدینہ	95
203	نظر ہے جیسی مری تمہاری نبیؐ کی ایسی نظر نہیں ہے	96
205	مجھ سا کوئی نہیں لاچار مدینے والے	97
207	نبیؐ پاک کا جو مرتبہ شناس نہیں	98
209	مصطفیٰؐ آئے تو اللہ نے کیا کیا نہ کیا	99
211	میں نے اپنی بخشش کی راہ یہ نکالی ہے	100
213	دل کو خاںِ عشقِ احمدؐ کی کھٹک اچھی لگی	101
215	بڑا ہی ہو گا یہ اعزازِ زندگی کے لئے	102
216	جب بنائی تیری صورت پھر وہی اچھی لگی	103
218	جھکے ہمیشہ میرا سر فقط خدا کے لئے	104



220	سرورِ دیں کی جہاں مدح سرائی ہوگی	105
221	وابستہ دل سے گرنے ہوئے مصطفیٰ سے ہم	106
223	آپ زے بشر نہیں خیر البشر مگر ہیں آپ	107
224	جب کرم کی نگاہ ہوتی ہے ان سے پھر رسم و راہ ہوتی ہے	108
225	بندگی جس میں نہ ہو اس زندگی کو کیا کروں؟	109
226	کون ہے ماویٰ میرا اور میرا بلجا کون ہے	110
228	یادِ رسول پاک جو آتی چلی گئی	111
230	جب آنکھ میری اشکِ محبت سے بھر گئی	112
232	جب سے ان کی نگاہِ کرم ہو گئی زندگی میں میری انقلاب آ گیا	113
234	ہو گیا مصطفیٰ سے پیارا اپنا جب مدینہ بنا دیا اپنا	114
235	جس نے سرکارِ مدینہ سے شناسائی کی	115
237	بجز تیرے کہاں مرا ٹھکانہ یا رسول اللہ	116
239	حبیبِ حق کے ادب کا ہر اک قرینہ ام الکتاب میں ہے	117
241	سرورِ بخش ہے جب گفتگو مدینے کی	118
243	روئے ہستی پہ پھر سے نکھار آئے گا	119
245	بیدل ہو کے دل دے وچوں نعرے نکلیں میم دے	120
247	ذکرِ رسول دھر میں پائندہ رہے گا	121
248	میراں تمہاری شان کا کوئی ولی نہیں	122

249	سرکارِ یہ نام تمہارا سب ناموں سے ہے پیارا	123
252	پوشیدہ نہیں تم سے حالت جو ہماری ہے	124
254	تیری الفت ہو میرا مال مدینے والے	125
256	تم ہی ہو محبوبِ باری لا ج رکھ لیجئے ہماری	126
258	کیا قدر و منزلت یہ درِ مصطفیٰ کی ہے	127
260	ذکرِ نبیؐ دا کرے تائے گل بن دی اے	128
262	میں منگاں رات دن ایہود عاواں یا رسول اللہؐ	129
264	کوئی نہیں نظیر تیری ربِّ ذوالجلال	130
265	اپنی عطا کا حق نے یہ منظر دکھا دیا	131
267	حطیم کعبہ میں لیٹے ہیں سرورِ عالم	132
270	نہ کچھ اور اس کے سوا چاہتا ہوں	133
272	جن کو دیداران کو میسر ہو اوہ رخِ واضحی دیکھتے رہ گئے	134
274	نظر آتی ہیں جنت کی فضا میں اُن کے کوچے میں	135
276	رسولِ معظم سلام علیکم	136
278	نبیؐ میں کیسا خدا نے کمال رکھا ہے	137
280	ایک ہی دل میں ہے ارمانِ رسولِ عربی	138
281	دل میرا تیرے درد کا بن جائے خزینہ، سلطانِ مدینہ	139
283	مچی ہے تیری دھوم فاروقِ اعظمؓ	140

285	چراغِ ہدایت وجودِ علیؑ ہے محمدؐ کے جلوے ہیں روئے علیؑ میں	141
287	فاطمہ بنت رسولِ کائنات	142
288	توحیبِ ربِ جلیل ہے	143
291	آئینہ صفاتِ خدا شانِ مصطفیٰ	144
292	سرکارِ یہ ذکر تمہارا۔ ہر ذکر سے ہے یہ پیارا	145
294	بشر تو کر نہیں سکتا کبھی ثنائے رسولؐ	146
296	سرکارِ مدینے میں کب ہم کو بلائیں گے	147
298	ربطِ خدا سے ہو گیا تیری طرف جو دھیان ہے	148
300	درِ دل جب اُن کا نام ہو جائے گا	149
302	درِ سرکارِ پر حاضر جو عصیاں کار ہو جائے	150
304	عشقِ محبوبِ باری اگر مل گیا	151
306	وہ ہیں میری آرزو پھر تجھ کو کیا	152
308	میں ہوں اُن کا نعت خواں پھر تجھ کو کیا	153
310	رہتا تھا حضور اُن کے ہر اک سر ہی خمیدہ	154
312	بڑی دنیا میں ہے شانِ مدینہ	155
314	واضحیٰ رخ سا آفتاب کہاں	156
316	خدا سے وہ دور ہو گیا ہے درِ نبیؐ سے جو کٹ گیا ہے	157
318	خالقِ خلقِ کبریا ہے تو	158

320	بات میری سنوبس مدینے چلو	159
322	نعت سرکار سنو بیٹھو کہاں جاتے ہو	160
324	اے حبیبِ کبریا، اے منبعِ جود و صفات	161
326	تیرے عشق دی دولت مل جاوے دنیا دی دولت کیہ کرنی	162
327	ادھر بھی ہو نظرِ کرم غوثِ اعظمؒ	163
329	خوشا قسمت کہ دل کھینچنے لگا سوئے شہاب الدینؒ	164
330	مصطفیٰؐ جانِ ایماں سلامؑ علیک	165
332	سلام اے غوثِ العالم اے بہاؤ الدین ملتائیؒ	166
334	سلام اے عارف باللہ سلام اے نور یزدانیؒ	167
337	شگفتہ گلستاں کی ہر اک کلی ہے خفی شے نے پہنا لباسِ جلی ہے	168
339	چشمِ بینا سے کہو شانِ قلندرؒ دیکھے	169
341	اللہ کی رحمت کا عنوان قلندرؒ ہے	170
343	اپنے جمال کی جھلک ایک نظر دکھا بھی دے	171
345	بخشی ہے حق نے تجھ کو کچھ خلق پہ ایسی برتری	172
347	حق کی صفتوں کا ہے اک نقشِ مجلیٰ صوفی	173
352	فضلِ خدائے ذوالجلالِ مجلسِ سہروردیہ	174
355	اظہارِ تشکر	175



# عرضِ ناشر

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی مدح و ثنا ہر مسلمان کی دلی تمنا ہے۔ یہ ایسی چیز ہے کہ جو ہزار ہا برائیوں کے باوجود مسلمانوں میں کسی طرح ختم نہ ہو پائی ہے۔ اگرچہ یہود و ہنود اور عیسائیوں نے اس کے لئے ہزاروں قسم کے جتن کر کے دیکھ لیے ہیں اور آخر کار اس میں ناکامی کو دلی طور پر تسلیم بھی کر لیا ہے۔

تحریر و تصنیف ہو یا اندازِ شاعری ہو کوئی بھی صنف ہو مطمع نظر تو ہوتا ہے محض مدح و ثنائے محمد کریم رؤف الرحیم ﷺ۔ اس کے علاوہ بعض اصحاب کو مولیٰ کریم عزوجل نے شانِ خطابت سے نواز رکھا ہے تو بعض کو خوش گلو بنا دیا ہے مگر مرکز و محور تو صرف اور صرف ہمارے آقا و مولیٰ کی مدح و ثنا ہی ہے۔

یقیناً بزرگوں کی وہ بات بالکل درست ہے کہ نعت گوئی قصداً نہیں ہوتی بلکہ ایک طرح سے یہ الہامی کیفیت ہوا کرتی ہے کیونکہ نعت گوئی میں نعت گو شاعر دراصل اپنے احساسات اور جذبات ہی کی ترجمانی تو کرتا ہے اب اگر اس کے احساسات ہی پاکیزہ نہ ہوں یا اس کے جذبات عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبے ہوئے نہ ہوں تو پھر بھلا کس طرح وہ ان جذبات کا اظہار کر سکتا ہے۔

اسی طرح آپ دیکھیں گے کہ اگر کوئی بندہ نعت لکھنا شروع کر دیتا ہے تو پھر وہ کبھی فلمی گانے لکھتا ہوا دکھائی نہیں دے گا حالانکہ فلمی گانے بھی تو شاعری ہی کی ایک صنف ہے۔ مگر نعت لکھنے والا کبھی بھی کسی بھی حال میں اپنے قلم کو ان اصناف میں آلودہ

نہیں کرے گا یہی دراصل نعت گو شعرائے کرام کا طرہ امتیاز رہا ہے۔  
 اگرچہ فلمی شاعروں کو تو ڈھیروں روپے مل جاتے ہیں مگر دلی سکون اور تسکین  
 نہیں مل پاتی ہے۔ زیر نظر کتاب محترم المقام پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ  
 مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کردہ نعتوں پر مشتمل کتاب ہے جس  
 میں آپ نے نعت گوئی کے ذریعہ اپنے جذبات و احساسات کا کمال عمدگی کے ساتھ  
 اظہار فرمایا ہے۔

ادارہ بلاشبہ اپنی اس نئی کاوش پر فخر کا اظہار کرتا ہے کہ حضور قبلہ شاہ صاحب  
 کی کتاب منظر عام پر لانے میں کامیاب و کامران ہوا۔ بلاشبہ ادارہ سرپرست اعلیٰ  
 حضور قبلہ الحاج پیر انعام اللہ طیبی برکاتی صاحب مدظلہ العالی کا ممنون احسان ہے کہ  
 جن کی قدم قدم پر رہنمائی نے ادارہ ہذا کو اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ وگرنہ شاید ہم  
 اس سعادت سے محروم ہی رہتے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ عامۃ المسلمین کو عشق رسول کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم عطا  
 فرمائے اور ہم سب کو دین متین کی خدمت بڑھ چڑھ کر کرنے کی توفیق جلیل عطا فرمائے۔  
 ہم سب کے گناہوں کو مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ جلیلہ معاف فرمائے  
 اور ہمیں نیکوں کی پاکیزہ صحبت سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَسَلَّمَ

خیر اندیش

ابوالحسن محمد سمیع اللہ برکت

ناظم ادارہ ہذا

## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ  
الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

”خزینہ ریاض“ امام انقلاب نعت لسان حسان حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ نعتیہ مجموعہ ہے جو علامہ سید ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ میں پاکٹ سائز کتاب کی شکل میں شائع کیا تھا اس نعتیہ مجموعے کو اب کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ”کلام ریاض“ اور ”دیوان ریاض“ کے بعد ”خزینہ ریاض“ امام انقلاب نعت لسان حسان حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ منفرد نعتیہ مجموعہ ہے جس میں بیشتر نعتیں عوام و خواص میں بے حد مقبول ہیں الحمد للہ ”خزینہ ریاض“ کا یہ پہلا ایڈیشن اللہ اور اس کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی سے عوام میں پسند کیا جائے گا حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا حمد یہ کلام، نعتیں، قصیدہ معراجیہ مناقب صحابہ کرام، مناقب اہل بیت، مناقب غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نسبت شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور بالخصوص شیخ السلام غوث العالمیں حضرت

غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت رہِ طریقت بابا جی میاں غلام محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور امام انقلاب نعت حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد امام السالکین مخدوم المتقین مجدد سلسلہ عالیہ سہروردیہ خواجہ خواجگان حضرت ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں لکھی ہوئی مناقب ”خزینہ ریاض“ میں شامل کی گئی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایوانِ حمد و نعت و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل اور حضرت کرمانوالہ بک شاپ کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

سید محمد فصیح الدین سہروردی (نعت خواں)

کیلگری (کینیڈا)

۱۷ مارچ ۲۰۱۱ء





## انتساب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”خزینہ ریاض“ امام انقلاب نعت، لسان حسان حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ مجموعہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتے ہوئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس مجموعہ کلام کو امام السالکین مجدد سلسلہ عالیہ سہروردیہ حضرت خواجہ ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی سعی اور کوشش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اور حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو مزید بلند فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین و علی آلہ واصحابہ و بارک وسلم۔

سید محمد فصیح الدین سہروردی (نعت خواں)

کیلگری (کینیڈا)

۷ مارچ ۲۰۱۱ء





## تاثرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو تو وہ تم کو فرقان (حق و باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت) عطا فرمائے گا۔“..... (انفال: ۲۸)

یہ فرقان درجہ بدرجہ انبیاء کے بعد اولیاء کو اللہ عطا فرماتا ہے۔ میرے والد گرامی اور پیر و مرشد حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کورب کائنات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت کی وجہ سے یہ فرقان عطا فرمایا۔ جس کا ثبوت حضرت علامہ کی زندگی اور ان کا کام ہے۔ حضرت علامہ کی زندگی اور کام پر لکھنے کے لئے کئی کتابوں کی ضرورت ہوگی۔ یہاں میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ خزینہ ریاض علامہ صاحب کی شاعری کا ایک خوبصورت نمونہ (Sample) ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد شاعری کو سمجھنے والے اور شعر سے لطف اندوز ہونے والے اس بات کی گواہی دیں گے کہ علامہ صاحب نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ انہوں نے اردو، پنجابی، فارسی اور عربی میں نعتیہ شاعری کر کے شعر کا ذوق رکھنے والوں کو ایک خوبصورت نعتیہ شاعری کا تحفہ دے کر اردو ادب کی لازوال خدمت کرنے والوں میں اپنا نام رقم کروا لیا ہے۔

اسی طرح جو لوگ علم دین، علم شریعت اور علم معرفت و طریقت کو سمجھتے ہیں وہ علامہ صاحب کی شاعری میں سوائے قرآن کریم، حدیث نبی اکرم ﷺ، اہل بیت اور صحابہ کرام کی تعلیمات اور عقیدے کے علاوہ کوئی دوسری بات نہ پائیں گے۔ حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم اور شریعت مطہرہ میں حضور اکرم ﷺ کے فضائل، اوصاف اور سیرت کو شاعری میں سمولیا ہے۔ اردو شعراء ہوں یا فارسی، عربی اور پنجابی کے شعراء۔ حضرت علامہ سید ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ انہیں قرآن و حدیث، شریعت و طریقت پر مکمل عبور کے ساتھ شاعری کے اسرار و رموز اور آداب پر بھی مکمل عبور حاصل ہے۔ خزینہ ریاض اس کا مکمل اظہار ہے۔

سید بدیع الدین سہروردی

مرکزی صدر: انجمن عند لیبان ریاض رسول ﷺ

صدر اسلامک سپریم کونسل آف کینیڈا (کیلگری)

کیلگری کینیڈا

۲۵ مارچ ۲۰۱۱ء



84739

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ

(تحریر: پیر طریقت حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمہ اللہ)

مذکورہ بالا آیت جس کو عنوان مضمون بنایا گیا ہے۔ یہ سورہ یسین کی آیت نمبر

69 کا ایک حصہ ہے۔ پوری آیت اس طرح ہے

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ  
مُبِينٌ

”اور نہیں سکھایا ہم نے اپنے نبی کو شعر اور نہ یہ اس کی شایان

شان ہے نہیں یہ مگر نصیحت اور قرآن جو بالکل واضح ہے۔“

مکہ کے کافر قرآن حکیم کو شعر اور رسول کریم ﷺ کو شاعر کہا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس الزام کی تردید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہمارا رسول شاعر

نہیں ہے اور جو کلام اس کی مبارک زبان سے ادا ہوتا ہے اسے ہم اس پر بذریعہ وحی

نازل کرتے ہیں ہم نے اپنے رسول کو شعر کہنا اس لیے نہیں سکھایا کہ شعر گوئی اس کی

شان کے شایان نہیں۔

شعر کے عرفی معنی ہیں کلام موزوں و مقفی یعنی ایسا کلام جو موزوں بھی ہو اور

قافیہ بھی رکھتا ہو۔ اس لیے اب شاعر اس کو کہا جائے گا جو قصد اور ارادے کے ساتھ

موزوں اور مقفی کلام کہے۔ اس معنی کے مطابق نہ قرآن شعر ہے اور نہ رسول اللہ

رضی اللہ عنہ شاعر۔

تفسیر ضیاء القرآن میں ہے۔ علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا کہ کفار جب حضور پر شعر کہنے کی تہمت لگاتے تو اس سے ان کی مراد شعر کا اصطلاحی معنی نہیں ہوتا تھا کیونکہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ قرآن حکیم شعر کے اسلوب پر نہیں ہے اور حقیقت عجمی جاہلوں پر بھی مخفی نہیں چہ جائیکہ عرب کے بلغاء اس حقیقت سے ناواقف ہوں۔ بلکہ حضور پر کذب کی تہمت لگاتے تھے کیونکہ جھوٹ کو شعر سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور جھوٹے کو شاعر کہا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جھوٹی دلیلوں کو ادلہ شعر یہ کہتے ہیں۔ لہذا اللہ کریم نے اس آیت میں پوری طرح واضح فرما دیا ہے کہ قرآن حکیم مبالغہ آرائی، خیال آفرینی اور جھوٹ کا پلندہ نہیں۔ یہ تو سراسر نصیحت اور موعظت ہے جو بات اس میں بیان کی گئی ہے وہ محض حق ہے نہ اس میں مبالغہ ہے۔ نہ عبارت ہد رائی، نہ بیان حقیقت میں بال برابر تجاوز یا کمی کی گئی ہے یہ ایسی کتاب ہے جس میں احکام الہی حقائق عالم اور زندگی کی صداقتوں کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

شعر گوئی سے آپ کو کوئی محبت نہ تھی۔ اس کا ثبوت آپ کی زندگی میں نمایاں طور پر ملتا ہے۔ بقول حضرت شعبی رضی اللہ عنہ اولاد عبدالمطلب کا ہر مرد و عورت شعر کہنا جانتا تھا مگر رسول اللہ رضی اللہ عنہ اس سے کوسوں دور تھے البتہ اتفاقاً اور غیر ارادی طور پر بعض مواقع پر آپ رضی اللہ عنہ کی زبان اقدس سے ایسا کلام نکل گیا جسے شعر کہا جاسکتا ہے۔ مثلاً حنین والے دن آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کو دشمنوں کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا۔

انا النبى لا كذب انا بن عبدالمطلب

”اس میں کوئی شک یا جھوٹ نہیں کہ میں نبی رضی اللہ عنہ ہوں میں

عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“

تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے۔ آپ ﷺ کی انگلی مبارک زخمی ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا

هل انت الا اصبح دميت وفي سبيل الله مالقيت

کیا تو ایک انگلی ہی نہیں جو خون آلود ہو گئی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوئی ہے۔ بقول ابی الدنیا یہ شعر ابن رواحہ کا ہے۔

ایک موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا:

ان تغفر الهم جما وای عبدك مالما

یعنی خدایا تو جب بخشے تو ہمارے تمام گناہ بخش دے ورنہ یوں تو تیرا کوئی بندہ نہیں جو چھوٹی چھوٹی لغزشوں سے بھی پاک ہو۔

زبان رسالت مآب ﷺ سے نکلے ہوئے ایسے اشعار اتفاتی ہیں، غیر ارادی ہیں اور معجزانہ ہیں۔ ورنہ حقیقت وہی ہے جو گزشتہ سطور میں سورۃ یسین کی آیت نمبر 69 میں بیان کی گئی ہے کہ شعر گوئی اللہ تعالیٰ نے حضور کو سکھائی ہی نہیں۔ اس لیے کہ شعر گوئی آپ کی شان کے شایان نہیں۔ تاہم حضور ﷺ بعض شعراء کے اشعار سننا پسند فرماتے تھے۔ کسی اچھے شاعر کے شعر کا کوئی مصرعہ خود بھی پڑھ لیتے تھے کبھی کبھار کسی شاعر کے کلام کو سننے کی فرمائش بھی فرمادیتے تھے۔ حضور ﷺ کے اس ذوق کی تصدیق متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ایسی حدیثیں قارئین اسی مضمون میں آگے چل کر ملاحظہ فرمائیں گے۔

جن احادیث میں شعراء کی مذمت کی گئی ہے ان سے ایسے شعراء مراد ہیں جن کی مذمت خود اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں فرمائی ہے۔

وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ  
يَهِيمُونَ ۝ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَالًا يَفْعَلُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ  
ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا  
مِن بَعْدِ مَا ظَلَمُوا ۝ (سورۃ الشعراء: آیت ۲۲۴)

”اور جو شعراء ہیں تو ان کی پیروی حق سے بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ شعراء ہر وادی میں سرگرداں پھرتے رہتے ہیں اور وہ کیا کرتے ہیں ایسی باتیں جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے۔ بجز ان شعراء کے جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور انتقام لیتے ہیں اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔“

جب پہلی تین آیتیں نازل ہوئیں تو حضرت حسان بن ثابت حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حضرت کعب بن مالک اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہم روتے ہوئے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ شاعروں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کی ہیں، ہم تو شاعر ہیں ہم ہلاک ہو گئے۔ ہماری نجات کی کوئی صورت نہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے چوتھی آیت نازل فرمائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ جن شعراء کی مذمت کی گئی ہے وہ ایسے شعراء ہیں جو کفر و شرک کی ترویج کے لیے فسق و فجور کی اشاعت کے لیے اپنے ملکہ شعر گوئی کو استعمال کرتے ہیں اور اپنی شعلہ نوائی سے کام لیتے ہوئے لوگوں کے جذبات کو اسلام کے خلاف بھڑکاتے ہیں اور بارگاہ رسالت ﷺ میں ہجو کر کے اہل ایمان کی دل آزاری کرتے ہیں لیکن وہ شعراء جن کی ساری قوتیں اسلام کی خدمت میں اور عقائدِ حقہ کی



تبلیغ میں صرف ہو رہی ہیں وہ اس زمرہ میں داخل نہیں۔

انہیں إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فرما کر مستثنیٰ کر دیا گیا ہے چنانچہ صحابہ کرام میں بڑے بڑے جلیل القدر شعراء موجود تھے۔ حضرت حسان بن ثابت کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھا جاتا تھا اور وہ کافر شعراء کا جواب دیتے تھے۔ ایک دن ابوسفیان کی ہرزہ سرائی کے جواب میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے چند اشعار فرمائے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

اے ابوسفیان تو نے میرے محبوب کی شان میں نازیبا باتیں کیں اور میں تمہیں اس ہجو کا جواب دے رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں مجھے اس کی جزائے خیر ملے گی سنو تمہاری بدزبانی سے حضور کی عزت کو بچانے کے لیے میرا باپ، میری ماں اور میری بیوی بطور سپر کام دے گی۔ یعنی میں اپنے باپ اپنی ماں اور اپنی بیوی کو تمہاری بدزبانی سے حضور کی عزت کو بچانے کے لیے بطور سپر استعمال کروں گا۔ تو اس کی جناب میں نازیبا بات کہتا ہے جس کا تو ہم پایہ نہیں ہے۔ میری زبان تیز تلوار ہے اس میں کوئی نقص نہیں ہے اور میرا بحر فصاحت اتنا گہرا ہے کہ ڈول نکالنے سے وہ مگر نہیں ہوتا۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

حسن الشعر كحسن الكلام و قبيحه كقبيح الكلام

اچھا شعر اچھے کلام کی طرح ہے اور برا شعر برے کلام کی طرح ہے۔

دوسری حدیث میں ہے:

ان من الشعر لحكمته

بعض شعروں میں بڑی دانائی کی باتیں ہوتی ہیں۔

(نسب، القارئین)

سورہ شعراء کی ان آخری آیات اور ان کی تفسیر سے یہ بات ثابت ہوئی کہ صحابہ شعراء بالخصوص سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کفار و مشرکین شعراء کے ایسے اشعار کا جن میں حضور اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں بے ادبی، بدزبانی اور گستاخی کے کلمات ہوتے تھے۔ ان کا جواب ایسے اشعار کی صورت میں دیا کرتے تھے۔ جن میں حضور ﷺ کے معجزات، کمالات، بلند درجات اور آپ کے فضائل و مناقب کا ناقابلِ تردید اور قابلِ قبول ذکر ہوتا تھا۔ بارگاہِ رسالت مآب میں ہجو چونکہ صحابہ اور صحابہ شعراء اسلام اور داعی اسلام نیز مسلمانوں پر ظلم سمجھتے تھے اس لیے وہ اس ظلم کا مقابلہ مدحِ رسول ﷺ کے ذریعے سے کیا کرتے تھے۔ وَأَنْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا اس حقیقت کی طرف ایک کھلا ہوا ثبوت ہے۔

صحابہ شعراء کی شانِ رسالت میں مدحتِ سرائی، نعتِ خوانی اور نعتِ گوئی کے لیے سنگِ میل ثابت ہوئی۔ اس کا سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ جب کبھی بدزبان، گستاخ، بے ادب، شانِ رسالت میں گستاخی کرے گا اسے اہل ایمان بد زبانوں، گستاخوں اور بے ادبوں کی طرف سے ظلم سمجھتے رہیں گے اور اس کا جواب مدحتِ رسول کے ذریعے سے دیتے رہیں گے۔ علمائے حق تقریروں اور تحریروں کے ذریعے سے نعتِ گو شعراء نعتیں لکھ کر اور نعتِ خوانان ان نعتوں کو پڑھ کر اپنا فریضہ ایمانی ادا کرتے رہیں گے۔ الحمد للہ علی احسانہ و منہ و نوالہ حسن توفیقہ۔

جب بقول علامہ ابن کثیر مشرکوں کی ہجو میں شعر کہنے مشروع ہیں تو اسی طرح شانِ رسالت میں بے ادبی کرنے والوں کے جواب میں مدیحہ اشعار کہنے بھی مشروع ہیں۔

سورۃ الزمر پارہ نمبر 23 کی آیت نمبر 18 میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کو جو یَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ سنتے ہیں بات کو پھرو ہی کرتے ہیں

اچھی بات کی یہ خوش خبری سنائی ہے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ دانشور ہیں۔

قرآنِ عظیم کی اس آیت کی رو سے اچھے اشعار بھی اچھی بات کے زمرہ میں

آتے ہیں رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن الشعر كحسن الكلام۔ اچھا شعر اچھے کلام کی طرح ہے چنانچہ حضور ﷺ اچھے اشعار سننا پسند فرماتے تھے۔ شمائلِ ترمذی میں ایک باب ماجانی صفتہ کلامِ رسول اللہ ﷺ فی الشعر کے عنوان سے تحریر کیا گیا ہے جس میں حضور ﷺ کے ان ارشادات کو بیان کیا گیا ہے جو اشعار کے بارے میں ہیں۔ نیز ان ارشادات میں حضور ﷺ کا خود کسی شاعر کے اشعار پڑھنے، سننے اور حمد یہ نعتیہ اشعار سنوانے کا بیان بھی ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ان

سے پوچھا گیا کہ کیا حضور ﷺ کسی شعر کو پڑھتے تھے؟

قالت كان يتمثل يشعر ابن رواحته و يقول يا تيك بالا

خبار من لم تزور

تو انہوں نے فرمایا کہ کبھی عبداللہ رواحہ کا شعر پڑھتے اور کبھی یہ مصرعہ:

يا تيك بالاخبار من لم تزوه

”اور تیرے پاس وہ شخص قسم قسم کی خبریں پہنچاتا ہے جو تجھ سے

کچھ اجرت نہیں مانگتا۔“

انوارِ غوثیہ شرح شمائلِ ترمذی میں حضرت علامہ سید امیر شاہ صاحب قادری

گیلان دامت برہتم العالیہ اس حدیث کی شرح میں صفحہ 320 پر رقم طراز ہیں۔  
یہ شعر عرب کے نامور شاعر طرفہ کے شعر کا دوسرا مصرعہ ہے۔ پورا شعر اس طرح ہے۔

ستبدی لك الا يام ما كنت جا هلا وياتيك بالاخبار من لم  
تزو و طرفہ نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا سبعتہ معلقہ میں دوسرا معلقہ اسی کا ہے۔ بعض  
شراحین نے اس مصرعہ کے پڑھنے کا مطلب یوں بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کسی  
اجرت اور معاوضہ کے بغیر جنت، دوزخ، قیامت، گزشتہ انبیاء کے حالات، آئندہ  
آنے والے واقعات، اچھے اور برے امور کے نتائج سے آگاہ فرماتے ہیں۔ پھر بھی یہ  
کافر قدر نہیں کرتے۔ حضور ﷺ نے طرفہ کے اس شعر کو تاخیر و تقریم سے پڑھا۔  
(یعنی مصرعہ ثانی پہلے اور مصرعہ اولیٰ بعد میں) تو حضور ﷺ کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے  
عرض کیا ایسے ہکذا یا رسول اللہ یا رسول اللہ یہ اس طرح نہیں ہے۔ آپ ﷺ  
نے فرمایا انا ابشاعر میں شاعر نہیں ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عمرۃ القضا کے برس مکہ  
مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ حضور ﷺ کے آگے چل رہے  
تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

خلو بنی الکفار عن سبیلہ الیوم نصر بکم علی تنریلہ  
ضربا یزیل الہام عن مقیلہ ویذہل الخلیل عن خلیلہ  
”اے کافر زادو حضور ﷺ کے راستے سے دور ہو جاؤ۔ آج میں  
قرآن کے حکم کے مطابق ماروں گا۔ اس طرح ماریں گے کہ  
دوبارہ تمہیں قیلولہ کرنے کی نوبت نہیں آئے گی اور تم کو ایسا ماریں  
گے کہ تمہارا ایک دوست دوسرے دوست کو بھول جائے گا۔“

فقال له عمر يا ابن رواحتہ بین یدی رسول اللہ ﷺ توفی حرم اللہ تعالیٰ تقول فقال النبی ﷺ فیہم من نضح انبل تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا ”اے ابن رواحہ حضور ﷺ کے حضور میں اور حرم شریف کے اندر تم شعر پڑھ رہے ہو تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر اسے چھوڑ دوہ اشعار ان (کفار) میں اثر کرنے میں تیر برسانے سے زیادہ سخت ہیں اور حدیث میں ان اشعار کے سننے کا جواز ہے۔ جن میں اسلام کی تعریف ہو۔ عام لوگوں کو اسلام اور داعی اسلام حضرت محمد ﷺ کی طرف ترغیب اور شوق دلانا مراد ہو۔ نیز ظالم کفار کی تحقیر و تذلیل مقصود ہو۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس مبارک میں سو مرتبہ سے زیادہ بیٹھا ہوں۔ ان مجالس میں حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اشعار پڑھتے اور جاہلیت کے دور کے کچھ قصے بیان کرتے۔ وہو ساکت و رہا تبسم معہم تو آپ ﷺ خاموش رہتے۔ بسا اوقات ان کے ساتھ تبسم بھی فرماتے تھے۔

اس دلیل میں ہے ایسے اشعار اور قصص سننے کے جواز میں جو فحش نہ ہوں، مسلمانوں کی ہجو سے خالی ہوں، اگرچہ ایام جاہلیت کے کچھ بیان پر ہی مشتمل ہوں۔ حضرت شریذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ایک سواری پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا تو میں نے امیہ بن (ابی الصلت) کے ایک سو شعر آپ ﷺ کو سنائے جب میں سو شعر سنا چکا قال لی النبی ﷺ تو حضور ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اور پڑھ حتیٰ کہ میں نے سو (مزید) شعر پڑھے تو حضور ﷺ نے فرمایا ان کا دلیر سم ممکن ہے کہ یہ مسلمان ہو جائے امیہ بن (ابی الصلت) مشہور و معروف شاعر تھا۔ اس کے اشعار، توحید، حقائق، نصائح اور اخلاق کی تعلیم پر مبنی ہوتے تھے مگر مسلمان نہیں ہوا۔ علامہ علی القاری رحمہ اللہ ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا امن لسانہ و کفر قبلہ اس (ابی الصلت) کی زبان تو ایمان لے آئی مگر اس کا دل کافر ہا ممکن ہے کہ یہ مسلمان ہو جائے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضرت محمد ﷺ (نبوی مبارک) میں حسان بن ثابتؓ کے لیے منبر رکھوایا کرتے تھے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اکرم ﷺ کی مفاخرہ کریں یا فرمایا کہ حضور ﷺ کی طرف سے مدافعت کریں اور حضور ﷺ فرماتے تھے کہ جب تک حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی طرف سے مفاخرہ یا مدافعت کرتے رہیں گے۔ ان اللہ یوید حسان بروح القدوس اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت حسان کی جبرائیل کے ذریعے سے مدد فرماتے رہیں گے۔

جب کافر اسلام اور حضور ﷺ کے متعلق اشعار میں ہجو بیان کرتے تھے تو مسلمانوں نے بھی ان کا رد کیا۔ ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کے مطابق خود بنفس نفیس سرور دو عالم حضرت محمد ﷺ نے مسجد نبوی میں منبر رکھ کر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس پر کھڑا کر کے نعت خوانی کروائی۔ ارشاد ہے کہ اس پر (یعنی منبر) پر کھڑے ہو کر حضور اکرم ﷺ کی طرف سے مفاخرہ کریں یعنی سید دو عالم فخر رسل ﷺ کے کمالات، تعریف، خاندانی شرافت، اخلاق کریمانہ اور معجزات میں فخر یہ اشعار پڑھیں۔ یا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ وہ (حسان بن ثابت) حضور اکرم ﷺ کی طرف سے مدافعت کریں۔ یعنی کفار جو حضور ﷺ کے متعلق ہجو کے اشعار کہتے تھے جناب حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان اشعار کا رد کریں اور حضور ﷺ کی مدحت سرائی میں رطب اللسان ہوں فرماتے ہیں۔

خلق مبرامن کل عیب کانک قد خلقت کما تشا واحسن

منک لم تر قط عینی و اجمل منک لم تلد النساء

اے محبوب خدا آپؐ ہر ایک عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اس طرح پیدا ہوئے جیسا کہ آپؐ نے چاہا آپؐ سے زیادہ خوبصورت میری آنکھ نے کسی کو نہیں دیکھا اور آپؐ سے زیادہ حسین کسی وقت کسی ماں نے نہیں جنا۔ یہ حدیث مسجد میں اشعار پڑھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ اس سے پہلے آپؐ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے حرم شریف میں حضور اکرم ﷺ کے سامنے اشعار پڑھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ کہہ کر اشعار پڑھنے سے روکا کہ عبداللہ ابن رواحہ کیا کر رہے ہو تم حضور ﷺ کے سامنے حرم محترم میں اشعار پڑھ رہے ہو تو حضور ﷺ نے حضرت عمر کو فرمایا اخل عنہ یا عمرؓ اے عمر! سے چھوڑ دو یہ اشعار ان کفار پر اثر کرنے میں تیر برسانے سے زیادہ سخت ہیں۔ ”یہ حدیث مسجد میں اشعار پڑھنے کے جواز پر ہی نہیں بلکہ اس کے استجاب پر دلالت کرتی ہے مگر ہاں وہ اشعار جو انبیاء کی مدحت میں ہوں اور اہل اسلام کی تعریف میں ہوں اور کفار و منافقین کی تحقیر و مذمت میں ہوں (انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی) خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی میں نعتیں لکھنے اور نعتیں پڑھنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔ یقیناً نعت گو شعراء اور نعت خواں حضرات کی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرح اللہ تعالیٰ جبرائیل امین کے ذریعے مدد فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ محفل نعت اور محفل میلاد النبی ﷺ میں سامعین حضرات پر کیف و سرور کا عالم طاری ہو جاتا ہے وہ ساری ساری رات اپنے آقا و مولیٰ کی تعریف میں خوش گلو اور خوش الحان نعت خوانوں سے نعتیں سنتے ہیں لیکن ان کی سیری نہیں ہوتی۔



منازل با سلاسل گرنوردی!  
ازاں دوراست منزل سہروردی

## نذر عقیدت

شمس شریعت محمدیہ قمر طریقت سہروردیہ!  
مخدوم المتقین۔ امام السالکین، سید و مرشدی  
الحاج، السید، الصوفی

حضرت مولانا قلندر علی شاہ صاحب قبلہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ



## حمد باری تعالیٰ

میں گنہگار شیوہ تیرا درگزر  
 خالقِ دو جہاں تو کہاں میں کہاں؟  
 بندۂ پرخطا پر کرم کی نظر  
 مالکِ انس و جاں تو کہاں میں کہاں؟  
 تو ہے مومن مہمیں سمیع و بصیر  
 تو معین و حفیظ و علیم و خبیر  
 میں ہوں محکوم ، تو حاکمِ مقتدر  
 مجھ کو بھی دے اماں تو کہاں میں کہاں؟  
 میں تیرا بندہ تو میرا معبود ہے  
 ہر جگہ لمحہ لمحہ تو موجود ہے

سجدے کرتا رہوں میں تجھے عمر بھر

تو ہو وردِ زباں تو کہاں میں کہاں؟

تو رحیم و کریم و قدیر و لطیف

میں اسیر و فقیر و ضعیف و کثیف

اے قوی رحم فرما میرے حال پر

میں بڑا ناتواں تو کہاں میں کہاں؟

تجھ سے وابستہ ہر آرزو ہے میری

شاخِ امید ہو جائے میری ہری

ابرِ رحمت کا اس سمت بھی ہو گزر

اے میرے مہرباں تو کہاں میں کہاں؟

تیری درگاہ میں ہے دعائے ریاض

جگمگا دے میری زندگی کی بیاض

نقش کر نامِ احمد میرے قلب پر

ہو یہی حرزِ جاں تو کہاں میں کہاں؟



## جلوہ دیکھا

ہم مدینے جو گئے جا کے وہاں کیا دیکھا  
 ہر گلی کوچے میں سرکار کا جلوہ دیکھا  
 ان کے قد کا نہ تھا سایہ یہ حقیقت ہے مگر  
 ان کی رحمت کا ہر اک چیز پہ سایہ دیکھا  
 ان کی چوکھٹ ہی سے ہوتا ہے بہاروں کا ظہور  
 ان کے کوچے ہی سے جنت کو بھی لپٹا دیکھا  
 ہم نے دنیا میں پنتے ہوئے دیکھا ہے اسے  
 جس کو خوگرِ شہِ والا کی ثنا کا دیکھا  
 کر نہیں سکتے نکیرین تعرض اس سے  
 ذکرِ سرکار کا جس لب پر وظیفہ دیکھا

کر نہیں سکتی اسے کوئی سخاوت مرعوب  
 جس نے دریائے عطائے شہِ والا دیکھا  
 رد نہیں ہوتا جو درگاہِ الہی میں ریاض  
 وہ فقط سرورِ عالم کا وسیلہ دیکھا



## داتا لگتا ہے

محفلِ ذکرِ نبیؐ کا منظر کیسا لگتا ہے  
سامنے خود ہوں جیسے آقاؐ ایسا لگتا ہے

رحمتِ عالم کے کوچے میں کیوں ہے اتنا ہجوم  
ان کی دید کا سارا زمانہ پیاسا لگتا ہے

شہرِ نبیؐ کی بات نہ پوچھو اس کی بڑی ہے شان  
مجھ کو مدینہِ خلدِ بریں کا نقشہ لگتا ہے

رازقِ مطلق خود ہے اللہ اس کی عطا سے پھر  
اس کا حبیب ہی سارے جہاں کا داتا لگتا ہے

ان کے لیے سب کچھ ہی لٹا کر ان کو اگر پالیں  
یہ سودا تو پھر بھی واللہ سستا لگتا ہے

رب کی صفات کا مظہر بن کر آئے ہیں سرکارُ  
دیکھو تو محبوبُ خدا کا کیا کیا لگتا ہے

عشق میں ان کے جو مرجائے وہ کب مرتا ہے  
دل کی آنکھ سے جب اسے دیکھو زندہ لگتا ہے

مردہ دل تو دردِ نبی سے زندہ ہوتا ہے  
درد نہ ہو تو دل زندہ بھی مردہ لگتا ہے

کہئے ریاضُ بحالِ خستہ کیا لگتا ہے  
یہ ہم کو سرکارُ کے در کا منگتا لگتا ہے



## بھرتا چلا جا

غمِ ہجرِ احمدؐ میں مرتا چلا جا  
 محبت کی رہ سے گزرتا چلا جا  
 برستے ہیں اس رہ میں موتی کرم کے  
 مرادوں سے دامن کو بھرتا چلا جا  
 ڈبو خود کو دریائے عشقِ نبیؐ میں  
 بڑی شان سے پھر ابھرتا چلا جا  
 سنا ان کے روئے منور کی باتیں  
 نکھارے چلا جا نکھرتا چلا جا  
 خدا کی قسم ہے یہی روح کا حج  
 طواف ان کے روضے کا کرتا چلا جا

مقدر کی معراج تو ہے اسی میں  
 یہ سر ان کی چوکھٹ پر دھرتا چلا جا  
 محبتِ نبیٰ بن کے محبوب بن جا  
 دلوں میں جہاں کے اترتا چلا جا  
 ریاض ان کی نعتیں لکھا کر پڑھا کر  
 سنوارے چلا جا سنورتا چلا جا





## سروری دو جہاں کی

غمِ روزِ محشر سے روتا چلا جا  
 قریب ان کی رحمت کے ہوتا چلا جا  
 اگر دل میں ہے ان کے پانے کی حسرت  
 خودی سے نکل خود کو کھوتا چلا جا  
 زیارت تجھے خواب میں ان کی ہو گی  
 تصور میں ان کے تو سوتا چلا جا  
 بڑی چیز ہے ان کی فرقت کا کاٹنا  
 اسے اپنے دل میں چبھوتا چلا جا  
 برسنے لگی ان کی رحمت کی بارش  
 گناہوں کو دامن سے دھوتا چلا جا

گریں آنکھ سے جب ندامت کے آنسو  
 تو تسبیحُ دل میں پروتا چلا جا  
 ریاضُ اس میں ہے سروری دوجہاں کی  
 تو دل سے غلام ان کا ہوتا چلا جا



## ثانی کوئی کیسے ہوگا

ثانی کوئی کیسے ہو گا آمنہ کے لال کا  
جب کہ وہ محبوب ٹھہرا رب ذوالجلال کا

مہر و مہہ انجم کی اپنی یہ نہیں ہے روشنی  
اصل میں جھلک ہے یہ تو مصطفیٰ کے نور کی  
عکس ہے ہر روشنی میں آپ کے جمال کا

دل سے جو غلام ان کا بن گیا وہ کامیاب  
دو جہاں میں اس کے لئے کھل گئے رحمت کے باب  
خوف کچھ رہا نہ اس کو اب کسی زوال کا

گلشنِ مدینہ کی فضاؤں کی ہے جستجو  
ہے یہی تمنا میری اور یہی ہے آرزو  
آشیاں یہی ہو میرے طائرِ خیال کا

اے خدا دیدار ان کا مجھ کو بھی نصیب ہو  
جو تیرا حبیب ہے وہ میرا بھی حبیب ہو  
واسطہ دیتا ہوں تجھ کو مصطفیٰ کی آل کا

نوری ہیں فرشتے سارے حوریں بھی حسین ہیں  
خلد میں غلمان جو ہیں وہ بھی مہمہ جبین ہیں  
غالب ان کے حسن پر تو حسن ہے بلال کا

میں ہوں گناہ گار مجھ کو کون بخشوائے گا  
غیب سے آئی یہ ندا شافع روز جزا  
مل گیا جواب مجھ کو یہ میرے سوال کا

دولت عشق محمد جس کو کی حق نے عطا  
آ نہیں سکتا مقابل اس کے کوئی دوسرا  
مل گیا خزانہ اس کو دو جہاں کے مال کا

نعت خواں ہوں مصطفیٰ کا کیسی میری شان ہے  
دیکھ اے ریاض میرا رہنما حسان ہے  
دیدنی ہے کیسا منظر یہ میرے مال کا



## عید میلاد النبیؐ ہے عید میلاد النبیؐ

سال بھر دیکھی نہیں ہے ہم نے رونق آج سی  
 ہو رہی ہے ہر طرف یہ کیسی بارش نور کی  
 عید میلاد النبیؐ ہے عید میلاد النبیؐ

آمنہ بی بی کا دل کیوں ہو رہا ہے باغ باغ  
 ان کے گھر سے عرش تک کیوں نور کی ہے روشنی  
 عید میلاد النبیؐ ہے عید میلاد النبیؐ

تھے طوافِ کعبہ میں مصروف عبدالمطلب  
 ایک دم کعبہ کی پیشانی سلامی کو جھکی  
 عید میلاد النبیؐ ہے عید میلاد النبیؐ

شہرِ مکہ ہر طرف خوشیوں کا گہوارہ بنا  
 گوشے گوشے میں ملائک کی لگی ہے بھیڑ سی  
 عید میلاد النبیؐ ہے عید میلاد النبیؐ

اہل عالم پر خدا کے یوں تو احسان ہیں بڑے  
ہے مگر سب سے بڑا احسان آمد آپ کی  
عیدِ میلادِ النبیؐ ہے عیدِ میلادِ النبیؐ

آج کے دن سے نہیں بڑھ کر مبارک کوئی دن  
فرشیوں کی عید بھی ہے عرشوں کی عید بھی  
عیدِ میلادِ النبیؐ ہے عیدِ میلادِ النبیؐ

نازِ قدرت کو بڑا ہے اپنے اس شاہکار پر  
جس کے صدقے میں عطا کی اس نے ہم کو یہ خوشی  
عیدِ میلادِ النبیؐ ہے عیدِ میلادِ النبیؐ

ان کے آنے پر گرے اوندھے صنم خانوں کے بت  
ربِ واحد کی پرستش ہر طرف ہونے لگی  
عیدِ میلادِ النبیؐ ہے عیدِ میلادِ النبیؐ

سنو اٹھو مبارک دو ہر ایک کو شوق سے  
رحمتِ کونین بن کر آئے ہیں اپنے نبیؐ  
عیدِ میلادِ النبیؐ ہے عیدِ میلادِ النبیؐ

اور بھی عیدیں ہیں لیکن یہ حقیقت ہے ریاض  
اصل میں جو عید ہے وہ عید ہے بس آج ہی  
عیدِ میلادِ النبیؐ ہے عیدِ میلادِ النبیؐ

## نبیؐ کو چھوڑ کے

نبیؐ کو چھوڑ کے خالق کی بندگی کیا ہے؟  
گئے نہ طیبہ تو مکہ کی حاضری کیا ہے؟  
نبیؐ کے نور کی دل میں شمع جلی نہ اگر  
تو پھر بتاؤ یہ بے نور زندگی کیا ہے؟  
نبیؐ کو بعدِ خدا جب بزرگ مان لیا  
تو ان کے ساتھ کسی کی برابری کیا ہے؟  
نہ مانا ان کو اگر ان کی کل صفات کے ساتھ  
تو اس سے بڑھ کے بتاؤ تو سرکشی کیا ہے؟  
کہیں مثال نہیں ان کے روئے روشن کی  
یہ ماہ و مہر ستاروں کی روشنی کیا ہے؟  
گدائے سرورِ کونین کے حضور ریاض  
یہ تختِ شاہی یہ شانِ سکندری کیا ہے؟



## محمدؐ کا جو خیال چلے

وہ سوئے بارگاہِ ربِّ ذوالجلال چلے  
 دلوں میں لے کے محمدؐ کا جو خیال چلے  
 چلے جو جانبِ عقبیٰ غلامِ سرورِ دیں  
 تو لے کے چہروں پر ایمان کا جمال چلے  
 جنہوں نے جان کا نذرانہ نذر ان کی کیا  
 حیات اپنی بناتے وہ لازوال چلے  
 چلو ادھر کہ ادھر ہی ہے منزلِ مقصود  
 جدھر اولیٰ چلے اور جدھر ہلال چلے  
 بنا دیا انہیں ان کے کرم نے بدرِ کمال  
 جو ان کے در کی طرف صورتِ ہلال چلے



ہے ان کی دید کی شہرت کے قبر میں ہوگی  
ان ہی کو دیکھنے ہم کر کے انتقال چلے  
ادھر ادھر سے فدا ان پہ لوگ ہوتے گئے  
جدھر جدھر سے وہ محبوب بے مثال چلے  
جو کچھ نہیں تھے غلام ان کے جب بنے تو ریاض  
جہاں سے جب وہ چلے ہو کے باکمال چلے



## عشقِ احمدؐ کی شمع

عشقِ احمدؐ کی شمعِ دل میں جلا دے کوئی  
میری آنکھوں کو جمالِ انؐ کا دکھا دے کوئی

منتظر رہتا ہے دلِ انؐ کے کرم کا ہر دم  
مجھ کو مژدہ میری بخشش کا سنا دے کوئی

تا ابد دل رہے بے خود تو معطر یہ دماغ  
بوئے جسمِ شہِ کونینؐ سنگھا دے کوئی

اپنے ایمان کا کچھ ذائقہ میں بھی چکھ لوں  
دل میرا انؐ کی محبت سے بسا دے کوئی

خواہشِ تاجِ شہیِ دل میں نہیں ہے لیکن  
انؐ کی نعلین سے سر میرا سجا دے کوئی

دل کو رغبت نہیں کچھ خلعتِ سلطانی کی  
چادرِ فقرِ نبیؐ مجھ کو اڑھا دے کوئی

لامکاں تک میری آنکھوں کے حجاب اٹھ جائیں  
خاکِ پا ان کی نگاہوں میں لگا دے کوئی

مجھ کو پہنچا کے درِ رحمتِ عالم پر ریاض  
میری بگڑی ہوئی تقدیر بنا دے کوئی



## خلدِ بریں جانے والے

درِ مصطفیٰؐ پر جو ہیں آنے جانے والے  
 وہ ہیں سوئے خلدِ بریں جانے والے  
 رضائے محمدؐ کے ہیں جو بھی طالب  
 وہی ہیں رضائے خدا پانے والے  
 مقامِ انؐ کا جو بھی سمجھنا نہ چاہیں  
 انہیں خاک سمجھائیں سمجھانے والے  
 کرو انؐ کی تعظیم جنت میں جاؤ  
 ہیں گستاخِ دوزخ میں جل جانے والے  
 ہم ہی ہیں جو اپنے پریشاں دلوں کو  
 ثنائے نبیؐ سے ہیں بہلانے والے

ملی ان کے در سے مراد ہر کسی کو  
نہیں وہ کسی کو بھی ترسانے والے

کھلیں گے جو گل ان کی الفت کے دل میں  
نہیں ہیں کبھی بھی وہ کملانے والے

وہ آنسو جو گرتے ہیں ہجرِ نبیؐ میں  
وہی ان کو خوابوں میں ہیں لانے والے

ریاض ان کے ناموس پر کٹ مرے جو  
وہی ہیں غلام ان کے کہلانے والے



## میں سائل تو شاہِ دو عالم

میں سائل تو شاہِ دو عالم تیری بڑی سرکار  
جامِ محبت اپنا پلا کر دے مجھے سرشار  
آنکھیں تیری دید کو ترسیں دل میں ہے تیری آس  
کب ہوگی امید یہ پوری کب ہوگا دیدار؟

اذنِ شفاعت داوڑِ محشر دے گا تمہیں جس دم  
میری شفاعت بھی فرمانا شافعِ روزِ شمار  
تیری عطا سے کیوں کر رہتا کوئی بھلا محروم  
ذاتِ تیری ہے رحمتِ عالم تو سب کا غمخوار

تیرے در پر ہر دکھیا نے سکھ کا لیا ہے سانس  
تو نے کیا خود اس کا چارہ دیکھا جسے لاچار  
جب تک سوئے ریاض نہ ہوگا تیرا کرم سرکار  
دل کی پڑمردہ کھیتی میں آئے گی کیسے بہار



## سب زمانوں میں چمکے

زمینوں میں اور آسمانوں میں چمکے  
وہ نورِ خدا سب زمانوں میں چمکے

وہ نبیوں رسولوں کے جسموں میں چمکے  
وہی اہلِ ایماں کی جانوں میں چمکے

جہاں سے وہ گزرے جہاں بھی وہ بیٹھے  
وہ سارے مکانوں ٹھکانوں میں چمکے

ان ہی سے ہوئی خانقاہیں منور  
وہ ولیوں کے سب آستانوں میں چمکے

طفیل ان کے پائیں بہت سوں نے شانیں  
وہی تو مگر ساری شانوں میں چمکے

چمک ان کی پہنچی نہیں ہے کہاں تک  
 وہ غاروں پہاڑوں چٹانوں میں چمکے  
 بیانوں میں عشاق کے بھی وہ چمکے  
 صحابہ کی بھی داستانوں میں چمکے  
 وہ اپنی حدیثوں میں بھی خوب روشن  
 وہ قرآن کے سارے بیانوں میں چمکے  
 ریاض اس کرم پر تو کر شکر ہر دم  
 بہت خوب تم نعت خوانوں میں چمکے





## ہمسر ہو نہیں سکتا

محمد مصطفیٰؐ کا کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا  
 سوا ان کے کوئی محبوب داور ہو نہیں سکتا  
 غلام ان کا مگر ہے کس قدر اونچا مقام اس کا  
 کہ رتبے میں کوئی اس کے برابر ہو نہیں سکتا  
 نبیؐ کو دیکھ کر گھر میں حلیمہؓ کے ملک بولے  
 حلیمہؓ تیرے گھر جیسا کوئی گھر ہو نہیں سکتا  
 جسے دولت خدا نے کی عطا عشق محمدؐ کی  
 مقابل اس کے دارا و سکندر ہو نہیں سکتا  
 ہوا ان کا زمیں سے تا فلک بحر کرم جاری  
 کہیں اس شان کا کوئی سمندر ہو نہیں سکتا

وہ در جس سے کہ وابستہ امیدیں ہیں دو عالم کی  
در خیرالوریٰ ہے دوسرا در ہو نہیں سکتا

وہ جس کو بغض صدیق و عمر عثمانؓ سے ہو گا  
خدا شاہد ہے حامی اس کا حیدر ہو نہیں سکتا

ہے پٹا جس کی گردن میں پڑا ہوا ان کی غلامی کا  
حساب اس کا کبھی بھی روزِ محشر ہو نہیں سکتا

زہے قسمت ریاضؓ ہم ان کی امت میں ہوئے شامل  
کسی امت کا ہم جیسا مقدر ہو نہیں سکتا



## اجالا ہو گیا

آپ آئے تو حق کا اجالا ہو گیا  
اور بھی منہ باطل کا کالا ہو گیا

سب سے آخر والا دیکھئے  
سارے رسولوں ہی میں اعلیٰ ہو گیا

مومن کو آتے ہیں ہر سو وہ نظر  
منکر کی آنکھوں میں جالا ہو گیا

اہلِ محبت پڑھتے ہیں نعتیں آپ کی  
بے ادبوں کے منہ پر تالا ہو گیا

خوفِ قیامت دل سے نکالو عاصیو  
حامی اپنا کملی والا ہو گیا

خالق اور مخلوق نے چاہا اس کو  
آپ کا جو بھی چاہنے والا ہو گیا

حشر کی گرمی ٹھنڈی ہوا میں ڈھل گئی  
ان کے کرم کا سر پہ دوشالہ ہو گیا

سب نبیوں کے نام تو اچھے ہیں ریاض  
نام محمدؐ سب سے نرالا ہو گیا



## اللہ اللہ حب محمدؐ

اللہ اللہ حب محمدؐ جس کے دل میں سمائی ہوئی ہے  
 در گہہ خالقِ دو جہاں تک اس بشر کی رسائی ہے  
 یہ زمین یہ فلک چاند سورج یہ ستارے چمن کے نظارے  
 رب نے اپنے نبیؐ ہی کی خاطر دنیا سجائی ہوئی ہے  
 عرشوں فرشیوں کی نظر میں وہ معزز ہے وہ محترم ہے  
 سامنے سبز گنبد کے جس نے اپنی دنیا بسائی ہوئی ہے  
 ہم گداگر ہیں کوئے نبیؐ کے ہم تو پلتے ہیں ان ہی کے صدقے  
 شکر ہے سامنے ان کے در کے ہم نے چادر بچھائی ہوئی ہے  
 جس نے مشکل میں ان کو پکارا غیب سے مل گیا اک سہارا  
 دستِ قدرت بڑھا اس کی جانب اس کی مشکل کشائی ہوئی ہے

ان کے دیدار کی آرزو ہے اور دیرپاک پر حاضری کی  
 پوری ہوگی تمنا یہ اک دن آس ہم نے لگائی ہوئی ہے  
 جاگتے سوتے اور چلتے پھرتے اے ریاض ان کی نعمتیں ہیں سنتے  
 محفل سرکار ہم نے اپنے دل میں سجائی ہوئی ہے



## نامِ مصطفیٰ

کس قدر ارفع و اعلیٰ ہے مقامِ مصطفیٰ  
ہے رقمِ نامِ خدا کے ساتھ نامِ مصطفیٰ

اپنی آوازیں کرو اوپچی نہ ان کے سامنے  
خود سکھایا ہے خدا نے احترامِ مصطفیٰ

بارگاہِ حق میں آدم کی ہوئی توبہ قبول  
آگیا ان کی زباں پر جو نہی نامِ مصطفیٰ

بخشوائیں گے خدا سے عاصیوں کو حشر میں  
دیدنی محشر میں ہو گا انتظامِ مصطفیٰ

ہر بلندی ہو گئی تھی پست ان کے سامنے  
جب ہوا عرشِ معلیٰ پر قیامِ مصطفیٰ

تب ولدّے دور ہوں گے عالمِ اسلام کے  
جب مسلمانوں سے چاہیں گے نظامِ مصطفیٰ

بادشاہوں کو بھی اس کی چاکری پر ناز ہے  
دیکھ اے چشمِ فلکِ شانِ غلامِ مصطفیٰ

آج بھی ہیں کل بھی تھے وہ رحمۃ للعالمین  
ثبت ہے قرطاسِ عالم پر دوامِ مصطفیٰ

ناز تھا جن کو زبانِ دانی پہ اپنی اے ریاض  
محو حیرت کر گیا ان کو کلامِ مصطفیٰ





## یا مصطفیٰ بردا تیرا

روزِ ازل سے میں بھی ہوں یا مصطفیٰ بردا تیرا  
 پیاسا ہوں تیری دید کا دیکھو گا کب جلوہ تیرا  
 مداح تیرا ہے خدا ذاکر ہیں تیرے انبیاء  
 تیرے ثناء خواں اولیاء ہر جا ہی ہے چرچا تیرا  
 تحت الثریٰ سے عرش تک پھیلی ہے اس کی روشنی  
 مینار ہے اک نور کا یہ گنبدِ خضرا تیرا  
 یا رحمۃ للعالمین سایہ تیرے قد کا نہیں  
 لیکن وہ سر ہے کون سا جس پر نہیں سایہ تیرا  
 تیری رسالت کی طرح رحمت بھی تیری عام ہے  
 سارے جہاں میں ہر جگہ ابرِ کرم برسا تیرا

ہر قیصر و کسریٰ کا ہے سر خم تیرے دربار میں  
چشمِ فلک نے بار بار ہا یہ دبدبہ دیکھا تیرا

جب بھی شکارِ گردشِ دوراں ہوا ہے یہ ریاض  
تسکینِ جاں آخر بنا بس ذکر ہی آقا تیرا



## ان کے در پر جو گیا

ان کے در پر جو گیا ہے وہ دوبارہ پھر گیا  
 وہ کبھی باطن گیا ہے اور کبھی ظاہر گیا  
 ان کے در سے مستقل جس کی رہی وابستگی  
 رفتہ رفتہ وہ حریم ذات تک آخر گیا  
 دل ہی میں آیا نظر سرکار کا جلوہ اسے  
 جس کا دل ہجر نبی کے تیر سے جب چر گیا  
 قدرتِ قادر کا مظہر بن کے محبوبِ خدا  
 جس طرف چاہا گیا حاضر گیا ناظر گیا  
 ساری دنیا جگمگا اٹھی تھی اس کے نور سے  
 فرش سے تا عرش جب وہ جلوۂ قادر گیا

تاج شاہی کی حقیقت کیا ہے ان کے سامنے  
 جب پڑی ان پر نظر قدموں میں ان کے گر گیا  
 اے ریاض ان کا کرم ہی کام آیا ہے ترے  
 جب بھی نرنے میں غم و آلام کے تو گھر گیا



## وابستہ ہو گئے ہیں

وابستہ ہو گئے ہیں محمدؐ کے در سے ہم  
 اب دیکھتے ہیں خلد کے جلوے نظر سے ہم  
 خوشبو نبیؐ کے جسم کی ہم سونگھتے گئے  
 گزرے ہیں شہرِ طیبہ کی جس رہ گزر سے ہم  
 اٹھ جائیں گے ادھر جو پردے ہیں درمیاں  
 دیدار کی تمنا کریں تو ادھر سے ہم  
 دن ان کے رخ کا عکس ہے رات ان کی زلف کا  
 محسوس کر رہے ہیں یہ شام و سحر سے ہم  
 جام اپنے عشق کا وہ کریں گے عطا ضرور  
 جائیں تو ان کے سامنے تشنہ جگر سے ہم

اللہ کی عطاؤں کا مرکز تو ہے یہی  
 دونوں جہان لیں گے محمدؐ کے در سے ہم  
 ہرگام پہ طیبہ کا سفر ہو گا خوشگوار  
 پڑھتے ہوئے درود جو نکلیں گے گھر سے ہم  
 حقِ ادب نہ ہو گا ادا پھر بھی اے ریاض  
 جائیں حضور انؐ کے اگر چل کے سر سے ہم



## محمدؐ کے شہر میں

وہ جس کی آنکھ نم ہے محمدؐ کے شہر میں  
اس پر بڑا کرم ہے محمدؐ کے شہر میں  
قسمت سے جن کو ان کی حضوری ہوئی نصیب  
دور ان سے ہر ستم ہے محمدؐ کے شہر میں  
کس درجہ محترم ہے مدینہ کی سرزمین  
مخاط ہر قدم ہے محمدؐ کے شہر میں  
ہر اک گناہ گار کے ہیں آپؐ پردہ دار  
ہر ایک کا بھرم ہے محمدؐ کے شہر میں  
اللہ رے یہ عظمتِ سلطانِ دو جہاں  
سر ہر بشر کا خم ہے محمدؐ کے شہر میں

جس کے سبب وجود میں آیا ہر عدم  
وہ جلوہ قدم ہے محمدؐ کے شہر میں

تم کیوں نہیں ہو مانگتے جی بھر کے سائلو؟  
کیا کوئی چیز کم ہے محمدؐ کے شہر میں

ہر لحظہ ان کا دستِ عنایت دراز ہے  
خیرات دم بہ دم ہے محمدؐ کے شہر میں

رحمت نے ان کی کیسا نوازا ہمیں ریاضؒ  
دل بن گیا حرم ہے محمدؐ کے شہر میں





## بستی بھی بسا جانا

سرکارِ میرے دل کی بستی بھی بسا جانا  
 اک بار ہی آجانا دیدار دکھا جانا  
 جلوے ہیں تیرے ہر سو میں بھی تو کبھی دیکھوں  
 پردے میری آنکھوں سے غفلت کے ہٹا جانا  
 یاد اپنی عطا کر کے غم اپنا عطا کر کے  
 اپنی ہی طرف میرے اس دل کو لگا جانا  
 دنیا بھی سنور جائے عقبی بھی سنور جائے  
 وہ راہ دکھا جانا اس رہ پہ چلا جانا  
 بس اپنی عنایت سے بس اپنی نوازش سے  
 یہ فردِ عمل میری کملی میں چھپا جانا

اپنے رخ تاباں کی دکھلا کے جھلک مجھ کو  
 دیوانہ بنا جانا دیوانہ بنا جانا  
 گر تجھ کو ریاضؒ آئی موت ان کی محبت میں  
 مر جانا شہیدوں میں نام اپنا کرا جانا



## حضور چلے

کلیم ملنے خدا سے جو سوئے طور چلے  
 حرم سے عرش بریں کی طرف حضور چلے  
 قریب ان کے رہے جو رہے خدا سے قریب  
 جو دور ان سے چلے وہ خدا سے دور چلے  
 گناہ گار درِ مصطفیٰ سے جب لوٹے  
 قصور وار تھے اب ہو کے بے قصور چلے  
 بنا کے معرفتِ ذات کی وہ خود کو دلیل  
 خدا کا کرتے ہوئے ہر طرف ظہور چلے  
 غمِ فراق کے مارے کسی طرف نہ سہی  
 وہ ان کے کوچے کی جانب مگر ضرور چلے  
 یہ مہر و ماہ ستارے حسین جہاں کے ریاض  
 ان ہی کے حسن سے سب لے کے رنگ و نور چلے



## طیبہ بلا لو

طیبہ بلا لو شاہِ مدینہ  
 آگِ فراق کی دل کو جلائے  
 آنکھیں برسیں پتا ہے سینہ  
 کر دو خدارا دور یہ دوری  
 گو نہیں قابلِ مجھ سا کمینہ  
 رحمتِ عالم جب میں چاہو  
 مجھ کو سکھا دو ایسا قرینہ  
 میں بھی درِ اقدس پہ آؤں  
 آئے گا وہ دن کب وہ مہینہ  
 باغِ جہاں کے سارے گلوں میں  
 آپ کی ہے خوشبوئے پسینہ  
 حسن و حسین ہیں پھولِ نبی کے  
 ان سے سجا ہے باغِ مدینہ  
 مانگوں دعائیں شام و سویرے  
 بغض کسی کا اور نہ کینہ  
 رستہ ریاضِ نظر یہ آئے  
 عشقِ محمدؐ کا ہے زینہ  
 ہو گیا مشکل ہجر میں جینا  
 روح میری ہر دم تڑپائے  
 طیبہ بلا لو شاہِ مدینہ  
 مجھ کو عطا ہو اذنِ حضوری  
 طیبہ بلا لو شاہِ مدینہ  
 گنبدِ خضرا سامنے پاؤں  
 طیبہ بلا لو شاہِ مدینہ  
 اپنی پتا آپ سناؤں  
 طیبہ بلا لو شاہِ مدینہ  
 خلد کے غنچوں اور پھولوں میں  
 طیبہ بلا لو شاہِ مدینہ  
 فاطمہؑ بی کے اور علیؑ کے  
 طیبہ بلا لو شاہِ مدینہ  
 آئے کبھی نہ قلب میں میرے  
 طیبہ بلا لو شاہِ مدینہ  
 قربِ خدا تک جو لے جائے  
 طیبہ بلا لو شاہِ مدینہ

## رحمت کے در کھلنے لگے

ان کی بعثت کیا ہوئی رحمت کے در کھلنے لگے  
اہل ایمان کے لئے جنت کے در کھلنے لگے

کنت کنزا مخفیا سے اٹھ گئے سارے حجاب  
خالق کونین کی قدرت کے در کھلنے لگے

امتیں آنی تھیں جتنی آچکیں دنیا میں سب  
اب تو بس اس آخری امت کے در کھلنے لگے

ہو گیا رخصت جہاں سے دور کرب و اضطراب  
آپ آئے ہر طرف رحمت کے در کھلنے لگے

مصطفیٰ آئے تو امت پر خدا کے فضل سے  
دو جہاں میں عزت و عظمت کے در کھلنے لگے

جب دیا درسِ اخوتِ رحمتِ کونینؐ نے  
دشمنوں پر باہمی الفت کے در کھلنے لگے

خیر کے در کھل گئے احکامِ اسلامی سے سب  
جب عمل ہونے لگا برکت کے در کھلنے لگے

آپؐ کے جود و کرم کی جب رہی کوئی نہ حد  
سائلوں پر دولت و ثروت کے در کھلنے لگے

اے ریاضؑ اسمِ محمدؐ کا ہی یہ اعجاز ہے  
آمدِ سرکارؐ سے مدحت کے در کھلنے لگے



## کیسا تحفہ نور کا

خلق کو خالق نے بخشا ہے وہ تحفہ نور کا  
 نام ہے اس کا محمدؐ ہے وہ جلوہ نور کا  
 جیسے ہی تاریک دنیا میں ہوا اس کا ظہور  
 ذرے ذرے میں نظر آیا سراپا نور کا  
 حق نے فرمایا کہ اٹھ بندوں کو دے میرا پیام  
 اوڑھ کے لیٹا ہوا تھا وہ دوشالہ نور کا  
 ساقی کوثر ہیں وہ ہر امتی کو حشر میں  
 خود وہ دیں گے اپنے ہاتھوں سے پیالہ نور کا  
 عاصیوں کو پل سے جب گزریں گے لے کر مصطفیٰؐ  
 سامنے دیکھیں گے سب منظر نرالا نور کا

حشر کی تاریکیوں میں اس طرح چمکیں گے وہ  
 گوشتے گوشتے میں ہی ہو گا بول بالا نور کا  
 نور والے ہی کے صدقے جنتی کا ہر طعام  
 جب بھی کھائے گا تو ہوگا ہر نوالا نور کا  
 کھلتے ہیں اسرارِ نبی قلب پر اس کے سبب  
 فی الحقیقت عشقِ احمد ہے وہ آلہ نور کا  
 ہیں محمد نورِ حق جو ان سے وابستہ ہوا  
 وہ بھی اک دن بن گیا اللہ والا نور کا  
 سب گنہگار ان امت بخشے جائیں گے ضرور  
 بخشوانے آئے گا جب کملی والا نور کا  
 ہوں گے داخل جنتی نوری فضا میں اے ریاض  
 جب کھلے گا نور کی چابی سے تالا نور کا





## کملی والے نے

جب توحید کا درس سنایا میرے کملی والے نے  
ایک خدا کا راستہ بتایا میرے کملی والے نے

اپنے در پہ بلایا جن کو ان پہ کرم یہ فرمایا  
خلد بریں کا جلوہ دکھایا میرے کملی والے نے

ماضی، حال اور مستقبل کی خبریں سنائیں دنیا کو  
غیب سے کیسا پردہ اٹھایا میرے کملی والے نے

اس کی نظر میں نور کے جلوے جگمگ جگمگ کرتے ہیں  
جس کو اپنا چہرہ دکھایا میرے کملی والے نے

محشر کے میدان میں امت جب گرمی سے گھبرائی  
ڈال دیا کملی کا سایہ میرے کملی والے نے

حالِ خراب پہ جس کے ڈالی لطف و کرم کی ایک نظر  
 دم میں پلٹ دی اس کی کا یہ میرے کملی والے نے  
 میں اور میرا ریاضؒ یہ کنبہ نعت کے صدقے پلتا ہے  
 مجھ کو عطا کی کیسی مایا میرے کملی والے نے



## کس کے لئے؟ تمہارے لئے

رب کی عنایتیں تمام کس کے لئے؟ تمہارے لئے  
سارے ہی اچھے اچھے نام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

اسریٰ کی شب کچھ انبیاء اک اک فلک پہ جا رہے  
عرش بریں بھی تھا مقام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

پڑھتے ہیں رات دن درود قدسی تمہارے نام پر  
وقف خدا کا ہے سلام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

ملتا ہے اک نیا عروج ہر دم تمہارے ذکر کو  
بخش دیا اسے دوام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

مانو نبیؐ کے حکم کو ہے حکم رب کائنات  
بندے بنا دیئے غلام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

چاہا خدا نے حشر میں پیاسوں کو خود پلائیں وہ  
کوثر کے بھر دیئے جام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

مکہ سے لے کر عرش تک دونوں جہاں سجا دیئے  
اسریٰ کی شب یہ اہتمام کس کے لیے؟ تمہارے لیے

آدم سے لے کر تا مسیح دین کو رکھا ناتمام  
رہنے دیا تھا باقی کام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

سجدے تمہارے دیکھ کر رب غفور حشر میں  
بخشنے گا امتی تمام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

شرق سے لے کر غرب تک لے کے شمال تا جنوب  
قائم ہوا ہے جو نظام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

نام تمہارا اپنے ہی نام کے ساتھ لکھ دیا  
کیسا کیا یہ احترام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

پہلے تمہارے انبیاء آئے مگر تمہارے بعد  
پھر تو ہوا اختتام کس کے لئے؟ تمہارے لئے

رب نے میرے بنا دیا کیسا دل ریاض کو  
منبع نعتیہ کلام کس کے لئے؟ تمہارے لئے



## توحید کا پرچم

توحید کا پرچم دنیا میں لہرا دیا کملی والے نے  
 اللہ کا جلوہ بندوں کو دکھلا دیا کملی والے نے  
 اللہ کے نور کے پر تو سے تخلیق ہوا ہے نور ان کا  
 از فرش زمیں تا عرش بریں چکا دیا کملی والے نے  
 اللہ نے رسولوں سے ان پر وعدہ لیا ایماں لانے کا  
 یوں اپنی رسالت کا ڈنکا بجوا دیا کملی والے نے  
 کثرت میں وحدت کو ڈھونڈو کثرت ہی مظہر وحدت ہے  
 کس خوبی سے اس گتھی کو سلجھا دیا کملی والے نے  
 خود ان تک ان کی خوشبو ہی پہنچاتی صحابہ کو اکثر  
 ہر راہ کو اپنی خوشبو سے مہکا دیا کملی والے نے

بخشش جو گناہوں کی چاہے وہ ان کی حضوری میں آئے  
 فرمانِ خدا یہ امت کو پہنچا دیا کملی والے نے  
 دل سے اطاعت میری کرو اللہ کے پھر محبوب بنو  
 محبوبِ خدا بننے کا گر بتلا دیا کملی والے نے  
 یوں حق کا ریاض ہو اغلبہ باطل کے پر نچے اڑنے لگے  
 اسلام کو کفر کے ساتھ ایسا ٹکرا دیا کملی والے نے



## اللہ ہی اللہ

وہ مدینتہ الرسول اللہ ہی اللہ  
 جس کے کانٹے بھی ہیں پھول اللہ ہی اللہ  
 جس کو حاصل ہوا حاضری کا شرف  
 اس پر رحمت برسنے لگی ہر طرف  
 پھر وہ ہو گیا قبول ، اللہ ہی اللہ  
 اس کا ہر کوچہ جنت بداماں بنا  
 اس کا بازار رشکِ گلستاں بنا  
 نوری نوری اس کی دھول ، اللہ ہی اللہ  
 ہر دفعہ کی نظر کیوں نہ مانوس ہو  
 سبز گنبد کو دیکھو تو محسوس ہو  
 رحمتوں کا ہے نزول ، اللہ ہی اللہ  
 عشقِ سرکارِ سرمایہ جس کا بنا  
 ان کے جلوؤں میں ایسا وہ کھو گیا  
 وہ تو سب کچھ گیا بھول ، اللہ ہی اللہ

اس چمن پر رہے گی ہمیشہ بہار  
پھول جس کے ہیں سادات عالی وقار  
وہ ہے گلشنِ بتول، اللہ ہی اللہ

بھیج ان پر ہمیشہ درود و سلام  
شادماں شادماں تو رہے گا مدام  
جھولا راحتوں کا جھول، اللہ ہی اللہ

جس کے دل میں محمدؐ کی الفت نہیں  
اس سے اللہ کو بھی محبت نہیں  
اس کا جینا ہے فضول، اللہ ہی اللہ

نعتِ شاہِ مدینہ کی پڑھتے رہو  
ذکرِ طیبہ ریاضؒ ایسے کرتے رہو  
اس کو دیتے رہو طول، اللہ ہی اللہ





## دربان مدینے والے کا

ہو دل میں ارمان مدینے والے کا  
 ہو گا کرم ہر آن مدینے والے کا  
 بچھ گیا دسترخوان مدینے والے کا  
 سارا جہاں مہمان مدینے والے کا  
 چھوڑ کے سدرہ اس لئے آتا ہے جبرائیل  
 تاکہ بنے دربان مدینے والے کا  
 عرش بریں کے سائے میں آجاؤ گے  
 تھام لو بس ایمان مدینے والے کا  
 صرف نہیں مخلوق ثنا خواں ان کا تو  
 ہے خود بھی رحمان مدینے والے کا

ہر زندہ رہتا ہے ان کی یاد میں مست  
 ذکر کریں بے جان مدینے والے کا  
 اس کو اپنے خالق کی پہچان ہوئی  
 جس کو ہوا عرفان مدینے والے کا  
 نعت کا مضمون ملتا رہے گا اے ریاض  
 پڑھتے رہو قرآن مدینے والے کا



## عطا نہ کرے

خدا کی حمد کرے آپؐ کی ثنا نہ کرے  
قبول حمد کبھی اس کی کبریا نہ کرے  
کبھی ہوا ہے نہ سوئے سائلِ دربار  
دراز دستِ عطا اپنا مصطفیٰؐ نہ کرے  
خدا سے مانگے جو بن آپؐ کے وسیلے کے  
براہِ راست خدا کچھ اسے عطا نہ کرے  
خبر ہے آپؐ کو ہر تیرے حال کی زائر  
زباں سے کہہ دے کہ وہ عرضِ مدعا نہ کرے  
دروہ دل سے پڑھے جو تو یہ نہیں ممکن  
کبھی وہ خواب میں دیدارِ مصطفیٰؐ نہ کرے

نشاں یہی تو ہے لاریب مردِ مومن کا  
 رسولِ حکم جو دے اس میں چوں چراں نہ کرے  
 حبیبِ حق کی اطاعت سے ہو گئے مغلوب  
 نمازِ عصر علیؑ کس طرح قضا نہ کرے  
 یہ سچ ہے اس نے خدا کا کہا نہیں مانا  
 قسمِ خدا کی محمدؐ کا جو کہا نہ کرے  
 بغیر ان کی زیارت کے میں مروں اے ریاضؑ  
 دعا یہ کیجئے کہ ایسا کبھی خدا نہ کرے



## سلام مل گیا

مصطفیٰؐ کا نام مل گیا

ذکرِ صبح و شام مل گیا

ان کے در کی چاکری ملی

یہ جہاں تمام مل گیا

مصطفیٰؐ کا عشق کیا ملا

توشہ دوام مل گیا

دو جہاں کے ذرے ذرے کو

ان کا فیضِ عام مل گیا

خلق کو خالق کا آپ سے

آخری کلام مل گیا

ہر نظام ہو گیا

ان کا جب نظام مل گیا

جس نے ان پہ جب پڑھا سلام  
 ان کا بھی سلام مل گیا  
 منزل مقصود مل گئی  
 رہبر و امام مل گیا  
 آخری امت کے یہ نصیب  
 سید الانام مل گیا  
 چل مدینے تو بھی اے ریاض  
 غیب سے پیام مل گیا



## گلاب دیتے ہیں

کیا رسالت مآب دیتے ہیں  
 جو بھی مانگو شتاب دیتے ہیں  
 سیرت اپنی نجات کی خاطر  
 اور خدا کی کتاب دیتے ہیں  
 نور افشاں نظر سے وہ اپنی  
 قلب کو آب و تاب دیتے ہیں  
 ہاتھ رکھ دیں وہ جسم پر جس کے  
 اس کو عطر گلاب دیتے ہیں  
 اپنا نورانی چہرہ دکھلا کر  
 جلوہ ماہتاب دیتے ہیں

روئے تاباں کی ہر تجلی سے  
 اک نیا آفتاب دیتے ہیں  
 اپنے عشاق کو دو عالم میں  
 مژدہ کامیاب دیتے ہیں  
 گر وہ دینے پہ اے ریاض آئیں  
 پھر تو وہ بے حساب دیتے ہیں





## ہراک شان میں

ہراک شان میں ہے جلوہ نما کمال اک نیا تمہارے لئے  
 رسولِ امم، شہِ ذی حشم ہے ہر مرتبہ تمہارے لئے  
 وجودِ عدم، ظہورِ قدم، بہارِ عرب، جمالِ عجم  
 جو کچھ بھی ہوا خدا کی قسم یہ سب کچھ ہوا تمہارے لئے  
 یہ دورِ جہاں، کہاں سے کہاں، ازل تا ابد کھلی ہر زباں  
 سبھی انبیاء، سبھی اولیاء ہیں محوِ ثنا تمہارے لئے  
 بشر تو بشر، یہ جن و ملک، زمین و فلک کلی کی چٹک  
 گلوں کی مہک، چمن کی مہک، ہراک کی بقا تمہارے لئے  
 دعائے خلیلِ ندائے کلیمِ صدائے مسیحِ امانِ ذبیح  
 جو توبہ ہوئی صفی کی قبول تو بے شک شہا تمہارے لئے

شفاعت کا تاج محشر کے دن ملے گا تو ہوگا تمہارا ہی راج  
 خدا کے یہاں یہ عز و شرف ہے یا مصطفیٰ تمہارے لئے  
 تمہیں اولیت ملی ہر جگہ کوئی تم سے آگے کبھی نہ بڑھا  
 یہ فضلِ اتمِ خدا کی قسم ہے بے انتہا تمہارے لئے

یہ سارا جہاں کہاں سے کہاں بنا تا کہ تم ہو شہِ دو جہاں  
 جو کنزِ خفی میں پوشیدہ تھا وہ ظاہر ہوا تمہارے لئے

تمہارے سوا شہِ دوسرا کسی کو نہ حق نے یہ رتبہ دیا  
 تمہارا ہی ذکر اونچا کیا رفعا کہا تمہارے لئے

یہ ہے آرزو میں جب تک جیوں تمہاری ہی نعتیں لکھوں اور پڑھوں  
 سرِ حشر بھی ریاضِ حزیں ہو نغمہ سرا تمہارے لئے



## تسکین کیسے پائیں

تسکین کیسے پائیں نہ تیرے بیاں سے ہم؟  
 یوں ہمکنار ہو گئے آرامِ جاں سے ہم  
 مدح سرائی تیری ہے سامانِ زندگی  
 رہتے ہیں اس جہاں میں جو امن و امان سے ہم  
 ہوتی ہے ہم پہ بارشِ انوارِ کبریا  
 یہ فیض پا رہے ہیں تیرے آستان سے ہم  
 یہ تو ہے تیرے ذکر کی تاثیر یا رسولؐ  
 محفوظ ہو رہے ہیں جو تیرے بیاں سے ہم  
 افضل نہیں ہے تیرے سوا خلق میں کوئی  
 سنتے ہیں غیب سے یہ صدا آسماں سے ہم

تیری ثنا کو چاہیے اللہ کی زباں  
 ایسی زباں لائیں تو لائیں کہاں سے ہم  
 دنیا میں مدینہ ہی چمن ہے بہشت کا  
 آئے ہیں پھول لینے اس گلستاں سے ہم  
 اٹھیں گے نعت پڑھتے ہوئے قبر سے ریاض  
 جائیں گے نعت پڑھتے ہوئے جب جہاں سے ہم



## قرب پائیں گے

چو میں گے آستانِ نبیؐ کو جبیں سے ہم  
یوں ان کا قرب پائیں گے دل کے یقین سے ہم  
روضہ کی جالیوں سے ہوئے لب جو مس کبھی  
سمجھیں گے بوسہ زن ہوئے عرشِ بریں سے ہم  
دل ان کے نورِ عشق سے روشن ہوا اگر  
چمکیں گے دو جہان میں ماہِ مہیں سے ہم  
محسوس ہو گا خلد کی ہم کر رہے ہیں سیر  
نکلے رہِ مدینہ میں جب بھی کہیں سے ہم  
ہر نقص سے ہر عیب سے پاک ان کی ذات  
رہ جائیں کیوں الجھ کے چنان و چنیں سے ہم

مدح سرا رہیں تیرے محبوب کے مدام  
 یہ مانگتے ہیں خالقِ کل عالمیں سے ہم  
 حوریں بھی ہم کو دیکھ کر شرمائیں گی ریاض  
 عکسِ رخِ نبیؐ سے ہوئے جب حسیں سے ہم



## کوئی مثال نہیں

حضورؐ جیسا کوئی صاحبِ کمال نہیں  
 جمال والوں میں ان کی کوئی مثال نہیں  
 کوئی خلیل تو ہے اور کوئی کلیم بھی ہے  
 جز ان کے کوئی بھی محبوب ذوالجلال نہیں  
 زبے نصیب کہ ہر دم رہے خیال ان کا  
 کہ اس سے افضل و اعلیٰ کوئی خیال نہیں  
 ملے نبیؐ کی محبت اسی میں موت آئے  
 خدا سے اس کے سوا دوسرا سوال نہیں  
 وہ جس کی ان کی اطاعت میں عمر گزرے گی  
 اے عروج ہے ہر دم کبھی زوال نہیں

رسولِ پاک کے دامن کو تھام لو دل سے  
 تو دیکھو ملتا ہے پھر کیسے ہر وبال نہیں؟  
 میں ان کی نعت لکھوں ان کی شان کے لائق  
 ریاضِ سچ ہے کہ ایسی میری مجال نہیں





## دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ

دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ خوب ہوا عرفانِ محمدؐ

جو بھی نبی دنیا میں آیا، مژدہ آمد ان کا سنایا  
ہوتا رہا اعلانِ محمدؐ، دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ

باعثِ دنیا ذات ہے ان کی، اللہ غنی کیا بات ہے ان کی  
جانِ جہاں ہے جانِ محمدؐ، دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ

چاند کی بدلی کیسی سج دھج، آیا پلٹ مغرب سے سورج  
ہو گیا جب فرمانِ محمدؐ، دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ

سب دستور ہوئے بے وقعت، آئی رحمت بھاگی زحمت  
اترا جب قرآنِ محمدؐ، دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ

دعوت رب کی عام ہے سب کو آؤ سخاوت ان کی دیکھو  
بچھ گیا دسترخوانِ محمدؐ، دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ

میری پلٹ جائے گی کیا دے دے اپنے عشق کی مایا  
اے دستِ احسانِ محمدؐ، دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ

بڑھ گئی ہے جبرائیل کی عزت، ہو گئی اس کے دل کو راحت  
جب بھی بنا دربانِ محمدؐ دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ

سامنا جب ہو ریاض کو تیرا، یارب ایسا حال ہو میرا  
ہاتھ میں ہو دامنِ محمدؐ، دیکھو دیکھو شانِ محمدؐ



## خوشبوئیں مہکتی ہیں

خوشبوئیں مہکتی ہیں طیبہ کی ہواؤں میں  
 جنت کی بہاریں ہیں گم اس کی فضاؤں میں  
 سرکار کے دیوانے بے خود ہوئے جاتے ہیں  
 ہر سمت دردوں کی پرکیف صداؤں میں  
 قدرت کی نگاہوں میں ہر آن وہ رہتے ہیں  
 اللہ رے کشش کیسی ہے ان کی اداؤں میں  
 ان کے درِ رحمت سے جو ہو گئے وابستہ  
 محفوظ وہ رہتے ہیں دنیا کی بلاؤں میں  
 شیوہ تھا محمدؐ کا ہر آن وفا کرنا  
 کیا راز تھا پوشیدہ دشمن کی جفاؤں میں

جب ان کے وسیلے سے مانگو گے تو پاؤ گے  
ہے ان کے وسیلے کی تاثیر دعاؤں میں

اللہ نے مجھے ان کی امت میں کیا شامل  
دن رات ہی رہتا ہوں میں ان کی عطاؤں میں

بس ان کی شفاعت ہی بخشش کا سہارا ہے  
ورنہ تو گزرتی ہے یہ عمر خطاؤں میں

شاہی بھی ریاض آ کر جھک جھک کر سلامی دے  
آجائے اگر تیرا نام ان کے گداؤں میں



## مجھ سا گناہ گار دیکھئے

سرکارؐ کا مدینے میں دربار دیکھئے  
 ہر دم برستے نور کے انوار دیکھئے  
 اک بار دیکھنے سے تو سیری نہیں ہو گی  
 اک بار دیکھئے تو پھر سو بار دیکھئے  
 خاکِ درِ حضورؐ سے اس کا کرو علاج  
 ہو جائے گا اچھا ابھی بیمار دیکھئے  
 ان کے درِ اقدس پر ہے ہر ایک کی صدا  
 میری طرف بھی اک نظر سرکارؐ دیکھئے  
 اک دم میں سننے والے کی دنیا بدل گئی  
 معجز نما ہے آپؐ کی گفتار دیکھئے

لاریب مصطفیٰؐ تو رؤف الرحیم ہیں  
اے امتی کچھ اپنا بھی کردار دیکھئے

محفوظ ایسا ذکرِ محمدؐ نے کر دیا  
محفل میں جس کو دیکھئے سرشار دیکھئے

کتنا بڑا کرم ہے یہ اللہ کا ریاضؒ  
روضے پہ ان کے مجھ سا گناہ گار دیکھئے



## چھا گئی روشنی

عرش سے فرش پر آگئی روشنی  
شرق سے غرب تک چھا گئی روشنی

کھا گیا جیسے جادو عصائے کلیم  
ظلمتیں ایسے ہی کھا گئی روشنی

نورِ ایمان سے جگمگائے قلوب  
خلعتِ نور پہنا گئی روشنی

نور کی شمعیں روشن ہوئیں ہر طرف  
بارشِ نور برسا گئی روشنی

ساری مخلوق کا ایک معبود ہے  
رازِ توحید سمجھا گئی روشنی

ظاہری باطنی گندگی دھو گئی

آبِ رحمت سے نہلا گئی روشنی

دین کو خود سمجھنا تو ممکن نہ تھا

کر کے آسان سمجھا گئی روشنی

منزلِ معرفت اہلِ دل کو ریاضِ

روشنی کر کے دکھلا گئی روشنی





## خوب قسمت تیری

آ گئے مصطفیٰ بہار آئی

ایسی آئی کہ بار بار آئی

خوب خوشیاں مناؤ اہل جہاں

لے کے پیغامِ کردگار آئی

برسی رحمت کی ہر طرف بارش

گلشنِ دہر کو نکھار آئی

ان کی رحمت گناہ گاروں سے

جھومتی آئی کرتی پیار آئی

رحمتِ مصطفیٰ غلاموں کو

بخشتی شانِ شہریار آئی

معرفتِ خالقِ دو عالم کی  
 ذاتِ احمدؐ میں آشکار آئی  
 نعتِ محبوبِ کبریا اے ریاضِ  
 خوب قسمتِ تیری سنوار آئی



## آپ کا آنا

آپ کا آنا رب کا بڑا انعام ہے  
 شکر خدا کا لازم صبح و شام ہے  
 آپ آئے تو ہر سو بہاریں آگئیں  
 بن گیا دنیا کا ہر بگڑا کام ہے  
 آپ آئے تو مل گئی دولت دین کی  
 نام اس دین کا حق نے کہا اسلام ہے  
 آپ آئے اللہ کے بن کے ہیں محبوب  
 آپ کا یہ اعزاز ہے یہ اکرام ہے  
 آپ آئے معراج پہ جانے کے لئے  
 عرش بریں تو ان کے لئے اک گام ہے

آپ آئے ہیں ساقی بن کر حشر کے  
 ہر پیاسے کے لب سے لگا اک جام ہے  
 آپ آئے دنیا میں اجالا ہو گیا  
 نام مبارک کتنا روشن نام ہے  
 آپ آئے ہیں بن کے زمانے کا سردار  
 وہ آقا ہیں اور یہ ریاض غلام ہے



## آگے حضور آگئے

آگے حضور آگئے شک نہیں ضرور آگئے  
 بن کے نورِ کبریا حضور، برفرازِ طور آگئے  
 آگئے قریب سے قریب، دور سے بھی دور آگئے  
 بخشوانے عاصیوں کے سب اللہ سے قصور آگئے  
 بت کدوں میں بت جو تھے انہیں، کرنے چور چور آگئے  
 سرکشوں کا اپنے خلق سے توڑنے غرور آگئے  
 سائلوں کی عرضیاں، کرنے وہ منظور آگئے  
 مومنوں کو دینے کے لئے، حور اور قصور آگئے  
 غم زدہ دلوں کو بخشنے، راحت و سرور آگئے  
 نور ان کے نور نے کیا، لو وہ بن کے نور آگئے

اپنے مولیٰ کی صفات کا ، کرنے وہ ظہور آگئے  
 لے کے وہ پیاسوں کے واسطے ، کوثرِ طہور آگئے

لاشعور خلق کو ریاض  
 بخشے شعور آگئے



## بے مثال آ گیا

آمنہ کا لال آ گیا ، صاحبِ کمال آ گیا  
 حسنِ لم یزل کا آئینہ پیکرِ جمال آ گیا  
 رحمتوں کا ہو گیا نزول ، ان کا جب خیال آ گیا  
 ذکرِ مصطفیٰ کی برکتیں ، ہر بلا کو ٹال آ گیا  
 رب کی بارگاہ سے لئے ، شانِ لازوال آ گیا  
 پورا ان کے در سے ہو گیا ، لب پہ جو سوال آ گیا  
 مثل جس کی ہو نہیں سکتی ، ایسا بے مثال آ گیا  
 رحمتیں خدا کی دیکھئے ، دامنوں میں ڈال آ گیا  
 دل چمک اٹھیں گے اے ریاض  
 نورِ ذوالجلال آ گیا



## قسمت ہے بڑی

امتی ہوں میں نبیؐ کا میری قسمت ہے بڑی

امتوں میں شہِ کونین کی امت ہے بڑی

کون کہتا ہے کہ محتاج ہوں نادار ہوں میں

عشقِ احمدؐ کی میرے پاس تو دولت ہے بڑی

نعتِ سرمایہ میرا نعت ہے ایمان میرا

صاحبِ نعت سے دیکھو مری نسبت ہے بڑی

ان سے بڑھ کر کوئی سائل کو بھلا کیا دے گا

ہے عطا ان کی بڑی ان کی سخاوت ہے بڑی

زیرِ دامانِ کرم مجھ کو چھپا لیں گے ضرور

درگزر کرنا میرے آقاؐ کی عادت ہے بڑی



کاش جاروب کشی شہرِ مدینہ کی ملے  
کہئے کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی عزت ہے بڑی

اس کے سائے میں چلے آئیں گناہ گار تمام  
دامنِ شافعِ محشر میں تو وسعت ہے بڑی

چاند شق کیسے ہوا؟ پلٹا ہے کیسے سورج؟  
ان کی انگلی میں تو اللہ کی قدرت ہے بڑی

یوں تو تو کچھ بھی نہیں پر یہ حقیقت ہے ریاض  
نعتِ خوانی کی بدولت تیری شہرت ہے بڑی



## سامنے روضے کے

نکلے دل کا ہر ارمان میں مدینے جاؤں  
 جلدی ہو جائے سامان میں مدینے جاؤں  
 مسجدِ نبویؐ نور سراپا گنبدِ خضراؑ طور سراپا  
 دونوں مومن کی ہیں جان میں مدینے جاؤں  
 سامنے روضے کے آجاؤں اپنے حبیب کو روبرو پاؤں  
 جو ہے محبوبِ سبحان میں مدینے جاؤں  
 خلد بداماں اس کی گلیاں جیسے مہکی مہکی کلیاں  
 جا کے دیکھوں ان کی شان میں مدینے جاؤں  
 دل میں محمدؐ کی ہو محبت شہرِ مدینہ سے ہو عقیدت  
 ہو گا مستحکم ایمان میں مدینے جاؤں

جا کر مانگوں بھیک کرم کی عادت ہے یہ شاہِ امم کی  
 دیتے ہر اک کو ہیں دان میں مدینے جاؤں  
 قسمت والے جائیں مدینے چمکیں ان کے دل اور سینے  
 ان کی ہر منزل آسان میں مدینے جاؤں  
 عاصی ریاضؒ کی آس ہو پوری اس کو عطا ہو اذنِ حضوری  
 مولا مجھ پر بھی احسان میں مدینے جاؤں



## روح بھی میری

زندگی یادِ محمدؐ میں گزرتی جاتی  
 پھر تو یہ دنیا میرے دل سے اترتی جاتی  
 بھیک ہر لمحہ مجھے ان کے کرم کی ملتی  
 دل نہ بھرتا مری جھولی تو یہ بھرتی جاتی  
 پڑتی رہتی جو پھوارِ ابرِ کرم سے ان کے  
 میری امیدوں کی کھیتی بھی نکھرتی جاتی  
 چوم لیتی جو جبیں ان کے درِ اقدس کو  
 تاقیامت میری تقدیر سنورتی جاتی  
 ذکر ان کا دلِ مضطر کا سکوں بن جاتا  
 روح بھی میری یہی آرزو کرتی جاتی

کاش اک ذرہ مجھے دردِ نبیٰ کا ملتا  
 پھر تو ہر خواہشِ دنیا مری مرتی جاتی  
 مجتمع ہوتا مری عمر کا شیرازہ ریاض  
 زندگی قدموں میں ان کے جو بکھرتی جاتی



## امت یہ بچالی ہے

اللہ غنی تیری ہر شان نرالی ہے  
 اللہ نے خود اپنے اخلاق میں ڈھالی ہے  
 خالق ہے وہ ہر شے کا اور رب بھی ہے ہر شے کا  
 تو باعثِ ہر شے ہے تو خلق کا والی ہے  
 بس اپنی دعاؤں سے بس اپنی شفاعت سے  
 یوں تو نے جہنم سے امت یہ بچالی ہے  
 ملتا ہے جسے جو کچھ ملتا ہے تیرے ہاتھوں  
 یوں خلق بنی تیرے در کی ہی سوالی ہے  
 ہو مثل تیری کیسے دنیا میں کوئی انساں؟  
 بے مثل نسب تیرا منصب تیرا عالی ہے

تیرے عشق کے حلقے میں قیدی ہیں حسین سارے  
 ہر حسن ہی سے ظاہر تیری شانِ جمالی ہے  
 تو سیدِ عالم ہے محبوبِ خدا تیری  
 صورت بھی مثالی ہے سیرت بھی مثالی ہے  
 گستاخ ہیں جو تیرے نفرت ہے ہمیں ان سے  
 اک ہاتھ سے تو آقاؐ بھتی نہیں تالی ہے  
 یا کہہ کے محمدؐ کو کیا میں نہ پکاروں گا  
 واللہ تیری نجدی یہ خام خیالی ہے  
 اولاد و آل تیری انوار ہیں تیرے ہی  
 چاکر جو بنا ان کا تقدیر جگالی ہے  
 کیسے نہ پڑھے تیری نعتیں یہ ریاضِ آقاؐ  
 اس نے تو یہ رہ اپنی بخشش کی نکالی ہے



## انوار ترے چمکے

انوار ترے چمکے  
 آنکھوں میں مری آقا در کھل گئے جنت کے  
 یہ تو ہے کرم تیرا  
 بس اس کے سہارے ہی قائم ہے بھرم میرا  
 نورانی مدینہ ہے  
 یہ گنبدِ خضرا تو میرے دل کا نگینہ ہے  
 یہ مسجدِ نبویؐ ہے  
 جاری اسی مرکز سے فیضِ مصطفویؐ ہے  
 وہ انگلی اٹھادیں تو  
 سورج بھی پلٹ آئے ہوں چاند کے ٹکڑے دو



عصیاں کا میں مارا ہوں  
دامن میں چھپا لیجئے آخر میں تمہارا ہوں

نورانی سویرا ہے  
دل میں مرے شاہِ جہاں ترے عشق کا ڈیرا ہے

انوار برتے ہیں  
طیبہ کی زیارت کو عشاق ترستے ہیں

جنہیں پاس نہیں ان کا  
واللہ ہمیں بھی کچھ احساس نہیں ان کا

قسمت اے ریاضِ اپنی  
رہتی ہے طلب مجھ کو ہر وقت مدینے کی



## دنیا تیری مہمان

یاد آتا تو ہر آن ہے اے شہرِ مدینہ  
 تیری تو بڑی شان ہے اے شہرِ مدینہ  
 تو حق کو پسند آیا ہے محبوب کی خاطر  
 تو شہروں کا سلطان اے شہرِ مدینہ  
 لاریب کہ تو گنبدِ خضرا کا امیں ہے  
 انوار کی تو کان ہے اے شہرِ مدینہ  
 یثرب سے بنایا تجھے قدرت نے مدینہ  
 اب تو تو خیابان ہے اے شہرِ مدینہ  
 محبوبِ خدا جب سے ہوئے تجھ میں مکیں ہیں  
 مومن کی بنا جان ہے اے شہرِ مدینہ

سرچشمہ رحمت ہیں تیرے کوچہ و بازار  
 میرا تو یہ ایمان ہے اے شہرِ مدینہ  
 آنکھوں میں بسا کر تجھے پھر دل میں اتاروں  
 بس ایک یہ ارمان ہے اے شہرِ مدینہ  
 بنتے ہیں گناہ گار نیکوکار یہاں پر  
 بخشش کا تو سامان ہے اے شہرِ مدینہ  
 ہر سمت سے مخلوق کھچی آتی ہے تجھ میں  
 دنیا تیری مہمان ہے اے شہرِ مدینہ  
 کرتا ہے تیرے نام پر نازِ عرشِ بریں بھی  
 تو اس کی بھی اک شان ہے اے شہرِ مدینہ  
 اللہ بھی رکھتا ہے نظر تجھ پر کرم کی  
 تو رحمتِ رحمان ہے اے شہرِ مدینہ  
 جلدی سے وہ دن آئے ریاض آئے دوبارہ  
 تجھ پر تو یہ قربان ہے اے شہرِ مدینہ



## چمک چمک جائے

پردہ غم سرک سرک جائے  
 بو بیاں آپ کے پسینے کا  
 ذکرِ نورِ محمدیٰ کیجئے  
 سبز گنبد کو چھو کے آئی صبا  
 دیکھ کر تشنہ لب لب کوثر  
 رہنا مصطفیٰ نہیں جس کے  
 مغفرت ہو گئی ندامت کا  
 ان کے دیدار کو دمِ آخر  
 ان کا دستِ کرم میرے دل کا  
 ان کا جو مرتبہ شناس نہیں  
 جو ہوا ان کے عشق سے مغلوب  
 دیکھئے رعبِ بارگاہِ رسول  
 دل میں خارِ فراقِ مصطفوی  
 کب نصیب ان کی دید ہوگی ریاض  
 ناامیدی کھک کھک جائے  
 دل کی دنیا مہک مہک جائے  
 بزمِ عالم چمک چمک جائے  
 غنچہ دل چمک چمک جائے  
 جامِ کوثر چھلک چھلک جائے  
 ہر قدم پر بھٹک بھٹک جائے  
 جب پسینہ ٹپک ٹپک جائے  
 سانس میرا اٹک اٹک جائے  
 دامنِ غم جھٹک جھٹک جائے  
 کیوں نہ پھر وہ بہک بہک جائے  
 سوئے طیبہ لپک لپک جائے  
 تختِ شاہی دبک دبک جائے  
 لمحہ لمحہ کھٹک کھٹک جائے  
 نارِ فرقت بھڑک بھڑک جائے



## آپ کے در سے

اک جھلک روئے منور کی دکھا دیجئے حضورؐ  
شوق دیدار میرا اور بڑھا دیجئے حضورؐ

آتشِ عشق میں اپنے مجھے سوزاں کر کے  
خاکِ بے مایہ کو اکسیر بنا دیجئے حضورؐ

آپؐ کے کوچہٴ اقدس میں لگا لوں بستر  
ایسی ترکیب کوئی مجھ کو بتا دیجئے حضورؐ

آپؐ کے در سے ملے مجھ کو بھی بخشش کی نوید  
ایسا مژدہ میرے کانوں کو سنا دیجئے حضورؐ

مشکلیں راہ میں حائل ہوئی جاتی ہیں مرے  
نظرِ لطف مجھے در پہ بلا لیجئے حضورؐ

آپؐ کے نام کے نعرے ہی لگائے یہ ریاضؔ  
ایسا مستانہ و دیوانہ بنا دیجئے حضورؐ



## درِ الفت

غمِ دو جہاں سے رہائی نہ ہوتی  
 محمدؐ کی گر دی دہائی نہ ہوتی  
 ظہورِ جمالِ نبیؐ گر نہ ہوتا  
 کسی چیز میں دل ربائی نہ ہوتی  
 نہ ملتی اگر دولتِ درِ الفت  
 درِ مصطفیٰؐ تک رسائی نہ ہوتی  
 خدا اپنا رب ہونا ظاہر نہ کرتا  
 اگر ذاتِ احمدؐ بنائی نہ ہوتی  
 ولایتِ نبوت کے تابع ہے ورنہ  
 نہ ہوتا ولی اولیائی نہ ہوتی

اگر وجہ کونین پیدا نہ ہوتے  
 خدا نے یہ دنیا بسائی نہ ہوتی  
 ریاض ان کی رحمت سے گر ربط رہتا  
 تو مشکل کوئی پیش آئی نہ ہوتی



## مداوائے غم

ان کا جب تک کرم نہیں ہوتا  
کچھ مداوائے غم نہیں ہوتا

عشق ان کا نہیں ہے جس دل میں  
اس کا کوئی دھرم نہیں ہوتا

زیرِ دامن ہے ان کے جو عاصی  
چاک اس کا بھرم نہیں ہوتا

اصل ایماں کی یہ حقیقت ہے  
وہ زیادہ و کم نہیں ہوتا

کیا ہوں میں! چاکروں میں گر ان کے  
نام میرا رقم نہیں ہوتا

دل جو مسکن ہو اے ریاض ان کا  
ایسا دل کیا حرم نہیں ہوتا؟





## امام ہو جائے

یہ عمر غم میں نبیؐ کے تمام ہو جائے  
 نصیب مجھ کو حیاتِ دوام ہو جائے  
 خدا کے جلوے نظر آئیں گے مجھے دل میں  
 اگر یہ عشقِ نبیؐ کا مقام ہو جائے  
 حجابِ ان کے رخ و الضحیٰ سے اٹھ جائے  
 جو شوقِ دیدِ نظر کا امام ہو جائے  
 ہمیشہ نعتِ نبیؐ وردِ لب رہے میرے  
 میرا وظیفہ یہی صبح و شام ہو جائے  
 حضورِ عرشِ بریں کی بلندیاں تپھو لوں  
 جو لمحہ بھر مرے دل میں قیام ہو جائے

سجاؤ محفلِ ذکرِ نبیٰ خدا کے لیے  
 سکونِ دل کا ذرا اہتمام ہو جائے  
 الہی عمر ہوئی جا رہی ہے ختم مری  
 رخِ حبیبِ دکھا دے یہ کام ہو جائے  
 ریاضِ شانِ شہی تجھ میں جلوہ گر ہو گی  
 اگر تو شاہِ عرب کا غلام ہو جائے



## منقبت سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

تو ہے ممدوحِ خاص و عام حسینؑ پیکرِ سید الانام حسینؑ  
 تو خداؤ رسولؐ کا محبوب، اللہ اللہ تیرا مقام حسینؑ  
 تھی یہی آرزوئے ابراہیمؑ تو بھی ہو خلق کا امام حسینؑ  
 تجھ پہ امت درود پڑھتی ہے، یہ حقیقت ہے لا کلام حسینؑ  
 برق بن کر یزیدیت پہ گرا، جب لیا میں نے تیرا نام حسینؑ  
 سراٹھائے گا اب نہ کوئی یزید، خوب ہے تیرا انتظام حسینؑ  
 بن تیرے عشق کے نبیؐ سے عشق، نامکمل ہے نام تمام حسینؑ  
 تیری نسبت ہی ہے میرا اعزاز، نام سے تیرے میرا نام حسینؑ  
 دہر سے مٹ گیا نامِ یزید تجھ کو حاصل ہوا دوام حسینؑ  
 احترامِ رسولؐ کا ضامن ہے ترا دل سے احترام حسینؑ

یہ تمنا ہے دو جہاں میں ریاضؑ  
 بن کے تیرا رہے غلام حسینؑ



## کرم یا محمدؐ

تصور میں رحمت کا باب آگیا ہے  
 کرم آپؐ کا بے حساب آگیا ہے  
 مدینہ وہی لوگ جائیں گے جن کو  
 پیامِ رسالت مآبؐ آگیا ہے  
 نظر جو نہی آیا مجھے سبز گنبد  
 میرے دل میں اک آفتاب آگیا ہے  
 محبت سے بھیجا درود انؐ پہ جس نے  
 اسے آپؐ کا بھی جواب آگیا ہے  
 نظر آئے گا صاف ماہِ رسالت  
 وہ رخ سے اٹھا کر حجاب آگیا ہے  
 ریاضِ حزیں پر کرم یا محمدؐ  
 یہ در پر بحال خراب آگیا ہے



## لو لگائے بیٹھے ہیں

تصویرات کی دنیا بسائے بیٹھے ہیں  
 درِ رسولؐ سے ہم لو لگائے بیٹھے ہیں  
 لگا ہی دیں گے کبھی تو وہ وصل کا مرہم  
 کہ زخمِ ہجر انہیں ہم دکھائے بیٹھے ہیں  
 حقیر ان کی نظر میں ہے تختِ سلطانی  
 جو ان کے کوچے میں بستر جمائے بیٹھے ہیں  
 جو دل سے ان کو پکارا ہمیں سکون ملا  
 ہزار بار یہ ہم آزمائے بیٹھے ہیں  
 ازل سے ان کے طفیلی ہیں ہم خدا کی قسم  
 ہم ان کا صدقہ ہی کھائے بیٹھے ہیں

ہماری اس لئے ہر آرزو ہوئی پوری  
 ہم ان کو اپنا وسیلہ بنائے بیٹھے ہیں  
 ان ہی نگاہوں کو آتے ہیں ان کے جلوے نظر  
 جو ان کی راہوں میں آنکھیں بچھائے بیٹھے ہیں  
 ریاض کرتے رہے ہیں جو ذکرِ نورِ رسول  
 وہ اپنی قبر میں بھی جگمگائے بیٹھے ہیں



## اُن کی عطائیں

محدود نہیں ان کی عطا اور بھی کچھ مانگ  
 قاسم ہیں وہ معطی ہے خدا اور بھی کچھ مانگ  
 تھک سکتا ہے تو مانگنے سے وہ نہ تھکیں گے  
 اے سائل بے برگ و نوا اور بھی کچھ مانگ  
 خالق کے خزانے تو ہیں تحویل میں ان کی  
 جو مانگا ملا پھر دے صدا اور بھی کچھ مانگ  
 تو جتنی دفعہ مانگے گا مل جائے گا تجھ کو  
 آقا نے کبھی لا نہ کہا اور بھی کچھ مانگ  
 دین ان سے ملا ان سے ہی ایمان ملا ہے  
 بندے کو خدا ان سے ملا اور بھی کچھ مانگ

کیوں تنگی داماں کی تجھے فکر ہے سائل  
مانگ ان سے تو وسعت کی دعا اور بھی کچھ مانگ

ہے کام تیرا مانگنا اور ان کا عطا ہے  
جب مانگے گا کر دیں گے عطا اور بھی کچھ مانگ

بیمار اگر تو ہے گناہوں کا تو کیا غم  
لے ان سے دوا ہوگی شفا اور بھی کچھ مانگ

بے مانگے بھی ہوتی ہیں ریاض ان کی عطائیں  
ملتا ہے طلب سے بھی سوا اور بھی کچھ مانگ





## کیسا آسماں ہوگا

سوچتا ہوں میں وہ سماں کیا عجب سماں ہوگا  
 سامنے نظر کے جب ان کا آستیاں ہوگا  
 ان سے پہلے ان جیسا تھا نہ کوئی دنیا میں  
 بعد ان کے ان جیسا دھر میں کہا ہوگا  
 ان کی بزم میں آؤ جان و دل کو چمکاؤ  
 ان کی بزم میں ان کے نور کا بیاں ہوگا  
 چین یہ دلوں کا ہے اور سکوں ہے روحوں کا  
 دو جہاں میں نام ان کا باعثِ اماں ہوگا  
 ان کا روضہ قدرت نے جس جگہ بنایا ہے  
 کیسی وہ زمیں ہوگی کیسا آسماں ہوگا

دیکھنا گناہ گارو حشر میں یہ منظر بھی  
 آپ کی شفاعت کا ہم پہ سائبان ہو گا  
 گلشنِ نبیؐ کا ریاضِ عندلیبِ خوش آواز  
 فضلِ رب سے جنت میں اس کا آشیاں ہو گا



## عشق کی حرارت

مصطفیٰ کے کوچے میں مجھ سا بے عمل جاتا  
 ان کی اک نظر ہوتی حالِ دل بدل جاتا  
 پھول بن کے کھل جاتا اور گلوں میں مل جاتا  
 سوزِ عشق احمدؑ سے دل جو میرا جل جاتا  
 یاد میں اگر ان کی اشکِ غم رواں ہوتے  
 چشمہ کرم ان کا ہر جگہ اُبل جاتا  
 ان کی رہبری ہی سے راہِ حق ملی مجھ کو  
 گرہی کی دلِ دل میں ورنہ میں پھسل جاتا  
 کیا بھی ہو جائے بیچ سامنے اس کے  
 عشق کی حرارت سے دل اگر پگھل جاتا

خالقِ دو عالم کا مجھ پہ یہ کرم ہوتا  
 میرا ان کی سیرت میں یہ سراپا ڈھل جاتا  
 ان کے روئے انور کا ذکر گر کیا جاتا  
 دل مریضِ فرقت کا لازماً بہل جاتا  
 کاش اے ریاضِ حزیں موت مجھ کو یوں آتی  
 لب پہ ان کا نام ہوتا دم میرا نکل جاتا



## قبر سجا ئیں گے

کب وہ دن آئے گا جب در پہ بلائیں گے حضورؐ  
میری بگڑی ہوئی ہر بات بنا ئیں گے حضورؐ

اس توقع پہ گزرتی ہے میری ہر ساعت  
خواب میں میرے کسی روز تو آئیں گے حضورؐ

ایک دن ایسا بھی آجائے گا انشاء اللہ  
شمعِ عشق میرے دل میں جلا ئیں گے حضورؐ

دل میں ہے شافعِ محشر کے کرم کی امید  
مجھ کو بھی دامنِ رحمت میں چھپائیں گے حضورؐ

ان کے دیدار سے کب ہوں گی نگاہیں سیراب  
کب جمالِ رخ پر نور دکھائیں گے حضورؐ

دل کو احساس ہوا کرتا ہے گا ہے گا ہے  
آرزویں میری بر آئیں گی آئیں گے حضورؐ

عرصہ حشر میں برسا کے کرم کی بارش  
داغِ عصیاں میرے دامن کے مٹائیں گے حضورؐ

بعد مرنے کے مرے اپنا دکھا کر جلوہ  
نور سے اپنے میری قبر سجائیں گے حضورؐ

اس سے بڑھ کر کوئی اعزاز نہیں ہے اے ریاضؐ  
گر غلام اپنا مجھے کہہ کے بلائیں گے حضورؐ



## جائے خیر سے

میرے رب ساعت کبھی ایسی بھی آئے خیر سے  
 الفتِ محبوبِ حقِ دل میں سمائے خیر سے  
 مجھ سا عاصی ہو کبھی حاضر درِ سرکار پر  
 جالیاں آنکھوں سے روئے کی لگائے خیر سے  
 وہ بھی دن آئے الٰہی مجھ سا تشنہ لب کبھی  
 جامِ عشقِ مصطفیٰ لب سے لگائے خیر سے  
 جانے والی چیز کو جانا ہے آخر ایک دن  
 دل سے یادِ سرورِ عالم نہ جائے خیر سے  
 نقشِ پاؤں کا نظر آئے تو مجھ سا خوش نصیب  
 دل کے سجدوں کے لئے کعبہ بنائے خیر سے

طائرِ دل پر میرے ایسا کرم کر اے خدا  
 آشیاں باغِ مدینہ میں بنائے خیر سے  
 چینِ دل کا روح کی تسکین ہے جسے مطلوب  
 وہ نبیؐ کے ذکر کی محفل سجائے خیر سے  
 ہے جسے نورِ بصر نورِ بصیرت کی تلاش  
 خاکِ کوئےِ مصطفیٰؐ سرمہ بنائے خیر سے  
 بخش دے ایسا کوئی موقعِ الہی یہ ریاض  
 نعتِ ان کے سامنے ان کی سنائے خیر سے





## سعادت دے دو

سوزِ دل عشق کی تھوڑی سی حرارت دے دو  
یا نبیؐ مجھ کو تو بس اپنی محبت دے دو  
شافعِ حشر کبھی مجھ سے گناہ گار کو بھی  
خواب میں اپنی شفاعت کی بشارت دے دو  
گر ملی خلد، تو اس دنیا میں ولیکن فی الحال  
روضہٴ پاک سے ملحق ہے جو جنت دے دو  
آپؐ کے رتبے کو پہچان سکوں جان سکوں  
فہم دو ایسا مجھے ایسی فراست دے دو  
آپؐ کی یاد میں بے کل رہوں، تڑپوں روؤں  
اس میرے دل کو غمِ عشق کی دولت دے دو

اپنے کوچے کی گدائی کا شرف کر کے عطا  
یا نبیؐ مجھ کو دو عالم کی ولایت دے دو

سر پہ رکھ دو میرے نعلینِ مقدس اپنی  
تاج داروں میں مجھے تاجِ کرامت دے دو

ذکر میں آپؐ کے ہر آن رہے محو ریاضؒ  
شوق دو ایسا مجھے ایسی سعادت دے دو



## دل کو کیف

دل جسے چور چور دیتے ہیں  
 اس کو حور و تصور دیتے ہیں  
 مژدہ مغفرت طفیل ان کے  
 ہم کو رب غفور دیتے ہیں  
 عشق دیتا ہے ان کا رب کریم  
 عشق خالق حضور دیتے ہیں  
 تذکرے مصطفیٰ کی رحمت کے  
 دل کو کیف و سرور دیتے ہیں  
 جس کو رہتی ہے جستجو ان کی  
 عشق کا اس کو طور دیتے ہیں

نعمتیں رب کی اہل عالم کو  
 آپؐ نزدیک و دور دیتے ہیں  
 انؑ کی جانب اٹھا ہے جس کا قدم  
 اس کو وہٗ دل کا نور دیتے ہیں  
 آ فقیرانہ انؑ کے در پہ ریاضؑ  
 بھیک آقاؑ ضرور دیتے ہیں



## صبا مدینے سے

وہ جس کا ہو گیا دل آشنا مدینے سے  
 پتہ خدا کا اسے مل گیا مدینے سے  
 یہ کیسی خوشبو ہے مہکا دیئے ہیں دل جس نے  
 اڑا کے لائی ہے باو صبا مدینے سے  
 علاج ایسے کرے کوئی دردِ عصیاں کا  
 ذرا سی لادے وہ خاکِ شفا مدینے سے  
 گناہ گاروں چلے آؤ مغفرت کے لئے  
 یہ آرہی ہے برابر صدا مدینے سے  
 تمام دنیا میں یکسانیت سے برسی ہے  
 اٹھی جو رحمتِ حق کی گھٹا مدینے سے

رضائے رب کے لئے حسنِ خاتمہ کے لئے  
 کسی بھی لمحہ نہ دل ہو جدا مدینے سے  
 ریاضِ حُبِ نبیؐ کی یہی ضمانت ہے  
 نبیؐ کو دل میں بسا، دل لگا مدینے سے



## ذکر ان کا

ذکر ان کا کہاں نہیں ہوتا  
 کوئی جا ہے جہاں نہیں ہوتا  
 نام نامی رسول اکرم کا  
 کس کے وردِ زباں نہیں ہوتا  
 عاصیوں کو کہاں اماں ملتی  
 ان کا گر آستاں نہیں ہوتا  
 بن گئے وہ بہار جس دل کی  
 دل وہ نذرِ خزاں نہیں ہوتا  
 عشق کی جب نماز ہوتی ہے  
 اہتمامِ ازاں نہیں ہوتا

یوں بھی کرتے ہیں وہ خدا سے کلام

جب کوئی درمیاں نہیں ہوتا

قوتِ عشقِ مصطفیٰ کے بغیر

جذبہٴ دلِ جواں نہیں ہوتا

جز مدینے کے طائرِ دل کا

اور کہیں آشیاں نہیں ہوتا

آزمائشِ خرد کی ہوتی ہے

عشق کا امتحاں نہیں ہوتا

وہ نہ آتے اگر جہاں میں ریاض

اپنا نام و نشاں نہیں ہوتا





## آقا تری کتاب

ناسخ ہے ہر کتاب کی آقا تری کتاب  
 کرتا ہے گنگ اہل زباں کو تیرا خطاب  
 ثانی تیرے محبت کا نہیں ہے اگر کوئی  
 محبوب اس کا تو ہے تو کیوں ہو ترا جواب  
 اللہ کا ہے فضل ہر اک شے پہ کم و بیش  
 تجھ پر بھی اس کا فضل ہے لیکن ہے بے حساب  
 یوں کائنات ہے تیری عظمت کے سامنے  
 جیسے کہ سطح آب پر ظاہر ہو اک حباب  
 تیرے جمال سے ہے ظہورِ جمالیات  
 خیرات ہے تیرے حسن کی مہتاب و آفتاب

خود اپنی معرفت کے لئے حق نے خلق میں  
 اپنی پسند ہی سے کیا تیرا انتخاب  
 ہر اک رسول گلشنِ وحدت کا پھول ہے  
 تو ان میں ایسے جیسے شگفتہ گلِ گلاب  
 آہ و فغاں و نالہ و گریہ غمِ فراق  
 یہ ان کی دید کے لئے رکھا گیا نصاب  
 سرکار میں ہوں اپنے گناہوں کا معترف  
 ہر دم ہوں میں وفورِ ندامت سے آبِ آب  
 جبرائیل نور ہو کے بھی یا سید البشر  
 سدرہ سے آگے ہو نہ سکا تیرا ہم رکاب  
 مظہر تیرے کرم کا وہ لاریب بن گیا  
 جس پر کشادہ ہو گیا تیرے کرم کا باب  
 رہ جائے آبرو سرِ محشر ریاض کی  
 مٹ جائے اس کے قلب کا سرکارِ اضطراب



## حمد باری تعالیٰ

کتنی عظیم خالقِ اکبر کی ذات ہے  
 جس نے بنائی کہہ کے کن یہ کائنات ہے  
 مومن ہے مھیمن ہے وہ ناصر ہے اور معین  
 جائے امان سب کی فقط اس کی ذات ہے  
 ہر روز ہی ہے اس کی نئی شان کا ظہور  
 یہ سورۂ رحمان میں خود اس کی بات ہے  
 دن ہے معاش کے لئے بحرِ سکون ہے رات  
 اس کے کرم کا آئینہ یہ دن یہ رات ہے  
 والعصر ہے انسان کے لفی خسر کی قسم  
 اس کا ثبوت انقلابِ شش جہات ہے  
 توحید جو ہے بخشِ رسالت نے اے ریاض  
 وابستہ رہ اسی سے اسی میں نجات ہے



## ہوئے نے اہتمام

ہوئے نے اہتمام سب سرکار واسطے  
 رب عظمتاں بنائیاں نے دلدار واسطے  
 ہوراں دے نال ہوئے نے وعدے عذاب دے  
 رکھ لیاں سب تسلیاں سرکار واسطے  
 ناں لے لے سارے نبیاں نوں رب نے پکارا  
 القاب سارے رکھ لئے سرکار واسطے  
 کر دے رَوّ نبی دی شفاعت دا تذکرہ  
 اے ہے دوا گناہاں دے بیمار واسطے  
 رب عرش تے بلا کے نبی نوں ایہہ آکھیا  
 نوری سواہی سن تیرے دیدار واسطے

سوں رب دی میرے آقا ترس دے نے تاجدار

دیدار وسطے تیرے دربار واسطے

خالق دی نعمتاں تسی ونڈ دے او خلق وچ

کج اپنا صدقہ دیو میرے گھر بار واسطے

قربان تیتھوں رحمتاں دے تاج والیا

تیرے کرم دی لوڑ اے بدکار واسطے

نسبت نبی دی کر گئی مینوں غنی ریاض

ہن کی کمی ہے میں جئے نادار واسطے



## سرکار میرے دل

سرکار میرے دل کی یہ حسرت مٹائیے  
 اک بار میرے خواب میں تشریف لائیے  
 دیکھوں جدھر تو آپ ہی آئیں نظر مجھے  
 آنکھوں میں میری اس طرح آقا سمائیے  
 ہر آن ذکر آپ کا وردِ زباں رہے  
 دیوانہ اپنا یا نبیٰ ایسا بنائیے  
 جب چاہوں دیکھ لوں رخِ زیبا میں آپ کا  
 پردہ میری نظر سے خدارا اٹھائیے  
 ہر شے سے بڑھ کے آپ ہی محبوب ہوں مجھے  
 اک جام اپنے عشق کا ایسا پلائیے

سر کو جھکاؤ خالق اکبر کے سامنے  
 دل اپنا نقشِ پائے نبیؐ پر جھکائے  
 یہ جان لو کہ قاسمِ نعمت ہیں آپؐ ہی  
 دستِ طلب پھر آپؐ کی جانب بڑھائے  
 بن جائے گا دل اپنا گزر گاہِ کبریا  
 اس میں چراغِ عشقِ محمدؐ جلائے  
 جو بات اہل دل سے سنو مان لو مگر  
 منکر کی کسی بات پہ ہرگز نہ جائے  
 محبوبِ کبریا کے طفیلی بنو، ریاض  
 پھر دو جہاں میں آپؐ کا صدقہ ہی کھائے



## مسندِ شاہی

سرکارِ تیری شان ہے شانِ دو عالم  
آباد تیرے دم سے ہے ایوانِ دو عالم

بنتی ہے تیرے ہاتھ سے ہر نعمتِ کونین  
پھیلے ہیں تیرے سامنے دامنِ دو عالم

ہر گل میں تیرا رنگ ہے ہر گل میں تیری بو  
شاداب ہے تجھ ہی سے گلستانِ دو عالم

خالق نے تجھے حسن کا شاہکار بنایا  
چاکری میں تیرے در کے حسینانِ دو عالم

قدرت نے تجھے بھیجا مسیحائی کی خاطر  
واللہ تری ذات ہے درمانِ دو عالم



وہ مسد شاہی تجھے خالق نے عطا کی  
مدح سرا ہیں تیرے سلیمانِ دو عالم  
تیرے سبب وجود میں آئی یہ کائنات  
یوں تیری ذات بن گئی عنوانِ دو عالم  
سلطان اس جہاں میں ہزاروں ہوئے ریاض  
لیکن فقط حضور ہیں سلطانِ دو عالم



## انجمن آرائی ہے

آپ آئے تو ہوئی انجمن آرائی ہے  
گوشے گوشے میں دو عالم کے بہار آئی ہے

ذرے ذرے سے دل آویز صدائیں گونجیں  
بج رہی دل میں میرے عشق کی شہنائی ہے

بادشاہوں کا شہنشاہ بنا ان کا غلام  
کیا غلامی شہہ کونین کی راس آئی ہے

شمع توحید کی جب دست رسالت سے جلی  
ہو گئی کفر کی اور شرک کی پسپائی ہے

ہر دفعہ گنبدِ خضرا نظر آیا مجھ کو  
جب بھی اللہ کے محبوب کی یاد آئی ہے

اور کیا ان کے حبیب ہونے کا دے کوئی ثبوت  
 آپ کی عمر کی خالق نے قسم کھائی ہے  
 سامنے ان کے پڑھوں نعت کبھی میں ان کی  
 ایک حسرت تھی میرے دل میں جو بر آئی ہے  
 چمن نعت مہک اٹھا اچانک کیسے؟  
 ان کی زلفوں کی صبا خوشبو اڑا لائی ہے  
 شانِ منزل و مدرّطہ یسین  
 ہر ادا آیتِ قرآن لئے آئی ہے  
 اے ریاض ان کے غلاموں میں لکھا نام اپنا  
 ان کے کوچے کی گدائی میں ہی دارائی ہے



## بچانے کے لئے

مصطفیٰؐ آئے لگی دل کی بھانپنے کے لئے  
 جامِ توحید کا پیاسوں کو پلانے کے لئے  
 رب نے بھیجا ہے انہیں اپنا بنا کر نائب  
 ان کی صورت میں جمال اپنا دکھانے کے لئے  
 ظلمتِ شرک سے بے نور تھی دنیا ساری  
 آئے وحدت کی شمع آپؐ جلانے کے لئے  
 عرش سے فرش پہ اترے ہیں وہ رحمت بن کے  
 اجڑی اجڑی ہوئی دنیا کو بسانے کے لئے  
 ان سے ہی حشر میں آغازِ شفاعت ہو گا  
 امتِ عاصی کو دوزخ سے بچانے کے لئے

کوئے سرکار سے جاتا کوئی محروم نہیں  
 ہر کوئی آتا ہے کام اپنا بنانے کے لئے  
 ذکر جو ان کا محبت سے کیا کرتے ہیں  
 خود وہ آجاتے ہیں محفل کو سجانے کے لئے  
 کاش بلوائیں کبھی سرورِ کونین ریاض  
 سامنے اپنے مجھے نعت سنانے کے لئے



## بڑے انقلاب آئے

جسے دیکھنی ہو جنت وہ نبیؐ کے در سے گزرے  
وہ جدھر جدھر سے گزرے وہ ادھر ادھر سے گزرے

غم بجز مصطفیٰؐ میں یہی کیفیت ہے اپنی  
کبھی آہ دل سے گزرے کبھی چشم تر سے گزرے

میں یقین سے کہوں گا ہوئی مجھ کو دید انؑ کی  
کبھی انؑ کا سبز گنبد جو مری نظر سے گزرے

جسے دیکھنے ہوں جلوے کرمِ شہِ امم کے  
وہ مدینہ طیبہ کی کسی رہ گزر سے گزرے

یہی آرزو ہے میری کہ نبیؐ کا جامِ الفت  
کبھی تشنہ دل سے گزرے تو کبھی جگر سے گزرے

فقط ان کا ہے وسیلہ جو ہمیشہ کام آیا  
 بڑے انقلاب آئے وہ تمام سر سے گزرے  
 یوں لگا کہ جیسے ہم کو نیا اک جہاں ملا ہے  
 جو دیارِ مصطفیٰ کی شام و سحر سے گزرے  
 میں مروں تو میرے لب پر ہو ریاض ذکر ان کا  
 یہی اک دعا ہے یارب یہ درِ اثر سے گزرے



## ان کے کوچے میں

ہر اک جانب ہے رحمت کا نظارہ ان کے کوچے میں  
 ملا ہے ہر دکھی دل کو سہارا ان کے کوچے میں  
 اٹھا دستِ کرم ان کا عطا کی ہو گئی بارش  
 کسی سائل نے جب دامن پیارہ ان کے کوچے میں  
 پکینے لگ گئے اشکِ ندامت جس کی آنکھوں سے  
 اسے ملتا ہے بخشش کا اشارہ ان کے کوچے میں  
 درِ سرکار تو سرچشمہ انوارِ رحمت ہے  
 چلو چکائیں قسمت کا ستارہ ان کے کوچے میں  
 ہوا محسوس جیسے آ گئے تربت سے وہ باہر  
 انہیں جب دردمندی سے پکارا ان کے کوچے میں



وہ بے چاروں کا چارا ہیں وہ ہر دکھ کا سہارا ہیں  
 بنے گا کام ہر بگڑا ہمارا ان کے کوچے میں  
 ریاضؒ بے سروساماں بھی مالا مال ہو جائے  
 پہنچ جائے اگر یہ غم کا مارا ان کے کوچے میں



## خیرالوری

بعد میں آئے دنیا میں خیرالوری بزمِ عالم کو پہلے سجایا گیا  
 ہر نبی کی زباں سے ہر اک قوم کو ان کی آمد کا مژدہ سنایا گیا  
 آرزو انبیاء کے دلوں میں یہ تھی کاش ہوتے محمدؐ کے ہم امتی  
 آنکھ والو یہ دیکھو کہ کس کس طرح مرتبہ مصطفیٰؐ کا بڑھایا گیا  
 اپنی بخشش کا ساماں نظر آئے گا غم سزا کا خوشی میں بدل جائے گا  
 سر پہ سرکارؐ کے عرصہ حشر میں جب سقاء ت کا سہرا سجایا گیا  
 یہ بھی حکمت تھی اک سیرِ معراج میں عرشِ مسند بنے رب کے محبوب کی  
 ہر بلندی کو یوں آپؐ کے سامنے فرش سے لامکاں تک جھکایا گیا  
 وہ نہ ہوتے تو ہوتا نہ رب کا ظہور وہ نہ ہوتے نہ ملتا عدم کو وجود  
 ان کے ہونے سے عرفانِ باری ہوا ان کی خاطر ہی سب کچھ بنایا گیا

ظلم جو جان پر اپنی کوئی کرے حاضری آستانِ نبیؐ پہ وہ دے  
 رب اکبر کی جانب سے قرآن میں اس کو بخشش کا مژدہ سنایا گیا  
 دولتِ عشق ان کی جسے بھی ملی ان کا دیدار تقدیر اس کی بنی  
 باریابی کا اس کو شرف مل گیا جس کو فرقت میں ان کی رلایا گیا  
 یاد جس کو مدینے کی آتی رہی جس کا دل آتشِ غم جلاتی رہی  
 اس پہ آخر نوازش ہوئی آپ کی اس کو قدموں میں اپنے بلایا گیا  
 ہر جفا پہ وفا ہر خطا پہ عطا یہ ہمیشہ رہا شیوہ مصطفیٰ  
 جان کے دشمنوں کے لئے بھی دعا ان کی سیرت کا ڈنکا بجایا گیا  
 جلوہ کبریا دیکھ سکتا تھا کون اک تجلی تو موسیٰ بھی سہہ نہ سکے  
 رب نے چاہا جو مخلوق دیکھے مجھے ان کی صورت میں خود کو دکھایا گیا  
 بن کے رحمت جو آئے جہاں میں نبیؐ ان کی آمد کی تھی غرض و غایت یہی  
 عبد کا رشتہ ٹوٹا تھا معبود سے عبد معبود سے پھر ملایا گیا  
 دولتِ علم دی حق نے ایسی انہیں ہو گیا علم ان کا محیط جہاں  
 علم والوں پہ ایسے ریاضِ حزیں سکھ امی نبیؐ کا بٹھایا گیا



## مدینے کی دھول ہوں

یار میں تجھ سے طالبِ عشقِ رسول ہوں  
 گو میں گناہ گار بڑا ہی فضول ہوں  
 پڑ مردہ مجھ کو گرچہ گناہوں نے کر دیا  
 اس حال میں بھی اک گلِ باغِ بتول ہوں  
 اٹ جائے جسم میرا جو طیبہ کی خاک میں  
 پھر کہہ سکوں گا میں کہ مدینے کی دھول ہوں  
 احسان ہے یہ رب کا کرم ہے حضورؐ کا  
 میں بوستانِ نعت کا خوش رنگ پھول ہوں  
 اوقات میری کیا ہے مگر نعت کے طفیل  
 آنکھوں میں عاشقانِ نبیؐ کے قبول ہوں

اُن کے کرم سے میرا گلوں میں ہوا شمار  
 ورنہ تو کسی دشت کا خارِ بول ہوں  
 کیا ہو گیا جو عمر میری ڈھل گئی ریاض  
 اب بھی میں عندلیبِ ریاضِ رسول ہوں



## محبت آشنا آنکھیں

اٹھا دیں گر میری جانب حبیبِ کبریا آنکھیں  
یقیناً دیکھ لیں گی پھر جمالِ مصطفیٰ آنکھیں

سمجھ میں میری آجائیں قرینے ان کی الفت کے  
الہی کر عطا مجھ کو محبت آشنا آنکھیں

گناہ گارو نہ گھبراؤ تمہاری سمت محشر میں  
اٹھا دیں گے کرم کی شافعِ روزِ جزا آنکھیں

ان ہی آنکھوں کو آتے ہیں نظر توحید کے جلوے  
کہ جن آنکھوں نے دیکھی ہیں نبیؐ کی حق نما آنکھیں

سکت عرضِ تمنا کی زباں کو جب نہیں رہتی  
سنا دیتی ہیں روکے ان کو دل کا ماجر آنکھیں

نظر آتا ہے جن کو دور سے نزدیک سے یکساں  
 وہ آنکھیں ہیں حبیبِ کبریا کی دل ربا آنکھیں  
 بسا لے اے ریاضؔ آنکھوں میں اپنی سبز گنبد کو  
 رہیں گی بعد مرنے کے بھی تیری پُر ضیا آنکھیں



## شمع یہ میری تمنا کی

جو ان کے عشق کا دل میں دیا جلا نہ بجھا  
 اگرچہ تیز مخالف چلی ہوا نہ بجھا  
 سنا کے قصے جہنم کے مت ڈرا واعظ  
 چراغ دل میں جلا ہے جو آس کا نہ بجھا  
 بجھیں گے شمس و قمر بھی فلک کے تارے بھی  
 جلا ہے عشقِ نبیؐ کا جہاں دیا نہ بجھا  
 شبِ فراق کی ہو گی سحر کبھی نہ کبھی  
 شمع یہ میری تمنا کی اے قضا نہ بجھا  
 خدا کے نور سے نورِ نبیؐ ہوا تخلیق  
 جو ان کے نور سے دل پر ضیا ہوا نہ بجھا



ازل سے چمکا ہے اور تابد ہی چمکے گا  
یہ نور ان کا تو اک لمحہ بھی ذرا نہ بجھا  
اے موت تجھ کو قسم ہے میری آنکھوں میں  
چمک رہی ہے مدینے کی جو فضا نہ بجھا  
ریاض دیدارِ مصطفیٰ کی حسرت میں  
کبھی بھی نالہ شعلہ نوا مرا نہ بجھا



## شمع کا پروانہ

جس دل میں محمدؐ ہیں وہ دل ہے خدا خانہ  
 خالی ہے جو دل ان سے 'ویرانہ ہے ویرانہ  
 جس شمع رسالت کا پروانہ ہے ہر کوئی  
 مجھ کو بھی بنا یارب اس شمع کا پروانہ  
 اپنے تو دو عالم میں بس رحمتِ عالم ہیں  
 دنیا میں تو اپنا بھی ہو جاتا ہے بیگانہ  
 آجائیں یہاں سارے بیمار زمانے کے  
 ہر دکھ کا مداوا ہے طیبہ کا شفا خانہ  
 یہ کون ہے جو ہر سو دیتا ہے صدا ان کو  
 یہ سرورِ عالم کا مستانہ ہے مستانہ  
 کھو جاؤں ریاضؒ ایسے میں ان کی محبت میں  
 کہلاؤں دو عالم میں سرکارؐ کا دیوانہ



## دنیا میں محمدؐ سا

دنیا میں محمدؐ سا تو آیا نہیں کوئی  
ایسا تو کسی ماں نے بھی جایا نہیں کوئی  
اللہ نے نبیوں میں رسولوں میں کسی کو  
جز ان کے حبیب اپنا بنایا نہیں کوئی  
نام ان کی محبت کا ہے ایمان جیسی تو  
اس دل میں سوا ان کے سمایا نہیں کوئی  
بے مثل تھے بے مثل ہیں بے مثل رہیں گے  
ان جیسا زمانے میں تو پایا نہیں کوئی  
اللہ کو قدرت ہے ہر اک چیز پہ پھر بھی  
سرکار کا ثانی تو بنایا نہیں کوئی

اوروں کی تو کیا بات محمدؐ سا جہاں میں  
 نبیوں میں بھی اس شان کا آیا نہیں کوئی  
 رتبہ انہیں بخشا ہے ریاضؒ ایسا خدا نے  
 انؑ سا نہ کوئی انؑ سے سوایا نہیں کوئی



## سچی طلب مدینے کی

جو ان کے ہجر کے غم میں رلائے جاتے ہیں  
 انہیں حضور کے جلوے دکھائے جاتے ہیں  
 وہ جن کے دل میں ہے سچی طلب مدینے کی  
 درِ رسول پہ اک دن بلائے جاتے ہیں  
 حبیبِ حق کی شفاعت کا ذکر کر کر کے  
 جو غم ہیں حشر کے سارے مٹائے جاتے ہیں  
 یہی تو رفعتِ ذکرِ رسول کا ہے ثبوت  
 کہ ان کے نام کے نعرے لگائے جاتے ہیں  
 شرابِ عشق و محبت کی جستجو ہے جنہیں  
 ان ہی کو جامِ کرم کے پلائے جاتے ہیں

جو ذکر ان کے رخ و اضحیٰ کا کرتے ہیں  
 مشاہدات کی دنیا میں لائے جاتے ہیں  
 بنائیں سرمہ جو آنکھوں کا خاکِ کوئے رسولؐ  
 حجاب ان کی نظر سے اٹھائے جاتے ہیں  
 فقط یہاں ہی نہیں ہر جگہ دو عالم میں  
 نبیؐ کے ذکر کے حلقے سجائے جاتے ہیں  
 خدا کے وعدہ بخشش سے ہی سرِ محشر  
 گناہ گار سبھی بخشوائے جاتے ہیں  
 ریاض جن کو ملا ان کی چاکری کا شرف  
 غلام ان کے سلاطین بنائے جاتے ہیں



## دل کے نگینے میں

یادِ سرکارِ میرے دل کے خزینے میں رہے  
 شمعِ عشقِ فروزاں میرے سینے میں رہے  
 جاؤں دنیا سے تو سرشارِ محبت ہو کر  
 کیفِ مستی کا سا عالم میرے جینے میں رہے  
 ایسے مل جائے گی تاریکیِ مرقد سے نجات  
 نقشِ گر اسمِ نبیؐ دل کے نگینے میں رہے  
 امتی ان کا کہیں بھی ہو تو لازم ہے اسے  
 شان میں ان کی ادب ہی کے قرینے میں رہے  
 التجا شافعِ محشر سے ہے ہر آن ریاض  
 یہ گناہ گار شفاعت کے سفینے میں رہے



## محافل ذکرِ احمدؐ

جہاں میں نعت کی شمعیں جلانا ہم نہ چھوڑیں گے  
 محافل ذکرِ احمدؐ کی سجانا ہم نہ چھوڑیں گے  
 محبت کا تقاضا ہے یہ سر اپنی عقیدت کے  
 درِ محبوبِ باری پر جھکانا ہم نہ چھوڑیں گے  
 زہے قسمت ملا ہے منصب ساقی گری ہم کو  
 شرابِ انؐ کی محبت کی پلانا ہم نہ چھوڑیں گے  
 لگاتے ہی رہیں گے ہم تو انؐ کے نام کا نعرہ  
 حقیقت کی طرف دنیا کو لانا ہم نہ چھوڑیں گے  
 وسیلہ کوئی بھی انؐ کے وسیلے سے نہیں بڑھ کر  
 درِ خیر الوریٰ سے لو لگانا ہم نہ چھوڑیں گے



کبھی تو وہ اٹھا دیں گے رخ پر نور سے پردہ  
تصور ان کے روضے کا جمانا ہم نہ چھوڑیں گے  
ملے گی جب ریاض ہر ایک نعمت ان کے ہاتھوں سے  
تو پھر ان کی طرف دامن بڑھانا ہم نہ چھوڑیں گے



## ایسی نظر مانگ

اللہ سے اللہ کے محبوب کا در مانگ  
 اللہ کے محبوب سے اللہ کا گھر مانگ  
 جو دیکھ سکے حسنِ محمدؐ کے نظارے  
 درگاہِ الہی سے فقط ایسی نظر مانگ  
 آنکھوں میں سما جائیں گی جنت کی بہاریں  
 سرکارؐ کے کوچے میں کبھی اپنا گزر مانگ  
 رحمت کے نظاروں کی طلب دل میں اگر ہے  
 شب مانگ تو مکہ کی مدینہ کی سحر مانگ  
 تقدیر کی معراج کی حسرت ہے جو دل میں  
 خم صاحبِ معراج کے قدموں پہ یہ سرمانگ

کچھ مانگ نہ مانگ تو اللہ سے اے دل  
 الفت شہ کونین کی ہر آن مگر مانگ  
 آجائے گا دربار رسالت سے بلاوا  
 نالوں میں رسا مانگ تو آہوں میں اثر مانگ  
 مل جائے گا جام مئے دیدار تجھے بھی  
 اے تشنہ دہن پہلے ذرا تشنہ جگر مانگ  
 بخشش کے لئے اپنی ریاض اپنے خدا سے  
 دیدار نبی مانگ مدینے کا سفر مانگ



## دربار آپ کا

ثانی نہیں کونین میں سرکار آپ کا  
 رتبہ بڑا ہے سید ابرار آپ کا  
 خبریں ہیں اس میں تین زمانوں پہ مشتمل  
 قرآن لاجواب ہے اخبار آپ کا  
 خالق نے الم نشرح کی دی آپ کو نوید  
 سفینہ بنا خزینہ اسرار آپ کا  
 آتے ہیں بادشاہ بھی بن کر یہاں فقیر  
 دنیا میں لاجواب ہے دربار آپ کا  
 ہر سمت ہی ہے گنبدِ خضرا کی روشنی  
 کیا خوب ہے یہ مرکزِ انوار آپ کا

جب چاہیں جس کو چاہیں اسے خلد بخش دیں  
 یہ اختیار احمد مختار آپ کا  
 ہو جائے کاش پوری تمنا ریاض کی  
 وقت نزع نصیب ہو دیدار آپ کا



## درخشاں درخشاں

محمد علیہ السلام آگئے ہیں  
 دلوں میں بصد احترام آگئے ہیں  
 وہ آدم کی اولاد ، آدم کے آقا  
 سبھی بن کے ان کے غلام آگئے ہیں  
 چلو بھیک لینے در مصطفیٰ پر  
 گداؤں میں ہم سب کے نام آگئے ہیں  
 نہیں صرف اپنوں پہ احسان ان کے  
 نہ جانے وہ کس کس کے کام آگئے ہیں  
 درخشاں درخشاں ہیں ان کے مقدر  
 جنہیں حاضری کے پیام آگئے ہیں

درودوں کے گجرے لئے ان کے در پر  
 خواص آ گئے ہیں عوام آ گئے ہیں  
 ریاض ان کی رحمت سے پیاسوں کے لب تک  
 سر حشر کوثر کے جام آ گئے ہیں



## عشق و محبت کے نغمے

زہے تابشِ آفتابِ مدینہ نگاہوں میں ہے آب و تابِ مدینہ  
 الہی کبھی زندگی میں دکھادے جمالِ رسالت مآبِ مدینہ  
 رہوں حشر تک مست ان کی ثنا میں خدارا پلا دو شرابِ مدینہ  
 چلیں اس کی جانب کرم کی ہوائیں کھلا جس کی جانب ہے بابِ مدینہ  
 گلستانِ دل لہلہا جائے یا رب برس جائے اس پر سحابِ مدینہ  
 پڑھوں ان کے عشق و محبت کے نغمے یہی ہے یہی ہے نصابِ مدینہ  
 میرا نام بھی ہو رقم زائروں میں کھلے حشر میں جب کتابِ مدینہ  
 ریاضِ ان کے ضونے مجھے جگمگایا، میرے دل میں ہے مہتابِ مدینہ





## شرابِ عشقِ رسولؐ

نظر ہے جیسی مری تمہاری نبیؐ کی ایسی نظر نہیں ہے  
 ہے علم ان کو ہر اک شے کا ہمیں تو اپنی خبر نہیں ہے  
 بڑا ہے رتبہ ہر اک نبیؐ کا بلند و بالا ہے شان اس کی  
 مقام جو ہے حبیبِ حق کا وہاں کسی کا گزر نہیں ہے  
 جنابِ آدمؑ سے کی خدا نے جہاں میں ابتدا بشر کی  
 نبیؐ تو ہے وجہ خلقِ آدمؑ نبیؐ لہذا بشر نہیں ہے  
 طلب ہے صادق تو پیاس دل کی بجھے گی اک دن قسم خدا کی  
 شرابِ عشقِ رسولؐ کیسے ملے جو تشنہ جگر نہیں ہے  
 اگرچہ توحید کا عقیدہ اساسِ اسلام ہے تو لیکن  
 نہیں ہے کچھ اعتبار اس کا نبیؐ سے الفت اگر نہیں ہے

ہو ذکر کوئی طویل کتنا اگر وہ ہو ختم مختصر ہے  
 ازل سے جو ذکر ہوا ابد تک کبھی ہوا مختصر نہیں ہے  
 ریاض معراج دو جہاں کی تیری مقدر میں کیسے ہوگی  
 اگر رسول کے در پر تیری عقیدت کا سر نہیں ہے



## عشق کا بیمار

مجھ سا کوئی نہیں لاچار مدینے والے  
 آپ ہیں احمد مختار مدینے والے  
 آپ سا کوئی کہیں ہے نہ کہیں ہو گا  
 آپ ہیں حق کے وہ شاہکار مدینے والے  
 ساری دنیا میں کہیں اس کی نہیں ملتی مثال  
 آپ کا ایسا ہے دربار مدینے والے  
 سب کے بعد آپ کا آنا ہوا لیکن پھر بھی  
 آپ ہیں نبیوں کے سردار مدینے والے  
 اس نے اللہ کے جلوؤں کو ہے دیکھا جس نے  
 کر لیا آپ کا دیدار مدینے والے

بن گیا لطفِ الہی سے سچائے زماں  
 آپ کے عشق کا بیمار مدینے والے  
 آپ ہی اپنی شفاعت سے نوازیں گے حضورؐ  
 میں بڑا ہی ہوں گناہ گار مدینے والے  
 آپ کی چشمِ عنایت کا ہے محتاج ریاضؒ  
 ہے یہ اک مفلس و نادار مدینے والے



## شاد ہمیشہ ہوا

نبیؐ پاک کا جو مرتبہ شناس نہیں  
 مقام کوئی بھی اسکا خدا کے پاس نہیں  
 ملے گی کیسے اسے اپنی منزل مقصود  
 شفیعِ حشر کی رحمت نہ جس کو آس نہیں  
 ورائے عقل و خرد ہیں حبیبِ حق کے مقام  
 حصول ان کا باندازہ و قیاس نہیں  
 وہ جس کے دل میں شمعِ عشق کی نہیں روشن  
 اسی کو آتا ہے ذکرِ رسولؐ راس نہیں  
 نہ ہو گا قصرِ کرامت کسی کا مستحکم  
 جو اس کی سنتِ خیر الوریٰ اساس نہیں

جو ان کے دامنِ الطاف سے ہے وابستہ  
 رہا وہ شاد ہمیشہ ہوا اداس نہیں  
 سہارا ان کے کرم کا جسے ملا ہے ریاض  
 کسی قدم پہ ہوا وہ شکارِ یاس نہیں



## نورِ محمدؐ سے اجالا

مصطفیٰ آئے تو اللہ نے کیا کیا نہ کیا  
 کس جگہ نورِ محمدؐ سے اجالا نہ کیا  
 خالقِ کل نے کبھی احمدِ مختارؐ کے بعد  
 آج تک انؐ سا کوئی دوسرا پیدا نہ کیا  
 یونہی خالق نے رفعتاً لک ذکرک نہ کہا  
 اس نے کیا انؐ کا ہر اک گوشہ میں چرچا نہ کیا  
 لاج رہ جائے مری گنبدِ خضرا کے مکیں  
 میں نے دنیا میں عمل کوئی بھی اچھا نہ کیا  
 ساری خلقت میں نہیں ایک بھی ایسا جس پر  
 دامنِ رحمتِ سرکارؐ نے سایہ نہ کیا

بھیج کر ان کو جہاں بھر کی بھلائی کے لئے  
 کس پر یہ لطف و کرم تو نے خدایا نہ کیا  
 جب بھی گھبرایا ہے تو خوفِ قیامت سے ریاض  
 شافعِ حشر نے کیا تیرا مداوا نہ کیا





## مصطفیٰؐ کے صدقے

میں نے اپنی بخشش کی راہ یہ نکالی ہے  
مصطفیٰؐ کی رحمت سے میں نے لو لگالی ہے

انؑ کا ذکر کر کر کے انؑ کا نام لے لے کر  
سو گئی تھی جو قسمت میں نے وہ جگالی ہے

زندگی کے سانسوں سے اک مہک سی آتی ہے  
انؑ کے عشق کی خوشبو قلب میں بسالی ہے

وہ حبیبِ داور ہیں وہ شفیعِ محشر ہیں  
اپنی امت دوزخ سے آپؐ نے بچالی ہے

کون ہجرِ احمدؐ میں بھر رہا ہے یوں آہیں  
یہ کوئی اویسی ہے یا کوئی بلالی ہے

ساتھ اپنے لے جاؤ شمع ان کی الفت کی  
 رات ہے جو مرقد کی وہ بڑی ہی کالی ہے  
 ان کے نام کا نعرہ جب لگا تو دیکھا ہے  
 سر پہ آگئی تھی بلا اس نے بڑھ کے ٹالی ہے  
 کیا نہیں ملا اے ریاض مصطفیٰ کے صدقے میں  
 دامنِ مراد مرا کیوں کہوں کہ خالی ہے



## پسینے کی مہک

دل کو خارِ عشقِ احمدؑ کی کھٹک اچھی لگی  
روح کو دردِ محبت کی کسک اچھی لگی

گل بنایا جب نسیمِ ذکرِ احمدؑ نے اسے  
مجھ کو اپنے غنچۓ دل کی چمک اچھی لگی

یوں تو خوشبوئیں بہت ہیں اہلِ ایماں کو مگر  
میرے آقاؐ کے پسینے کی مہک اچھی لگی

توبہ توبہ سختی دینِ مسیحاؑ و کلیم  
ہر کسی کو دینِ احمدؑ کی لچک اچھی لگی

اللہ اللہ خاک کوئے مصطفیٰؐ کی آب و تاب  
جب ملی منہ پر تو پھر اس کی چمک اچھی لگی

تازگی سی روح مردہ میں نظر آنے لگی  
 جب نظر کو سبز گنبد کی جھلک اچھی لگی  
 قدسیوں کو صاحبِ معراج کی ہر اک ادا  
 کعبۃ اللہ سے سر پر عرش تک اچھی لگی  
 طائرِ باغِ مدینہ ہو ذرا نغمہ سرا  
 چہمایا جب بھی تو تیری چہک اچھی لگی  
 رنگتیں دل پر چڑھیں ان کے کرم کی اے ریاض  
 بن گئیں قوس و قزح تو یہ دھنک اچھی لگی



## تربت میں روشنی

بڑا ہی ہو گا یہ اعزازِ زندگی کے لئے  
 اگر میں زندہ رہوں مدحتِ نبیؐ کے لئے  
 جمالِ روئے محمدؐ کا ذکر کرتے رہو  
 یہ شمعِ نور ہے تربت میں روشنی کے لئے

نبیؐ کے عشق کی دولت ہے دولتِ نایاب  
 ہوئی ازل میں مقدر کسی کسی کے لئے

ہم اتنا دیں گے کہ کر دیں گے آپؐ کو راضی  
 یہ وعدہ حق نے کیا آپؐ کی خوشی کے لئے

عطا ہو ایسی کہ سائل کو پھر طلب نہ رہے  
 یہ وصفِ خاص ہے بس آپؐ سے سخی کے لئے

ریاضؒ اس میں نہیں کوئی شک کہ ہے درکار  
 کرمِ حبیبِ خدا کا خدا رسی کے لئے



## علیٰ کی بندگی

جب بنائی تیری صورت پھر وہی اچھی لگی  
ہر ادا تری خدا کو یا نبیٰ اچھی لگی

کیوں نہ بنتی اک نمونہ ساری دنیا کے لئے  
خالقِ اکبر کو تیری زندگی اچھی لگی

گلِ شگفتہ ہر نظر کو اچھے لگتے ہیں مگر  
گلشنِ طیبہ کی مجھ کو ہر کلی اچھی لگی

تیرے دندانِ مبارک سے جو چھنتی تھی ضیا  
نورِ مہر و ماہ سے وہ روشنی اچھی لگی

سارے بندوں میں زیادہ تر تیرے معبود کو  
یا رسول اللہ تیری بندگی اچھی لگی

خلق میں شامل ہے خالق سے بھی ہے دل بستگی  
 ہر دو جانب یہ تیری وابستگی اچھی لگی  
 تیری خاطر سانپ سے ڈسوا لیا صدیق نے  
 عاشقوں کو ان کی طرزِ عاشقی اچھی لگی  
 کی نمازِ عصر حیدرؑ نے قضا تیرے لئے  
 رب تعالیٰ کو علیؑ کی بندگی اچھی لگی  
 نعمتیں کونین کی ساری ہی اچھی ہیں ریاضؑ  
 مجھ کو نعمتِ مصطفیٰؐ کے عشق کی اچھی لگی



## دعائیں مانگ

جھکے ہمیشہ میرا سر فقط خدا کے لئے  
زباں یہ وقف رہے ذکرِ مصطفیٰ کے لئے

الہی بند نہ ہوں آنکھیں بعدِ مردن بھی  
کھلی کھلی رہیں دیدارِ مصطفیٰ کے لئے

لبوں پہ ان کے نہیں، اس لئے نہیں آیا  
ورودِ دہر میں ان کا تھا بس عطا کے لئے

مریضِ عصیاں ہوں میرا یہاں علاج کہاں  
درِ نبیٰ پہ مجھے لے چلو شفا کے لئے

مروں جو طیبہ میں مٹی لگے ٹھکانے میری  
دعائیں مانگ رہا ہوں میں اس قضا کے لئے



خدا نے نبیوں سے ان سے وفا کا عہد لیا  
 کہ اک نبی کی ضرورت تھی انبیاء کے لئے  
 خدا نے از روہ شفقت اٹھائے ناز ان کے  
 کہ ان کو بننا تھا محبوب کبریا کے لئے  
 میں نعت پڑھتا ہوا جاؤں اس جہاں سے ریاض  
 یہی ہے ایک ضمانت میری بقاء کے لئے



## مدح سرائی ہوگی

سرورِ دیں کی جہاں مدح سرائی ہوگی  
ان کی لاریب وہاں جلوہ نمائی ہوگی

زندگی نور کا مینار نظر آئے گی  
شمعِ عشق آر دل میں جلائی ہوگی

زاہد و دیکھنا محشر میں گناہ گاروں کی  
دامنِ رحمتِ عالم میں سمائی ہوگی

اس کی قسمت کا ستارہ نہ کبھی ہو گا غروب  
جس کی تقدیر محمدؐ نے جگائی ہوگی

یادِ سرکارؐ میں مشغول رہو شام و سحر  
کام جو آئے گی کل وہ یہ کمائی ہوگی

زندگی انؑ پہ فدا کر دے تو پھر دیکھ ریاضؒ  
ساری مخلوقِ خدا تیری فدائی ہوگی



## شفاعت کا تذکرہ

وابستہ دل سے گر نہ ہوئے مصطفیٰ سے ہم  
 پھر تو کبھی نہ ہوں گے شناسا خدا سے ہم  
 دنیا ملی ہے ان سے ملی ان سے آخرت  
 کونین کے وارث ہوئے ان کی عطا سے ہم  
 کیا کرم ہے ہم پہ خدائے کریم کا  
 ان کے گدا بنائے گئے ابتدا سے ہم  
 ہوتے نہیں مریض گناہوں کے لادوا  
 لیں گے دوا مدینے کے دارالشفاء سے ہم  
 جب سے سنا ہے ان کی شفاعت کا تذکرہ  
 بے فکر ہو گئے غمِ روزِ جزا سے ہم

یاد ان کو کرتے جائیں الہی دم نزع  
 کرتے ہیں عزم آخرت کا اس دعا سے ہم  
 دید ان کی ہے علاج مریضان ہجر کا  
 اچھے کبھی نہ ہوں گے کسی بھی دوا سے ہم  
 آنکھیں ہوں نم حضور کا روضہ ہو سامنے  
 اس حال میں دوچار ہوں یا رب قضا سے ہم  
 توحید اصل میں وہی توحید ہے ریاض  
 جو لے چکے ازل سے شہہ انبیاء سے ہم



## خوب سے خوب تر ہیں آپؐ

آپؐ نرے بشر نہیں خیر البشر مگر ہیں آپؐ  
رب کے عظیم شاہکار خوب سے خوب تر ہیں آپؐ

تحت الثریٰ تک سب کچھ عیاں ہیں آپؐ پر  
مظہر ذات اور صفات اللہ کی نظر ہیں آپؐ

روپ بشر کا ہے مگر اصل میں آپؐ نور ہیں  
کیسے کہوں میں یا نبیؐ یہ کہ فقط بشر ہیں آپؐ

آپؐ کی جستجو میں یوں ملتا تھا آپؐ کا پتہ  
عطر فشاں تھے راستے خوشبوئے رہ گزر ہیں آپؐ

آپؐ کا واسطہ دیا جب بھی تو کام ہو گیا  
ہو گئی جو دعا قبول اس کا تو بس اثر ہیں آپؐ

طائر پر بریدہ کی مثل ہے گرچہ یہ ریاض  
غم نہیں اس لئے مجھے میرے تو بال و پر ہیں آپؐ



## واہ واہ ہوتی ہے

جب کرم کی نگاہ ہوتی ہے ان سے پھر رسم و راہ ہوتی ہے  
دل وہی رشکِ طور ہوتا ہے ان کی جس دل میں چاہ ہوتی ہے

سوئے خلدِ بریں جو لے جائے ان کے کوچے کی راہ ہوتی ہے  
ان کے در تک رسائی ہے جس کی قلبِ محزوں کی آہ ہوتی ہے

اس کو کچھ غم نہیں جسے حاصلِ مصطفیٰ کی پناہ ہوتی ہے  
ساری مخلوق ہے جہاں سائل آپ کی بارگاہ ہوتی ہے

نورِ سرکار کی ضیا ہی سے رونقِ مہر و ماہ ہوتی ہے  
اللہ اللہ غلامی سرکارِ تخت و تاج و سپاہ ہوتی ہے

دیکھ کر اپنا دفترِ عصیاں آنکھ نم گاہ گاہ ہوتی ہے  
خم گدائے رسول کے آگے شوکتِ کجگاہ ہوتی ہے

نعت پڑھتا ہے جب ریاض ان کی  
ہر طرف واہ واہ ہوتی ہے



## زندگی کو کیا کروں؟

زندگی جس میں نہ ہو اس زندگی کو کیا کروں؟  
 جو ریا سے پر ہو ایسی زندگی کو کیا کروں؟  
 نورِ عشقِ مصطفیٰ سے دل اگر روشن نہیں  
 اے فلک کے چاند تیری روشنی کو کیا کروں؟  
 گرتیری آواز سے حاصل نہیں ہے درد و سوز  
 اے مغنی پھر تری اس نغمگی کو کیا کروں؟  
 جو نہیں محبوبِ باری پر دل و جاں سے نثار  
 اس کی صرف اللہ کی وارفتگی کو کیا کروں؟  
 میں غلامِ سرورِ کونین کہلاؤں ریاض  
 قیصری کو کیا کروں اور خواجگی کو کیا کروں؟



## ان سے اعلیٰ کون ہے

کون ہے ماویٰ میرا اور میرا بچا کون ہے  
جز محمد مصطفیٰ کے میرا آقا کون ہے

پست جن کے سامنے ہیں دو جہاں کی رفعتیں  
ان سے اعلیٰ کون ہے اور ان سے بالا کون ہے؟

اچھے اچھے لوگ ہر اک دور میں پیدا ہوئے  
یہ مگر بتلائے کوئی ان سے اچھا کون ہے؟

آسمانوں تک رسائی بعض نبیوں کی ہوئی  
عرش تک جز سید عالم کے پہنچا کون ہے؟

ہے خدا معطی وہ قاسم ہیں پھر ان کے سوا  
نعمتیں اللہ کی بندوں کو دیتا کون ہے؟



ماری ماری جب پھرے گی حشر میں خلقِ خدا  
جز محمدؐ ان کو رب سے بخشواتا کون ہے؟

آئیں گے وہ قبر میں میزاں پہ پل پہ حشر میں  
اپنی امت کو بچانے ایسے آتا کون ہے؟

کام جب بنتے ہیں دنیا کے میرے ان کے طفیل  
حشر میں جز ان کے پھر میرا وسیلہ کون ہے؟

خون کے پیاسوں نے پائی ان کے دامن میں پناہ  
دشمنوں کو اس طرح اپنا بناتا کون ہے؟

ان کے در کی حاضری ان کے کرم سے ہے ریاض  
اپنی مرضی سے درِ والا پہ جاتا کون ہے؟



## ان کا جمال

یا رسول پاک جو آتی چلی گئی  
ہر غم کو میرے دل سے مٹاتی چلی گئی

جب بھی پڑی ہے روضہ سرکار پہ نظر  
جنت میری نگاہ میں آتی چلی گئی

آتی رہی ہے باغِ مدینہ سے جب نسیم  
خوشبو مجھے نبی کی سنگھاتی چلی گئی

ہوتی رہی جو ان کے شفاعت کی گفتگو  
دل سے یہ خوفِ حشر مٹاتی چلی گئی

اک شب کرم سے آئی تھی ایسی بھی عمر میں  
ان کا جمال مجھ کو دکھاتی چلی گئی

کیا چیز ہے یہ شہرِ مدینہ کی آرزو  
 دل میں مجھے مدینہ دکھاتی چلی گئی  
 نعتِ حبیبِ خالقِ ارض و سما مجھے  
 محبوب ہر نظر میں بناتی چلی گئی  
 قدرت نے جب یہ چاہا کرے مجھ کو سرفراز  
 دل میرا ان کے در پہ جھکاتی چلی گئی  
 جب بھی کسی نے چاہا گرانا مجھے ریاض  
 رحمتِ نبیؐ کی مجھ کو اٹھاتی چلی گئی



## جب آنکھ میری

جب آنکھ میری اشکِ محبت سے بھر گئی  
دل میں شبیبہ گنبدِ خضراء اتر گئی

اس دل میں شمعِ عشقِ الہی چمک اٹھی  
جس دل پہ مصطفیٰ کے کرم کی نظر گئی

یاد اس کی اہلِ دل کے دلوں میں بسی رہی  
جس کی حیات یادِ نبیؐ میں گزر گئی

محشر میں دے کے ان کو شفاعت کا اختیار  
قدرت ہم عاصیوں کا بڑا کام کر گئی

شانِ عطائے سرورِ کونینؐ دیکھئے  
جھولی صدا سے قبل ہی سائل کی بھر گئی

زندہ ہے ان کے عشق میں مرنے کی آرزو  
 جز اس کے دل میں جو بھی تمنا تھی مر گئی  
 تھی گردِ کفر و شرک سے دنیا اٹی ہوئی  
 بری جو ان کی بارشِ رحمت نکھر گئی  
 وہ مل گئے تو مل گئے دونوں جہاں ریاض  
 ان کا کرم ہوا میری قسمت سنور گئی



## چھٹ گئے غم

جب سے ان کی نگاہ کرم ہو گئی زندگی میں میری انقلاب آ گیا  
 چھٹ گئے غم کے بادل لبوں پہ میرے جب بھی اسم رسالت مآب آ گیا  
 مشکلیں حل ہوئیں آفتیں ٹل گئیں مضطرب دل کو تسکین کا سامان ہوا  
 میں نے گھبرا کے ان کو پکارا ہی تھا سامنے میرے رحمت کا باب آ گیا  
 کیسے تعظیم ان کی بجا لاؤ میں کس قرینے سے توقیر ان کی کروں  
 تھا اسی سوچ میں دفعۃً سامنے میرے دستورِ اُم الکتاب آ گیا  
 رات معراج کی قاب تو سین پر اللہ اللہ وہ منظر ملاقات کا  
 روبرو ان کے وہ بے خطر آگے سامنے انکے رب بے حجاب آ گیا  
 جس نے ان پر پڑھا صدق دل سے درود جس نے بھیجا محبت سے ان کو سلام  
 مصطفیٰ نے اسے آپ خود سن لیا مصطفیٰ کا اسے خود جواب آ گیا

فلسلو اللہ من فضلہ حکم ہے خالقِ کل کا مخلوق کے واسطے  
 صرف ان کے لئے فضلِ ربِّ العلیٰ بے شمار آ گیا ہے بے حساب آ گیا  
 تذکرہ ان کے روئے منور کا جب اہلِ دل کی زبان سے ہوا اے ریاض  
 روشنی اس کی یوں دل میں اتری مرے جیسے اس میں کوئی آفتاب آ گیا



## روزگار اپنا

ہو گیا مصطفیٰ سے پیار اپنا جب مدینہ بنا دیار اپنا  
 اس لئے ان کا ذکر کرتے ہیں اس سے وابستہ ہے قرار اپنا  
 مانگتے ہیں خدا سے ان کے طفیل کتنا اچھا ہے روزگار اپنا  
 خاک طیبہ کی منہ پہ ملتے ہیں منحصر اس پہ ہے نکھار اپنا  
 ہم نے فوراً انہیں پکارا ہے دل ہوا جب بھی بے قرار اپنا  
 وہ کریں گے ضرور دادرسی حال ان پہ ہے آشکار اپنا  
 وہ مصیبت میں جب بھی یاد آئے رو دیا دل ہے زار زار اپنا  
 ان کی نعتوں کا کرتے ہیں پرچار شغل ہے یہ شریک کار اپنا

ان کی رحمت پر رکھ ریاض نظر  
 بس اسی پہ ہے انحصار اپنا





## صاحب تاج شفاعت

جس نے سرکارِ مدینہ سے شناسائی کی  
 اس نے دنیا میں بڑی شان سے دارائی کی  
 اک نظر ہی سے ہوا اچھا مریضِ عصیاں  
 خوب تاثیر ہے یہ ان کی مسیحتی کی  
 کر کے اعلانِ رفعا لک ذکرِ حق نے  
 سرورِ دیں کی ثنا دھر میں ہر جائی کی  
 ان کی عظمت کا نہیں حال کسی کو معلوم  
 ہو پہنچ کیسے یہاں تک کسی دانائی کی  
 پھر انہیں بھیجا جہاں بھر کی ہدایت کے لئے  
 پہلے قدرت نے عجب انجمنِ آرائی کی

دردِ فرقت سے میری روح بھی فریاد ہے  
 اہل دل سمجھیں گے باتیں میری شہنائی کی  
 جب کبھی اہلِ سخن سامنے ان کے آئے  
 ہوئی ہمت نہ کسی کو سخن آرائی کی  
 لطفِ باری سے ہوا ان کا جو دیدار نصیب  
 قدر معلوم ہوئی پھر مجھے بینائی کی  
 صاحبِ تاجِ شفاعت میرے حامی ہیں ریاض  
 کیوں مجھے فکر رہے حشر میں رسوائی کی



## میرا مسکن مدینہ

بجز تیرے کہاں مرا ٹھکانہ یا رسول اللہ  
 میرا ملجا ہے تیرا آستانہ یا رسول اللہ  
 میرا مسکن مدینہ ہو میرا مدفن مدینہ ہو  
 سوا اس کے کوئی ارماں رہا نہ یا رسول اللہ  
 تیرے قدموں میں گزریں زندگی کی ساعتیں میری  
 مدینہ کا جو لکھ دو آب ودانہ یا رسول اللہ  
 حضورِ حق میری پیشی نہ ہو میدانِ محشر میں  
 غلامی ہو تیری میرا بہانہ یا رسول اللہ  
 اگر قسمت سے ہاتھ آئے گدائی تیرے کوچے کی  
 تو گزرے زندگی میری شہانہ یا رسول اللہ

تمنا ہے دمِ آخر زباں پر ہو میری جاری  
 تیری مدحت سرائی کا ترانہ یا رسول اللہ  
 شرابِ عشق سے اپنی بنا سرشار کچھ ایسا  
 مرا ہر اک زباں پر ہو فسانہ یا رسول اللہ  
 میرا یہ طائرِ دل بھی گلستانِ مدینہ میں  
 بنالے کاش اپنا آشیانہ یا رسول اللہ  
 تیری نسبت نے اس کو کر دیا ممتاز دنیا میں  
 سراپا خیر ہے تیرا گھرانہ یا رسول اللہ  
 ریاضِ دلِ حزیں بھی اک ثنا خواں ہے محمدؐ کا  
 کہے یوں ہی مجھے سارا زمانہ یا رسول اللہ



## تڑپِ فراقِ محمدی میں

حبیبِ حق کے ادب کا ہر اک قرینہ ام الکتاب میں ہے  
وہ کیا ہیں جانے ہے ان کا خالق جو خلق ہے وہ حجاب میں ہے

کمال جوہر نبی نے پایا ہوا ہے ان سے ظہور اس کا  
ملا نہیں جو کسی نبی کو وہ سب رسالت مآب میں ہے

وہ ہیں حقیقت میں نور رب کا اگرچہ ہیں صورتِ بشر میں  
اگر وہ ہم جیسے ہیں بتاؤ کہ کون ان کے جواب میں ہے

نہ جانو ان کو عزیز جب تک ہر ایک شے سے نہیں ہو مومن  
یہ شرط واللہ ہم نے پائی محبتوں کے نصاب میں ہے

تمام نبیوں میں مرسلوں میں خدا کے محبوب ہیں محمدؐ  
خدائے قدوس ہی کی چاہت حضورؐ کے انتخاب میں ہے

اے قلبِ مہجور لمحہ لمحہ تڑپِ فراقِ محمدی میں  
 قسمِ خدا کی نویدِ تسکینِ بالآخر اس اضطراب میں ہے  
 بنا جو ان کا محبتِ صادق رہا جو ان کے لئے مؤدب  
 وہ رحمتوں کی بہار میں ہے وہ مرتبوں کے شباب میں ہے  
 برائے بخشش نہیں ہے کچھ بھی تو پاس میرے ریاض لیکن  
 ملے گی ان کی مجھے شفاعت کہ نعت میرے حساب میں ہے



## گفتگو مدینے کی

سرور بخش ہے جب گفتگو مدینے کی  
 تو دل میں کیوں نہ رہے آرزو مدینے کی  
 ہر اک سمت ہے جلوہ جمالِ قدرت کا  
 ہر ایک چیز ہے کیا خوب رو مدینے کی  
 خدا نے دے کے محمدؐ کو حکم ہجرت کا  
 بڑھائی مکہ سے خود آبرو مدینے کی  
 ضرور حق نے بھرا ہو گا باغِ جنت کے  
 گلوں میں رنگ مدینے کا بو مدینے کی  
 خدا میں اور نبیؐ میں ورائے عرشِ بریں  
 ہوئی ہیں باتیں بھی کچھ دو بدو مدینے کی

تمام دنیا پہ اس کی محیط ہے تقدیس  
 کرو تو بات کرو با وضو مدینے کی

ہر اک دل ہے اسیرِ محبتِ طیبہ  
 تو کیوں نہ دھوم مچے سو بسو مدینے کی

جسے ہے عشقِ نبیؐ سے تو کیوں نہ ہو محسوس  
 جہاں میں خوشبو اسے سو بہ سو مدینے کی

ریاضِ خستہ تصور میں کھچ گئی تصویر  
 زہے نصیب میرے روبرو مدینے کی





## ان کا رخ واضحی

روئے ہستی پہ پھر سے نکھار آئے گا  
 پھر زمانے میں دورِ بہار آئے گا  
 حشر میں بخشو امیں گے محشر میں جب  
 عاصیوں پہ محمدؐ کو پیار آئے گا  
 رحمتِ مصطفیٰؐ کا کرو تذکرہ  
 میرے بیتاب دل کو قرار آئے گا  
 بس تصور میں ان کے رہو  
 فیض سرکار کا بے شمار آئے گا  
 دولتِ عشقِ احمدؐ جسے مل گئی  
 ان کے دربار میں بار بار آئے گا

دیکھ لے گا وہ ان کا رخ واضحی  
 جو درِ پاک پر اشک بار آئے گا  
 عشقِ احمد کا غلبہ اگر ہو تو پھر  
 لب پہ نام ان کا بے اختیار آئے گا  
 ان کے کوچے سے ان کا گدا اے ریاض  
 بن کے کونین کا تاجدار آئے گا



## اڈ گئے ہوش کلیم دے

بیدل ہو کے دل دے وچوں نعرے نکلن میم دے  
 میں ولوں کیوں بے پرواہی مالک لطف عمیم دے  
 محفل دا ہر بچہ بچہ خوشیاں نال پکار دا  
 اسی غلام رسولِ مدنی تیرے مڈ قدیم دے  
 نوری رل مل جھمبر پاون اک دو بے نون آکھ سناون  
 آؤ عرشوں آن کے ویکھو رتے در یتیم دے  
 عرش تے ہنٹا رہا، جلد تے قائم رہے مقام اتے  
 دیکھ کے جلی طور دے اتے 'اڈ گئے ہوش کلیم دے  
 گیسو پچتے پچ پے کھاون میرے نبی دی شان ودھاون  
 لٹک لٹک کے شانیاں اتے حلقے بنن تم دے

خفی جلی دکھ رہن نہ باقی ظاہر باطن صاف ہووے  
 ہتھ کدی جے نبض دے اتے آون مدنی حکیم دے  
 جس نے ریاضِ خستہ پھڑیا لڑ حضرت دے دامن دا  
 نہیں ٹھکن گے اس دے نیڑے شعلے نار جھیم دے



## غلامی کا طوق

ذکرِ رسولؐ دھر میں پائندہ رہے گا  
 نام ان کا ہی تابندہ ہے تابندہ رہے گا  
 مر جائے گا جو عشقِ رسالت مآب میں  
 مر کر بھی روزِ حشر تک وہ زندہ رہے گا  
 گردن میں جس کی ان کی غلامی کا طوق ہے  
 جنت میں بن کے دائمی باشندہ رہے گا  
 ڈھونڈے گی مغفرت سرِ محشر وہ گناہ گار  
 دنیا میں گناہوں پہ جو شرمندہ رہے گا  
 ماضی میں بھی رہا ہے غلامِ نبیؐ ریاض  
 اور ان کا ہی غلام یہ آئندہ رہے گا  
 سرکارِ درگزر کہ گناہ گار ہے ریاض  
 شرمندہ ہے شرمندہ ہے شرمندہ رہے گا



## منقبتِ غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ

میراں تمہاری شان کا کوئی ولی نہیں  
 ہیں غوث تو بہت غوثِ جلی نہیں  
 زیرِ قدم تمہارے ہیں ولیوں کی گردنیں  
 کیا ہر ولی تمہارا بنا اردلی نہیں  
 کتنے ہی کوئی بیٹھ کے دعوے کرے  
 لیکن یہاں پہ دال کسی کی گلی نہیں  
 قائل نہیں جو رتبہ سرکارِ غوث کا  
 شاخِ مراد اس کی کبھی بھی پھلی نہیں  
 جب تک نہ غوثِ پاک کا ہو ذکر اے ریاض  
 ہوتی شگفتہ یہ میرے دل کی کلی نہیں



## دو جگ میں نام تمہارا

سرکارؔ یہ نام تمہارا سب ناموں سے ہے پیارا  
اس نام سے چمکا سورج اور چمکا چاند ستارا  
ہوا ہر سو خوب اجالا ہوا روشن عالم سارا  
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

جب ربِ قدر تمہاری کرے خود ہی مدح سرائی  
براک کے لبوں پر پھر تو تعریف تمہاری آئی  
صد شکر کہ ذکر تمہارا رہے ورد ہمارا  
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

دامن سے تمہارے جو بھی اک بار ہوا وابستہ  
کنین کا اس پر روشن ہر ایک ہوا ہے رستہ  
کیوں دیکھے نہ خود آنکھوں سے وہ رحمتِ حق کا نظارہ  
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

ہر وقت عطا پر ہم نے دیکھا ہے تمہیں تو مائل  
درِ پاک پہ آیا جب بھی کیسا ہی کوئی سائل  
اے رحمتِ عالم تم نے اسے کر ہی لیا ہے گوارہ

میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

سائل ہوں تیرے در کا ملے مجھ کو بھیک کرم کی  
رکھ لاج اے میرے آقا اس میری چشمِ نم کی  
کروں گنبدِ خضرا کا پھر آنکھوں سے اپنی نظارہ

میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

جب روزِ قیامت ہر اک بولے گا نفسی نفسی  
اور داد کسی کی دے گا محشر میں جب نہ کوئی  
ایسے میں عطا ہو مجھ کو اے شافعُ حشر سہارا

میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

لہروں نے میری کشتی ہر جانب سے ہے گھیری  
سرکارُ خبر لو میری سرکارُ خبر لو میری  
ملے مجھ کو عافیت کا میرے آقا جلد کنارا

میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا



جو مجھ پر بیت رہی ہے وہ کس کو کیسے بتاؤں؟  
 اور اپنے دل کی حکایت بھلا کس کو جا کے سناؤں؟  
 تم محرمِ راز ہو میرے داد رسی ہو خدارا  
 میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

میری عرض خدارا سن لو میرے حال پہ مجھ کو نہ چھوڑو  
 ذرا اپنی چشم عنایت بے بس کی سرف بھی موڑو  
 بے کس کا تم ہو سہارا بے چارے کا تم ہو چارا  
 میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

دو اپنے عشق کی دولت مجھے اپنی آل کا صدقہ  
 یہ ریاض فقیر ازل سے تیرے در کا ہی ہے شاہا  
 تیرے دستِ عطا کے آگے دامن ہے اس نے پسارا  
 میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا



## بس آس تمہاری ہے

پوشیدہ نہیں تم سے حالت جو ہماری ہے  
لے دے کے ہمیں تو اب بس آس تمہاری ہے

حسین کا صدقہ دو بھیک اپنی محبت کی  
ہم نے بھی تیرے آگے جھولی یہ پیاری ہے

وہ جس کو نظر آئیں تربت میں ترے جلوے  
وہ قبر نہیں اس کی جنت کی وہ کیاری ہے

من موہنی تیری صورت شہکار ہے قدرت کا  
خود اس نے بنائی ہے خود ہی اسے پیاری ہے

محرابِ عبادت میں سر خم ہے حضورِ حق  
اور شہرِ محبت میں دل تیرا پجاری ہے

تیرے عشق کی منزل پر پہنچا ہے وہی جس نے  
 اس راہِ محبت میں ہمت نہیں ہاری ہے  
 امیدِ زیارت پر آنکھوں نے مری آقا  
 فرقت کی ہر اک ساعت مشکل سے گزاری ہے  
 نبیوں میں ملی کس کو تم جیسی نبوت ہے  
 امت میں تیری شامل مخلوق یہ ساری ہے  
 دل خوفِ قیامت سے رہتا ہے مرا لرزاں  
 صد شکر زباں پر تو تیرا ذکر ہی جاری ہے  
 والد تیری الفت عزت کی ضمانت ہے  
 بن تری محبت کے تذلیل ہے خواری ہے  
 بھیجا ہی نکل آیا فوراً سرِ باطل سے  
 حق کی سرِ باطل پر لگی ضرب جو کاری ہے  
 تیرے چاہنے والے نے تیرے باغی کے ہاتھوں سے  
 بس تیری رضا کے لئے ہر چوٹ سہاری ہے  
 خوش بخت ریاض کی یہ کیا شان نرالی ہے  
 تیرے در کا بھکاری ہے تیرے در کا بھکاری ہے



## تیری الفت ہو میرا مال

تیری الفت ہو میرا مال مدینے والے  
 اپنا صدقہ مجھے دے ڈال مدینے والے  
 آہ و نالہ کے وسیلے سے کیا کرتا ہوں  
 ہجر کی چٹھی میں ارسال مدینے والے  
 جیتے جی خلد ہو مسکن ترے کوچے میں اگر  
 میرے گزریں جو مہ وسال مدینے والے  
 میں اگر اپنی زباں سے نہ بتاؤں پھر بھی  
 تجھ پہ ظاہر ہے میرا حال مدینے والے  
 تیری نسبت سے ہوئی خلقِ خدا میں ممتاز  
 تیری اولاد و تیری آل مدینے والے

مل گیا جس کو تیری مدح سرائی کا شرف  
 وہ ہوا صاحبِ اقبال مدینے والے  
 لمحہ لمحہ ہوں تیرے لطف و کرم کا محتاج  
 میرے اچھے نہیں اعمال مدینے والے  
 میں تو اک طائرِ بے پر ہوں مگر تیرا کرم  
 بن گیا میرا پرو بال مدینے والے  
 نفس و شیطان کے نرغے میں نہ پھنس جائے ریاض  
 ان کی ناکام ہو ہر چال مدینے والے



## سلام

تم ہی ہو محبوبِ باری لاج رکھ لیجئے ہماری  
آس ہے دل میں تمہاری سنئے اپنی آہ و زاری

یا نبیؐ سلامؑ علیک

اے شہنشاہِ زمانہ آپؐ کا یہ آستانہ  
رحمتوں کا ہے ٹھکانہ ہو نگاہِ مہربانہ

یا نبیؐ سلامؑ علیک

ہم بھی تیرے در پر آئیں حسرتیں دل کی مٹائیں  
خاکِ پا جو تیری پائیں، آنکھ کا سرمہ بنائیں

یا نبیؐ سلامؑ علیک

کوئی بھی تجھ سا نہیں ہے تو ہے صادق تو امیں ہے  
تو شفیع المذنبین ہے رحمۃ للعالمین ہے

یا نبیؐ سلامؑ علیک

وہ تیرا شہرِ مدینہ ساری دنیا کا نگینہ  
رحمتِ حق کا خزینہ اپنی بخشش کا ہے زینہ

یا نبیؐ سلام علیک

ہم کو بھی اذنِ حضوری دور ہو جائے یہ دوری  
دل کی حسرتیں ہوں پوری، دیکھ لیں وہ منظرِ نوری

یا نبیؐ سلام علیک

تیری ذاکر یہ زباں ہے دل میں بھی تو ہی نہاں ہے  
تو بڑا ہی مہرباں ہے عاصیوں کی تو اماں ہے

یا نبیؐ سلام علیک

در پہ تیرے یہ جبیں ہے سامنے منظرِ حسین ہے  
دل بنا ماہِ مبیں ہے ایسا در دیکھا نہیں ہے

یا نبیؐ سلام علیک

اس ریاضِ خستہ دل پر اک نگاہِ لطف پرور  
اے شفیعِ روزِ محشر اس کی جانب بھی گزر کر

یا نبیؐ سلام علیک



## شاہ و گدا

کیا قدر و منزلت یہ درِ مصطفیٰ کی ہے  
 جس پر نظر لگی ہوئی شاہ و گدا کی ہے  
 اتنا دیا کہ کر دیا سائل کو بے نیاز  
 یہ شان تو حضورؐ کے دستِ عطا کی ہے  
 ان کے لئے بنائی گئی ساری کائنات  
 کہنے یہ کائنات حبیبِ خدا کی ہے  
 انجم میں مہر و ماہ ملائک میں خلد میں  
 یہ ساری آب و تاب رخِ واضعٰ کی ہے  
 دیکھیں جو دل کی سمت تو آجائیں وہ نظر  
 واللہ یہ صفت کسی قلبِ صفا کی ہے



چاکر ملک ہیں ان کے شہنشاہ ہیں غلام  
 کیا شانِ جلالتِ شہِ ہر دوسرا کی ہے  
 عاصی ہوں پر خطا ہوں سرِ حشر اے ریاض  
 بس آس مجھ کو شافعِ روزِ جزا کی ہے



## تاں گل بن دی اے

ذکر نبیؐ دا کریئے تاں گل بن دی اے

بے ادبی توں ڈریئے تاں گل بن دی اے

ایسا مرنا مرنا نہیں ایہہ جیونا اے

عشقِ نبیؐ وچ مریئے تاں گل بن دی اے

پار سمندر عشق دا کرنا سوکھا نہیں

غوطے کھا کھا تریئے تاں گل بن دی اے

رب راضی ہو جا سی نبیؐ دی الفت نال

دل دا کاسہ بھریئے تاں گل بن دی اے

بخشش لئی سرکار دے روضے تے جا کے

چوکھٹ تے سرتریئے تاں گل بن دی اے

درتے بلا ہی لین گے اک دن تے آقا  
 رو رو عرضاں کرے تاں گل بن دی اے  
 ہو جا سی دیدار محمدؐ دا وی ریاض  
 صدے ہجر دے جریے تاں گل بن دی اے



## میں منگاں رات دن

میں منگاں رات دن ایہو دعاواں یا رسول اللہ  
گدا میں وی ترے در دا کہاواں یا رسول اللہ

کرم دی اک نظر فرماتے اپنے دل دی بستی وچ  
میں تیرے عشق دا دیوا جلاواں یا رسول اللہ

تیرے صدقے بچایا مینوں محتاجی توں رب میرے  
تیرا صدقہ ہی کھا دا اے تے کھاواں یا رسول اللہ

میں نعتاں تیریاں پڑھ پڑھ کے عزت پائی دنیا وچ  
میں او تھے وی تیری نعتاں سناواں یا رسول اللہ

در اقدس تے آ کے واسطے رب توں تیرے پا کے  
گناہ اپنے خدا توں بخشواواں یا رسول اللہ

ملے اک جام جے تیری محبت دا کدی مینوں  
میں خود پیواں تے لوکاں نوں پیواں یا رسول اللہ

ریاض اپنے بدن تے مل کے مٹی تیرے کوچے دی  
حسیناں نوں میں روپ اپنا دکھاواں یا رسول اللہ



## رب ذوالجلال

کوئی نہیں نظیر تیری رب ذوالجلال  
 ہے ہر تیری تخلیق سے ظاہر ترا کمال  
 تو نے جنا کسی کو نہ تو خود جنا گیا  
 ہر شے کو ہے زوال مگر تو ہے لازوال  
 مسئول تیری ذات ہے سائل ہے ہر کوئی  
 کرتا ہے تو ہی پورا ہر اک بندے کا سوال  
 تاثیر تیرے نام کی کتنی عظیم ہے  
 دور اس سے ہوں بلائیں ٹلے سر سے ہر وبال  
 جپتے ہیں تیرے نام کی مالا جو صبح و شام  
 دیکھا ہے اُن کے منہ پہ تیری یاد کا جمال  
 تسکینِ قلب و روح کا سامان اے ریاض  
 نعتِ رسولِ پاک ہے تسبیحِ ذوالجلال



## آستانِ نبیؐ

اپنی عطا کا حق نے یہ منظر دکھا دیا  
 دل میرا آستانِ نبیؐ پر جھکا دیا  
 مت پوچھیے کہ منعمِ مطلق نے کیا دیا  
 سوزِ دروں دیا ہے غمِ مصطفیٰؐ دیا  
 کوئے شہِ عرب کا بنا کر مجھے فقیر  
 شاہی کا مرتبہ میرے دل سے گھٹا دیا  
 ایسا کریم ایسا سخی اور کون ہے  
 منگتا جو آیا مانگنے سلطان بنا دیا  
 رشکِ فلک ہیں میرے مقدر کی رفعتیں  
 مجھ کو غلام اُن کا خدا نے بنا دیا

پہنچا دیا خدا نے درِ شاہ پر ہمیں  
 اللہ نے یہ نعت کا اچھا صلہ دیا  
 ہم سے زیادہ کون ہے دنیا میں خوش نصیب  
 ہم کو خدا نے اُن کا ثناء خواں بنا دیا  
 کان و مایکون کی رکھتے ہیں وہ خبر  
 علم ایسا مصطفیٰ کو خدا نے سکھا دیا  
 آنکھوں میں بس گیا ہے جمالِ خدا ریاض  
 دیدار اُن کا جب سے خدا نے کرا دیا





## قصیدہ معراجیہ

ہطیم کعبہ میں لیٹے ہیں سرورِ عالمؐ وہ فخرِ حضرتِ حواؑ وہ نازشِ آدمؑ  
 وہ پیشوائے زمانہ وہ ہادیٰ اکرمؑ وہ ماہتابِ نبوتؑ وہ نیرِ اعظم  
 شعاعیں نور کی اٹھتی ہیں فرش سے پیہم  
 جنہیں فلک کے ستارے سلام کہتے ہیں

پیامِ حق لئے آتے ہیں حضرتِ جبریلؑ براق ساتھ ہے جس کا نہیں ہے کوئی مثیل  
 ادب سے جھک کے یہ کہتے ہیں اے حبیبِ خلیلؑ تو وہ ہے تجھ پہ نبوت کی ہو چکی تکمیل  
 تجھے بلاتا ہے عرشِ معلیٰ پہ ربِّ جلیل  
 بلند یوں کے نظارے سلام کہتے ہیں

ہوا ہے نورِ محمدؐ کا اس طرح سے ظہورؑ کہ جیسے ڈھانپ لے تاریکیوں کو مشعلِ نور  
 اٹھی نگاہِ جدھر ہے ادھر ہی جلوۂ طورؑ جہاں کی ظلمتیں اک آن میں ہوئیں کافور  
 نقابِ رخ جو اٹھاتے کبھی کبھی ہیں حضورؑ  
 تو نور والے اشارے سلام کہتے ہیں

رکاب پکڑے چلے جا رہے ہیں جبرائیلؑ لگام تھامے بڑھے جا رہے ہیں میکائیلؑ  
 عقب میں حاشیہ بردار خود ہیں اسرائیلؑ ہے دائیں بائیں فرشتوں کا ایک غول جمیل  
 اٹھائے ہاتھ میں ہر ایک نور کی قدیل  
 رسول پاکؐ کو سارے سلام کہتے ہیں

حرم سے نکلے تو اقصیٰ میں جا قیام کیا مسافر رہ اسریٰ نے کیا مقام کیا  
 تمام نبیوں نے بڑھ کر انہیں سلام کیا بنے وہ مقتدی اور آپؐ کو امام کیا  
 سلام پھیرا تو ہر اک نے یوں کلام کیا  
 اے عرب کے چاند یہ تارے سلام کہتے ہیں

سر پر عرش پہ جس دم شہِ عرب پہنچے خدا کے خاص پیمبر حبیبِ رب پہنچے  
 نجاتِ امتِ عاصی کے لے طلب پہنچے لقائے حق کی تمنا لئے وہ جب پہنچے  
 اٹھے حجاب ندا آئی کیا عجب پہنچے  
 تمہیں یہ جلوے ہمارے سلام کہتے ہیں

گزر مقامِ دنیٰ پر جو مصطفیٰؐ کا ہوا تو اُدن منیٰ کی آتی تھی ہر قدم پہ صدا  
 قدم میں آپؐ کے تیزی تھی برق سے بھی سوا بڑھے حضورؐ یہاں تک کہ فاصلہ نہ رہا  
 مقامِ قرب میں پہنچے تو خود خدا نے کہا  
 یہ لامکاں کے نظارے سلام کہتے ہیں

رُکے جو سدرہ پہ جبریل شہ نے فرمایا      بڑھو کہ رُکنا تمہارا ہمیں نہیں بھایا  
 کیا یہ عرض ملا کس کو آپ سا پایا      یہاں سے بڑھنے کا موقع مجھے نہیں آیا  
 حضور کو تو خدا نے ہے آپ بلوایا  
 وصالِ حق کے اشارے سلام کہتے ہیں

رکا براق تو حاضر ہوا وہیں رُفرف      زہے عروجِ محمد زہے یہ عز و شرف  
 حضور پہنچے وہاں تھی جہاں نہ جہت و طرف      ہوئی جو وحی سنی آپ نے حرف بہ حرف  
 عجب نظارا ہے محبوبِ کبریا کی طرف  
 افق سے نور کے دھارے سلام کہتے ہیں

نبی پاک سے کیس حق نے راز کی باتیں      سنیں بٹھا کے محبت سے ناز کی باتیں  
 تمام کہہ دیں نشیب و فراز کی باتیں      ریاض پوچھ نہ کچھ بے نیاز کی باتیں  
 اس ایک بات پہ تھیں ختم ناز کی باتیں  
 سنو! کہ ہم تمہیں پیارے سلام کہتے ہیں



## دیارِ نبیؐ میں

نہ کچھ اور اس کے سوا چاہتا ہوں  
 تیرا درد یا مصطفیٰؐ چاہتا ہوں  
 میری موت بھی قابلِ رشک ہوگی  
 دیارِ نبیؐ میں قضا چاہتا ہوں  
 بحالِ نزعِ دل کی تسکین کی خاطر  
 جمالِ حبیبِ خدا چاہتا ہوں  
 دلِ تارِ ضو بار ہو جائے میرا  
 ضیائے رخِ واسیٰؐ چاہتا ہوں  
 یہی ہے میرا چارۂ دردِ عصیاں  
 مدینے کا دارالشفاء چاہتا ہوں

میرے کاسے دل کی رکھ لاج یارب  
 محمدؐ کا دستِ عطا چاہتا ہوں  
 پڑھوں نعتِ احمدؐ سنوں نعتِ احمدؐ  
 یہی رات دن مشغلہ چاہتا ہوں  
 رہوں بعدِ مردن بھی اُن کا ثنا خواں  
 یہ اُن کی ثنا کا صلہ چاہتا ہوں  
 درِ کبریا تک رسائی کی خاطر  
 نگاہِ حبیبِ خدا چاہتا ہوں  
 جلا ذل میرا سوزِ بحرِ نبیؐ سے  
 مدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہوں  
 مروں اے ریاضِ ان کی نعتیں سناتا  
 میں ایسی فنا میں بقاء چاہتا ہوں



## رُخِ وَالضَّحٰی

جن کو دیدار ان کو میسر ہوا وہ رخِ وَالضَّحٰی دیکھتے رہ گئے  
 ان کے انوار دل میں اترتے گئے شانِ بدرالذَّجٰی دیکھتے رہ گئے  
 سائلوں کو جو دل کی مرادیں ملیں ان کی بخشش سے جب جھولیاں بھر گئیں  
 اس عطا پر انہیں ایسی حیرت ہوئی مصطفیٰ کی عطا دیکھتے رہ گئے  
 بے بصیرت تو سمجھے انہیں اک بشر اور حقیقت سے ان کی رہے بے خبر  
 آنکھ والوں نے دیکھا انہیں جب کبھی کچھ نہ پوچھو کہ کیا دیکھتے رہ گئے  
 تختِ شاہی پہ بے شک سلاطین کا ٹھاٹھ خیرہ اپنی نگاہوں کو کرتا تو ہے  
 تاجِ والے مگر مسندِ فقر پر مصطفیٰ کا گدا دیکھتے رہ گئے  
 جس مرض کو زمانہ کہے لا دوا اس مرض کی دوا ہے درِ مصطفیٰ  
 یہ معمہ طبیبوں سے حل نہ ہو اُن کا دارالشفاء دیکھتے رہ گئے

آنکھ پھوٹے کہ بازو کسی کا کٹے ٹھیک کر دیں لعابِ دہن سے اسے  
محو حیرت اطباء جہاں کے ہوئے آپ کا معجزہ دیکھتے رہ گئے

دیکھتے جا رہے تھے شہ انبیاء وقتِ معراج آیاتِ رب العلیٰ  
قدسیانِ فلک چشمِ مازاغ کا جلوہ ماطنی دیکھتے رہ گئے

اے ریاضِ عشق ہے دائمی زندگی اے ریاضِ عشق ہے غازۂ بندگی  
عشقِ احمدؐ میں جن کی قضا آگئی وہ فنا میں بقا دیکھتے رہ گئے



## اُن کے کوچے میں

نظر آتی ہیں جنت کی فضا میں اُن کے کوچے میں  
 چلا کرتی ہیں رحمت کی ہوائیں اُن کے کوچے میں  
 وہ جب ہاتھوں سے اپنے بانٹتے ہیں نعمتیں رب کی  
 تو پھر کیسے نہ دیں جا کر صدائیں اُن کے کوچے میں  
 تصور کیوں نہ باندھیں ہم درِ سرکار کا ہر دم  
 پہنچ جاتی ہیں اپنی التجائیں اُن کے کوچے میں  
 الٰہی جلد آجائے وہ دن ہم دل کی بستی کو  
 یہاں سے منتقل کر کے بسائیں اُن کے کوچے میں  
 مقدر جاگ اٹھتے ہیں درِ سرکار پر جا کر  
 چلو ہم بھی نصیب اپنا جگائیں اُن کے کوچے میں



لیے بیٹھے ہیں دل میں یہ تمنا ایک مدت سے  
 نہ آئیں پھر کبھی واپس جو جائیں اُن کے کوچے میں

مدینہ طیبہ دنیا میں وہ دربارِ عالی ہے  
 غلاموں نے جہاں پائیں قبائیں اُن کے کوچے میں

ہو رخصت اس جہاں سے یہ ریاض اُن کی محبت میں  
 یہی مانگیں گے ہم جا کر دُعائیں اُن کے کوچے میں



## رسولِ معظمِ سلامِ علیکم

رسولِ معظمِ سلامِ علیکم  
نبیِّ مکرمِ سلامِ علیکم

ثنا تیری کرتا ہے قرآن کے اندر  
خدائے دو عالم سلامِ علیکم

کروں کیوں نہ میں آستانے پہ تیرے  
عقیدت کا سرخم سلامِ علیکم

تیری یاد میں ایسی ساعت بھی آئے  
میری آنکھ ہو نم سلامِ علیکم

یہ رب کی عطا ہے یہ رب کا کرم  
ثنا خواں تیرے ہم سلامِ علیکم

ہمیں ہے بھروسہ شفاعت پہ تیری  
مٹا حشر کا غم سلام علیکم

قیامت کے دن ساری مخلوق ہوگی  
تیرے زیرِ پرچم سلام علیکم

یہ دیکھا ہے اکثر ہوا دردِ فرقت  
تیرے ذکر سے کم سلام علیکم

لبوں پہ رہے اس ریاضِ حزیں کے  
تیرا ذکر ہر دم سلام علیکم



## صدقہ محمدؐ کا

نبیؐ میں کیسا خدا نے کمال رکھا ہے  
 کہ اُنؐ کے حسن میں اپنا جمال رکھا ہے  
 بنا کے قاسمِ نعتِ رسولِ اکرمؐ کو  
 تمام خلق کو خالق نے پال رکھا ہے  
 خطابِ رحمتِ عالم کا بخش کر اُنؐ کو  
 مقامِ سرورِ دین لازوال رکھا ہے  
 خدا نے اُنؐ کے سبب ہی گناہ گاروں سے  
 عذابِ عام کو دنیا سے ٹال رکھا ہے  
 لحد میں آئیں گے سرکارِ اس لیے دل سے  
 عذابِ قبر کا خطرہ نکال رکھا ہے

کس بھی لمحہ نہ بھولے حضور امت کو  
 ہمارا آپ نے کیا خیال رکھا ہے  
 گدائے کوچہ احمد ہوں میرے دامن میں  
 خدا نے صدقہ محمد کا ڈال رکھا ہے  
 انہیں جو چاہنے والے ہیں ان کو قدرت نے  
 جہاں بھی رکھا ہے آسودہ حال رکھا ہے  
 ریاض کیا کرم ہے شفیع محشر کا  
 نگاہ لطف سے مجھ کو سنبھال رکھا ہے



## رسولِ عربی

ایک ہی دل میں ہے ارمان رسولِ عربی  
 تجھ پہ ہو جاؤں میں قربان رسولِ عربی  
 ہر کڑے وقت میں کام آیا سہارا تیرا  
 یہ کرم تیرا یہ احسان رسولِ عربی  
 چاکری تیری بڑی شان کی سلطانی ہے  
 میں ہوں ہمدوشِ سلیمان رسولِ عربی  
 کوئی انسان تیری چشمِ عنایت کے بغیر  
 بن نہیں سکتا ہے انسان رسولِ عربی  
 جز تیرے رب کے نہ پہچانا کسی نے بھی تجھے  
 ایسی ارفع ہے تیری شان رسولِ عربی  
 یوں مکمل ہو ریاضِ اپنی کتابِ ہستی  
 اس کا بن جائے جو عنوان رسولِ عربی



## سلطانِ مدینہ

دل میرا تیرے درد کا بن جائے خزینہ، سلطانِ مدینہ  
 انوارِ محبت سے تیرے چمکے یہ سینہ، سلطانِ مدینہ  
 نعلین ملے تیری تو سر پر اسے رکھ لو، آنکھوں سے لگاؤں  
 چوموں تو بنے یہ میری معراج کا زینہ، سلطانِ مدینہ  
 جی جاؤں اگر طیبہ میں موت آئے میسر یوں بخت ہو یاور  
 دوری ہو اگر اس سے تو پھر موت ہے جینا، سلطانِ مدینہ  
 سب قطرے فلک پر بنے جا جا کے ستارے اے رب کے دلارے  
 جب جسمِ منور پہ تیرے آیا پسینہ، سلطانِ مدینہ  
 منزل و مدثر و طہ تیرے القاب ہیں نبیوں میں نایاب  
 محبوب تیرے رب کو ہے ہر تیرا قرینہ سلطانِ مدینہ

بھیجتے ہیں درود آ کے جو ہر شب ہی فرشتے فرمانِ خدا سے  
 یوں ہوتا ہے ہر رات ملائک کا شبینہ، سلطانِ مدینہ  
 عاصی ہے ریاضؔ اس کی طرف گاہے گزر ہو رحمت کی نظر ہو  
 محشر میں ملے تیری شفاعت کا سفینہ سلطانِ مدینہ





## فاروقِ اعظمؓ

مچی ہے تیری دھومِ فاروقِ اعظمؓ  
تو سب کا ہے مخدومِ فاروقِ اعظمؓ

تیرا نامِ نارِ اسمِ گرامی  
دلوں پہ ہے مرقومِ فاروقِ اعظمؓ

ملی تجھ سے اسلام کو ایسی قوت  
ہوا کفرِ معدومِ فاروقِ اعظمؓ

تیرے نامِ نامی سے بیتِ المقدس  
ازل سے ہے موسومِ فاروقِ اعظمؓ

تیرا ذکرِ قرآن و سنت میں پڑھ کر  
میرا دل گیا جھومِ فاروقِ اعظمؓ

مرید محمد مراد محمد

جہاں کو ہے معلوم فاروقِ اعظم

تیرے عدل و انصاف کی داستانیں

بخارا سے تا روم فاروقِ اعظم

تصور میں آ اس ریاضِ حزیں کے

قدم لے تیرے چوم فاروقِ اعظم



## چراغِ ہدایت وجودِ علیؑ ہے

چراغِ ہدایت وجودِ علیؑ ہے محمدؐ کے جلوے ہیں روئے علیؑ میں  
 نظارے حسین سیرتِ مصطفیٰؐ کے نظر صاف آتے ہیں خوئے علیؑ میں  
 شگفتہ نہ دل کیوں ہوں ذکرِ علیؑ سے معطر نہ کیوں جان ہو فکرِ علیؑ سے  
 عقیدت نہیں بلکہ ہے یہ حقیقت محمدؐ کی خوشبو ہے بوئے علیؑ میں  
 خدا کا پتہ اُس سے پوچھو کہ جس کو خبر اس کی ہو اور اسے جانتا ہو  
 پتہ تم کو مل جائے گا ذاتِ حق کا ذرا جا کے دیکھو تو کوئے علیؑ میں  
 پہنچ ہی گئے وہ درِ مصطفیٰؐ تک وہاں سے گئے بارگاہِ خدا تک  
 علیؑ کی محبت میں سرشار ہو کر نکل آئے جو جستجوئے علیؑ میں  
 ہیں صدیقؑ مظہر جو صدقِ نبیؐ تو فاروقؑ و عثمانؑ عدل و حیا کے  
 محمدؐ کی حکمت کے چشمے ہیں جاری خدا کی قسم گفتگوئے علیؑ میں

صحابہؓ ہیں چرخ نبوت کے تارے چمک مختلف ہے مگر سب ہیں پیارے  
نبیؐ کی غلامی کی زنجیر دیکھو ہے گردن میں سب کی گلوئے علیؑ میں

اگرچہ ہے فرق مراتب ضروری مگر سب کی تعظیم ہم پر ہے لازم  
صحابہ اگر دوسرے محترم ہیں تو کیوں ہو کمی آبروئے علیؑ میں

نبیؐ کی محبت کے گر اہل ایمان علیؑ ابن طالبؓ کی سیرت سے سیکھو  
پیو ذوق الفت سے اے بادہ نوشو شرابِ محبت سبوئے علیؑ میں



## فاطمہ بنتِ رسولؐ کائنات

فاطمہ بنتِ رسولِ کائنات  
مادرِ حسینِ نورِ شش جہات

سر سے پا تک نقشِ ذاتِ مصطفیٰ  
اُن پر ہر دم صد درود و صد صلوات

سیدہ زوجِ علی المرتضیٰ  
سیدہ عالی نسب عالی صفات

فاطمہ زہرا کا دل سے احترام  
کرتے ہیں سب مومنین و مومنات

دل میں اولادِ محمدؐ کی ریاض  
گر محبت ہے تو ہے تیری نجات



## حبیبِ ربِّ جلیل

تو حبیبِ ربِّ جلیل ہے      تیری مثل ہے نہ مثیل ہے  
 ترا ذکر ذکرِ جمیل ہے      تو بڑا حسین و جمیل ہے  
 تو ہی ذاتِ حق کی دلیل ہے      تو جمالِ نورِ قدیم ہے

☆☆☆

تیرا عشق دل کی بہار ہے      تیری یاد وجہِ قرار ہے  
 تو ہی عاصیوں کا حصار ہے      تو شفیعِ روزِ شمار ہے  
 تو ہی بے بسوں کی سہار ہے      تیرا فیضِ عمیم ہے

☆☆☆

تو رسولِ ایسا ہے آخری      کہ آیا تجھ سا نہ ایک بھی  
 تجھے شان ایسی خدا نہ دی      تیرے امتی ہیں سبھی نبی  
 کرے کون تیری برابری      تو عظیم ہے تو عظیم ہے

☆☆☆

تیرا نام احمدِ مجتبیٰ ہے تو ہی محمدِ مصطفیٰ  
 تو تمام خلق سے ہے وراہ ہے خدا تو خالقِ دوسرا  
 جو ہے فرق دونوں میں بر ملا بخدا وہ پردہٴ میم ہے

☆☆☆

تو خدا کے نور سے نور ہے تو سراپا جلوۂ طور ہے  
 تیرا ہر طرف ہی ظہور ہے تو ورائے عقل و شعور ہے  
 تو حبیبِ حق کا ضرور ہے تو خلیل ہے تو کلیم ہے

☆☆☆

جو نصیب جاگا تھا عرش کا تو خدا نے اس پہ کرم کیا  
 تجھے پاس اپنے بلا لیا دیا حق نے اسرئی کا مرتبہ  
 ہوئی جس مقام سے ابتدا ہاں وہی مقامِ حطیم ہے

☆☆☆

تیری اہلبیت کا آل کا ملا ان کو رتبہ کمال کا  
 یہ ہیں عکس تیرے جمال کا نہیں کوئی ان کی مثال کا  
 بنے بدر دل کے ہلال کا یہ عطاءئے ربِ رحیم ہے

☆☆☆

تیرے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہوئی ختمِ باپ کی زندگی  
 تیری والدہ بھی تو چل بسی تیرے دادا جی نے بھی جان دی  
 تیری دیکھ بھال خدا نے کی تو یتیم در یتیم ہے

☆☆☆

رہے لب پہ تیری ہی گفتگو  
تجھے دوں صدائیں میں کو بکو  
نظر آئے مجھ کو تو چار سُو  
یہی دل میں میرے ہے آرزو  
مردوں تیرے روضے کے روبرو  
یہی میرا عزمِ صمیم ہے



ہے نبیؐ کا تجھ پہ کرم ریاضؒ  
تیری چشم بھی ہوئی نم ریاضؒ  
ہوئی نعت اُن کی رقم ریاضؒ  
رہے حشر میں بھی بھرم ریاضؒ  
اٹھا سوائے طیبہ قدم ریاضؒ  
یہ صدائے قلبِ سلیم ہے





## شانِ مصطفیٰ

آئینہ صفاتِ خدا شانِ مصطفیٰ

ہر ذرہ جہاں ہے ثنا خوانِ مصطفیٰ

اللہ نے نبیؐ کو عطا کیں وہ رفعتیں

عرشِ خدائے پاک ہے ایوانِ مصطفیٰ

یا رب ہو سوائے دارِ بقا جب میرا سفر

لے جاؤں اپنے دل میں ارمانِ مصطفیٰ

سب ہی کریں گے اُن کی سیادت کا اعتراف

حشر میں نظر آئے گی جب شانِ مصطفیٰ

رحمت ہو رب کی سایہ فگن سر پہ اے ریاضؐ

ہاتھوں میں ہو جو گوشہٴ دامنِ مصطفیٰ



## سرکارِ یہ ذکر تمہارا

سرکارِ یہ ذکر تمہارا۔ ہر ذکر سے ہے یہ پیارا  
یہ ذکر ہے چین ہمارا اور اپنے غموں کا چارا  
اس ذکر نے عالم سارا چمکایا اور سنوارا

تم آئے مدد کو میری جب میں نے دل سے پکارا

دربار تمہارا عالی کونین میں ہے یہ مثالی  
ہے اس کی شان نرالی آیا ہے جو بھی سوا لی  
وہ جاتا نہیں ہے خالی تم ہی ہو اس کا سہارا

تم آئے مدد کو میری جب میں نے دل سے پکارا

میری دل کی بستی بسا دو میرا سینہ مدینہ بنا دو  
میری آنکھوں سے پردہ ہٹا دو مجھے اپنا روپ دکھا دو  
دیوانہ اپنا بنا دو کہلاؤں بس میں تمہارا

تم آئے مدد کو میری جب میں نے دل سے پکارا

حق نے یہ نوید سنا دی ہر قوم کے تم ہو ہادی  
 رہ سیدھی تم نے دکھا دی یوں بخششی ہمیں آزادی  
 ہر بگڑی بات بنا دی کیا منصب ہے یہ تمہارا  
 تم آئے مدد کو میری جب میں نے دل سے پکارا

برسا دو نور کی بارش اس دل کو عطا ہوتا بش  
 ملے جان کو بھی آسائش اور ذہن کی ہو آرائش  
 عاجز کی ہے یہ گزارش دیکھوں میں جلوہ تمہارا  
 تم آئے مدد کو میری جب میں نے دل سے پکارا

بخشش کی پڑیں جو پھوڑیں چھا جائیں دل میں بہاریں  
 لگ جائیں کرم کی قطاریں میرے دنوں جہان سنواریں  
 ہم کیسے نہ تم کو پکاریں سب کچھ ہو تم ہی ہمارا  
 تم آئے مدد کو میری جب میں نے دل سے پکارا

یہ ریاضؔ غریب بیچارا پھرتا ہے مارا مارا  
 بن تیرے نہیں ہے گزارا ہو ایک کرم کا اشارا  
 تم ہی ہو اس کا سہارا ہے ادنیٰ غلام تمہارا  
 تم آئے مدد کو میری جب میں نے دل سے پکارا



## ثنائے رسولؐ

بشر تو کر نہیں سکتا کبھی ثنائے رسولؐ  
رسولؐ کا تو ثنا گو ہے خود خدائے رسولؐ

خدانے جب چاہا کرے جب ظہورِ شانِ رسولؐ  
عدم وجود میں لایا گیا برائے رسولؐ

سنوارے لاکھوں ہی انسان دستِ قدرت نے  
نہ بن سکا کوئی محبوبِ حق سوائے رسولؐ

سمائی خالقِ اکبر کی ہے اسی دل میں!  
خوشا نصیب وہ دل جس میں خود سمائے رسولؐ

نظر اٹھے گی نہ اس کی کسی حسیں کی طرف  
جمال اپنا کسی کو اگر دکھائے رسولؐ

جو چاہے نورِ ازل سے حجاب اٹھ جائیں  
 نظر میں ڈال لے اپنی وہ خاکِ پائے رسولؐ  
 ریاضؒ اس کے سوا آرزو نہیں کوئی  
 میں ساری دنیا میں کہلاؤں بس گدائے رسولؐ



## شائع محشر

سرکارِ مدینے میں کب ہم کو بلائیں گے  
کب روضہٴ اقدس کے جلوے وہ دکھائیں گے

کب ہم کو چھڑائیں گے دنیا کی محبت سے  
کب اپنی محبت کا اک جام پلائیں گے

کب تک غمِ فرقت کے ہم صدمے اٹھائیں گے  
کب روئے منور کا دیدار کرائیں گے

ہر رات یہی امید ہوتی ہے میرے دل میں  
تشریف میرے آقا بس خواب میں لائیں گے

اس ذکر سے ہی حاصل ہوتی ہے رضا رب کی  
ہم ذکرِ محمدؐ ہی لوگوں کو سنائیں گے

برسے گا ہر اک جانب پھر ابر کرم ان کا  
 جب محفلِ نعت ان کی ہم دل سے سجائیں گے  
 بن ان کی محبت کے مومن ہی نہیں کوئی  
 یہ درسِ محبت ہم ہر اک کو پڑھائیں گے  
 شب ان کی ولادت کی شبِ قدرِ حقیقی ہے  
 دن ان کی ولادت کا ہم عید منائیں گے  
 وابستہ دل و جاں سے رہنا اے ریاض ان سے  
 وہ شافعِ محشر ہیں دوزخ سے بچائیں گے



## رحمتِ تمام

ربط خدا سے ہو گیا تیری طرف جو دھیان ہے  
 رب کی اسے اماں ملی تو جس کا نگہبان ہے  
 رب کی رضا بھی مل گئی قربِ خدا بھی مل گیا  
 تیرے کرم کا تن گیا سر پہ جو سائبان ہے  
 انبیاء و مرسلین تمام ہر اک کا ہے بڑا مقام  
 تجھ سا نہیں ہے ایک بھی تو سب میں دھان پان ہے  
 تیرے قدم سے مل گئیں فرشِ زمیں کو رونقیں  
 تیرے ہی نور سے ہوئی تزئینِ آسمان ہے  
 ماينطق عن الهوى حق نے تیرے لیے کیا  
 وحی خدا ہے لاکلام جو بھی تیرا بیان ہے



ڈھارس ہے میری تیرا نام ورنہ اے رحمتِ تمام  
 دل میرا بے قرار ہے کرب میں میری جان ہے  
 قابلِ ذکر تھا نہ ہے کیوں نہ ریاضؔ یہ کہے  
 تجھ سے میرا وقار ہے تو میری آن بان ہے



## اُن کا نام

درِ دل جب اُن کا نام ہو جائے گا

دلِ محبت کا مقام ہو جائے گا

وہ نماز ہوگی حقیقت میں نماز

عشق اُن کا جب امام ہو جائے گا

موت ان کی یاد میں آئی اگر

پھر تو اچھا اختتام ہو جائے گا

دل کھنچے گا جب مدینے کی طرف

حاضری کا اہتمام ہو جائے گا

بادشاہ بن جائیں گے اس کے ندام

جو محمدؐ کا غلام ہو جائے گا

پُرسکوں دل ہو گا جب کہ اُن کا ذکر  
 صبح ہو جائے گا شام ہو جائے گا  
 وہ بھی دن آئے گا دنیا میں ضرور  
 سلسلہ نعتوں کا عام ہو جائے گا  
 مانو منت محفلِ میلاد کی  
 جو نہیں ہوتا وہ کام ہو جائے گا  
 بے غرض اُن سے محبت کر ریاض  
 اُن کے محبوبوں میں نام ہو جائے گا



## درِ سرکار

درِ سرکار پر حاضر جو عصیاں کار ہو جائے  
 نگاہِ لطف ہو اُن کی تو بیڑا پار ہو جائے  
 ضرور اس کا خدائے وحدہ بھی یار ہو جائے  
 حبیبِ کبریا سے جس کو دل سے پیار ہو جائے  
 بسا دل میں یارب گنبدِ خضرا کی ہریالی  
 یہ ویرانہ میرے دل کا گل و گلزار ہو جائے  
 محمد مصطفیٰ کے عشق سے گرما دے دل میرا  
 یہ سوزِ عشق وجہِ گرمی بازار ہو جائے  
 سفرِ طیبہ کا یارب وقفے وقفے سے رہے جاری  
 زہے قسمت جو سامانِ سفر ہر بار ہو جائے

دکھائے جائیں گے اس کو صفاتِ ذات کے جلوے  
 شرابِ عشقِ احمدؐ سے جو دل سرشار ہو جائے  
 ہزاروں خواہشوں کے بت جو رہتے ہیں نہاں دل میں  
 میرے اندر کا یہ بت خانہ بھی مسمار ہو جائے  
 ہر اک منزل ریاضِ آساں ہو جائے گی محشر کی  
 اگر وقتِ نزع سرکار کا دیدار ہو جائے



## عشقِ محبوبِ باری

عشقِ محبوبِ باری اگر مل گیا  
 پھر یہ سمجھ کہ زادِ سفر مل گیا  
 گر ملی اُن کے کوچے میں کوئی جگہ  
 میں یہ سمجھو گا جنت میں گھر مل گیا  
 خاکِ کوئے محمدؐ ہوئی دستیاب  
 روشنیِ دل کی نورِ نظر مل گیا  
 نقشِ نعلینِ پائے نبیؐ کیا ملا  
 دل سے آئی صدا تاجِ سر مل گیا  
 عاشقانِ محمدؐ کی صحبت ملی  
 اُن کی الفت ملی اُن کا در مل گیا

کیا نہیں دیکھی تاثیرِ ذکرِ نبیؐ  
 جان و دل کو سکوں رات بھر مل گیا  
 دل کی تاریکیاں جگمگانے لگیں  
 سبز گنبد جو پیشِ نظر مل گیا  
 دن کو مکہ کی دُھن شب کو طیبہ کی یاد  
 کام دل کو یہ شام و سحر مل گیا  
 یاد اُن کی ملی چارہ گر مل گیا  
 بے اثر ہو چکا تھا اثر مل گیا  
 حاضری اُن کے در کی ہوئی تھی نصیب  
 پھر کرم اُن کا بارِ دگر مل گیا  
 بختِ خفتہ مرا جاگ اٹھا ریاضؒ  
 مجھ کو سوئے مدینہ سفر مل گیا



## میری آرزو

وہ ہیں میری آرزو پھر تجھ کو کیا  
ان سے میری آرزو پھر تجھ کو کیا

اہلِ ایماں کو ہی آتی ہے نظر  
ان کی رحمت سو بسو پھر تجھ کو کیا

چاہتا ہے دل کہ ہر لمحہ کروں  
مصطفیٰ کی گفتگو پھر تجھ کو کیا

کرتے ہیں عشاق ذوق و شوق سے  
ذکر ان کا کو بکو پھر تجھ کو کیا

اپنے خالق سے ملے اسریٰ کی شب  
عرش پر وہ دوبدو پھر تجھ کو کیا



جو رضائے حق کا طالب ہے اُسے  
ہے انہی کی جستجو پھر تجھ کو کیا  
ہجر میں روتا ہے اُن کے کیوں ریاض  
یہ ہے آنکھوں کا وضو پھر تجھ کو کیا



## اُن کا آستاں

میں ہوں اُن کا نعت خواں پھر تجھ کو کیا

وہ ہیں میری داستاں پھر تجھ کو کیا

عشق کا ہوتا ہے سرخم جس جگہ

وہ ہے اُن کا آستاں پھر تجھ کو کیا

رابطہ خالق سے رکھنے کے لئے

بس وہی ہیں درمیاں پھر تجھ کو کیا

بہر بخشش نامِ نامی آپ کا

ہو گیا وردِ زباں پھر تجھ کو کیا

اُن کے صدقے میں ملا مجھ کو وجود

وہ ہیں میری جانِ جاں پھر تجھ کو کیا

بے نشان نے اُن کو خود بہرِ ظہور  
 کر لیا اپنا نشان پھر تجھ کو کیا  
 ذکر ہے جس کا زباں پر اے ریاض  
 ہے وہی دل میں نہاں پھر تجھ کو کیا



## اوصافِ محمدؐ

رہتا تھا حضور اُن کے ہر اک سر ہی خمیدہ  
 یہ ایک حقیقت ہے اگرچہ ہے شنیدہ  
 ممتاز ہیں گو سارے نبی خلق میں لیکن  
 سرکار ہیں سب ہی میں پسندیدہ چنیدہ  
 قرآن بیان کرتا ہے اوصافِ محمدؐ  
 کیا خامہ قدرت نے لکھا ہے یہ قصیدہ  
 محشر میں نجات اس کی ضرور ہوگی کہ جس کا  
 ہے شافعِ محشر کی شفاعت پہ عقیدہ  
 نام اُن کے غلاموں میں ازل سے ہو میرا  
 اے کاش یہ ظاہر کرے قسمت کا جریدہ

دیکھ یہ اولو العزمی حسینؑ ابن علیؑ کی  
 سردے کے رہِ حق میں ہے جنت کو خریدا  
 دیکھوں جو ریاضؑ ایک جھلک حسنِ نبیؐ کی  
 سیراب ہو دل اور بجھے تشنگی دیدہ



## شانِ مدینہ

بڑی دنیا میں ہے شانِ مدینہ  
 یہی ہے رحمتِ حق کا خزینہ  
 علومِ کبریا کا ہے جو مخزن  
 محمد مصطفیٰ کا ہے وہ سینہ  
 ملے گی آج بھی گلیوں میں اس کی  
 حبیبِ حق کی خوشبوئے پسینہ  
 بچا لے گا ہمیں سیلابِ غم سے  
 محمدؐ کی شفاعت کا سفینہ  
 کرم اُن کا ہوا پہنچا مدینے  
 بنا ہمسایہ اُن کا اک کمینہ

یہ برکت ہے درودِ مصطفیٰ کی  
چمک اٹھا میرے دل کا نگینہ  
ریاض ہوگی رسائی قربِ حق تک  
ملا عشقِ محمدؐ کا جو زینہ



## سیرِ معراج

والضحیٰ رخ سا آفتاب کہاں  
 یا نبیؐ آپؐ کا جواب کہاں  
 تاقیامت ہے معجزہ قرآن  
 ایسی لایا کوئی کتاب کہاں  
 منتخب خلق میں ہوئے ہیں آپؐ  
 پھر ہوا ایسا انتخاب کہاں  
 چاند سورج اور ستاروں میں  
 آپؐ کے رخ سی آب و تاب کہاں  
 آپؐ نے دیکھا جلوۂ معبود  
 درمیاں تھا کوئی حجاب کہاں



آپ کے در کا جو فقیر نہیں  
 دستِ رحمت سے فیض یاب کہاں  
 آپ نے جس کو کہہ دیا اپنا  
 حشر میں اس کا پھر حساب کہاں  
 یا نبیؐ آپ کے کرم کے بغیر  
 کوئی ہوتا ہے کامیاب کہاں  
 عرقِ جسمِ پاک کی خوشبو  
 ایسی بوئے گلِ گلاب کہاں  
 عشقِ اُن کا اگر ہو دل میں ریاض  
 نارِ دوزخ کا پھر عذاب کہاں



## خاکِ طیبہ

خدا سے وہ دور ہو گیا ہے درِ نبیٰ سے جو کٹ گیا ہے  
 وہ سب حسینوں سے بڑھ گیا ہے جو خاکِ طیبہ میں اٹ گیا ہے  
 دہائی جب اُن کے نام کی دی خدا نے کی میری دستگیری  
 ہوا کرم کی چلائی ایسی جو غم کا بادل تھا چھٹ گیا ہے  
 حضور کیا ہم سے ہی بشر ہیں جو دیکھا قرآن کی روشنی میں  
 ہوا یہ معلوم نور ہیں وہ تو دوسرے تھا جو ہٹ گیا ہے  
 حضور کے معجزوں میں شامل حضور کا ایک رعب بھی تھا  
 ہر اک بہادر حضور اُن کے سکر گیا ہے سمٹ گیا ہے  
 انہی کے باعث بنی یہ دنیا طفیلی سارا جہاں ہے ان کا  
 سب اُن کا صدقہ ہی کھا رہے ہیں جو ان کے صدقے میں بٹ گیا ہے

اُسی کو قربِ خدا ہے حاصل وہی تو ایمان میں ہے کامل  
 غلام اُن کا جو بن گیا ہے جو اُن کے در سے چمٹ گیا ہے  
 ریاض دیکھا ہے روزِ اوّل سے جو بھی عاشق ہے مصطفیٰ کا  
 وہ اُن کے دشمن سے خوب نمٹا وہ خوب میدان میں ڈٹ گیا ہے



## حمد باری تعالیٰ

خالقِ خلقِ کبریا ہے تو  
سارے بندے ہیں اور خدا ہے تو

مثل تیری نہیں کہیں بھی جب  
کیسے جانے کوئی کہ کیا ہے تو

اس لئے ہم نے تجھ کو رب مانا  
اے خدا ربِ مصطفیٰ ہے تو

تو نے بخشا ہے جب عدم کو وجود  
خود عدم کی بنا ضیا ہے تو

تیرے در کا گدا ہے ہر کوئی  
از ازل تا ابد عطا ہے تو

آنکھ دیکھے تجھے کہاں ممکن  
 ہر نظر سے ہی چھپ گیا ہے تو  
 پھر بھی ہر شے میں ہے ظہور تیرا  
 یوں نظر سب کو آگیا ہے تو  
 سرورِ دین کا نعت خواں اے ریاضؔ  
 فضلِ باری سے ہی بنا ہے تو



## مدینے چلو

بات میری سنو بس مدینے چلو  
 ہر کسی سے کہو بس مدینے چلو  
 موت مانگو مدینے میں اپنی سدا  
 اور وہیں پر جیو بس مدینے چلو  
 پہنچو منزل پہ یوں، مصطفیٰ پہ درود  
 دل میں پڑھتے رہو بس مدینے چلو  
 تذکرے تاج کے دنیا و عقبی کے سب  
 ذکر ان کا کرو بس مدینے چلو  
 دیکھو چل کے وہاں ان کا جود و سخا  
 کاسہ دل بھرو بس مدینے چلو

اُن کا دیدار ہو جائے گا ایک دن  
 ہجر کا غم سہو بس مدینے چلو  
 ہو رہی ہے وہاں بارشِ مغفرت  
 داغِ عصیاں کے دھو بس مدینے چلو  
 حالِ دل اُن کو کہنے کی حاجت نہیں  
 ہے خبر آپ کو بس مدینے چلو  
 غازہ حسن ہے خاکِ کوئے نبیؐ  
 منہ پہ اپنے ملو بس مدینے چلو  
 یاد اُن کی ہے ہر تشنگی کا علاج  
 جامِ کوثر پیو بس مدینے چلو  
 سب سے بڑھ کر ہے شاہی یہی اے ریاضؓ  
 اُن کے چاکر بنو بس مدینے چلو



## نعتِ سرکارِ سنو

نعتِ سرکارِ سنو بیٹھو کہاں جاتے ہو  
 جامِ کوثر کے پیو بیٹھو کہاں جاتے ہو  
 رابطہ سرورِ کونین سے ہو جائے گا  
 دل کی ہر بات کہو بیٹھو کہاں جاتے ہو  
 ہونے والی ہے بہت جلد کرم کی بارش  
 داغِ عصیاں کے بھی دھو بیٹھو کہاں جاتے ہو  
 تم سے وہ دور نہیں تم بھی تو ہو جاؤ قریب  
 اُن کا ہی ذکر کرو بیٹھو کہاں جاتے ہو  
 موت کے بعد بھی وابستگی اُن ہی سے رہے  
 عشق میں اُن کے جیو بیٹھو کہاں جاتے ہو



بخششیں ہوتی ہیں تقسیم گنہگاروں میں  
 تم بھی دامن کو بھرو بیٹھو کہاں جاتے ہو  
 اُن کا دیدار کھلی آنکھوں سے ہو جائے گا  
 بس درود اُن پہ پڑھو بیٹھو کہاں جاتے ہو  
 خوبرو تم کو بنا دے گا مدینے کا غبار  
 اپنے چہروں پہ ملو بیٹھو کہاں جاتے ہو  
 یا رسول اللہ مدینے میں بلاتے رہے  
 بس یہی کہتے رہو بیٹھو کہاں جاتے ہو  
 رشک آئے گا شہنشاہی کو بھی تم پہ ریاض  
 بس غلام اُن کے بنو بیٹھو کہاں جاتے ہو



## مرکزِ گلِ کائنات

اے حبیبِ کبریا، اے منبعِ جود و صفات  
 باعثِ تکوینِ عالم مرکزِ گلِ کائنات  
 ہو گیا پیدا تیری خاطر نظامِ ہست و بود  
 بارگاہِ حق میں ہے مقبول کتنی تیری ذات  
 تو نہیں کچھ بھی نہیں تو ہے تو سب موجود ہے  
 تیرے ہی دم سے ہوا قائم و خودِ شش جہات  
 کیوں نہ ہم سمجھیں محبت کو تیری ایمانِ حاصل  
 جب اسی اک بات پر موقوف ہے اپنی نجات  
 جس کے منہ میں پڑ گیا اک مرتبہ تیرا لعاب  
 اُس نے ٹکڑے کر دیا پیمانہ آبِ حیات

تو نے فرمایا ہُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دُنیا میں جب  
 سر بسجدہ تیرے قدموں میں گرے لات و منات  
 ریزہ چیں تیری بساطِ حسن کے شمس و قمر  
 اے مجسمِ نورِ حق اے مشعلِ کُل کائنات  
 عاصیوں کو ناز ہو کیونکر نہ تیری ذات پر  
 مانی جائے گی تری محشر کے دن ہر ایک بات  
 تیرے نورِ پاک سے ضروریز مہر و ماہ ہوئے  
 تیرے حسنِ لم یزل کی اس طرح نکلی زکات  
 مرجعِ خلقِ خدا ہے تیری ذاتِ باصفا  
 ہو ریاضِ دلِ حزیں پر بھی نگاہِ التفات



## تیرے عشق دی دولت

تیرے عشق دی دولت مل جاوے دنیا دی دولت کیہ کرنی  
تیرے در دی گدائی لبھ جاوے شاہی دی شوکت کیہ کرنی

ایہو آرزو میرے سینے وچ مراں جیواں شہر مدینے وچ  
بنے قبر مدینے وچ میری ایتھوں دی تربت کیہ کرنی

مل جان مدینے دیاں گلیاں جا روپ کشی لئی بے مینوں  
ایسی خدمت وچ بڑی عظمت اے شاہاں دی خدمت کیہ کرنی

رہوے میرے لبھاں تے تیری ثنا میرا دل وی رہوے تیرا مدح سرا  
پڑھاں نعتاں تیریاں ہر ویلے کسی ہور دی مدحت کیہ کرنی

جہدے نال توں راضی رب راضی جہدے نال خفا توں رب وی خفا  
تیری چاہت اندر سب کج اے کسے ہور دی چاہت کیہ کرنی

ایہو آرزو اک ریاض دی اے ایہو آرزو پوری ہو جاوے  
رہواں ذکر تیرا کردا ہر دم کسے ویلے دی فرصت کیہ کرنی



## غوثِ الاعظمؒ

ادھر بھی ہو نظرِ کرم غوثِ اعظمؒ  
مٹے دین و دنیا کا غم غوثِ اعظمؒ

ہے گردن پہ تیری قدمِ مصطفیٰ کا  
ولی تیرے زیرِ قدمِ غوثِ اعظمؒ

تو جس کے لئے چاہے لکھ دے ولایت  
تیرے ہاتھ میں ہے قلمِ غوثِ اعظمؒ

ہمیں تجھ سے نسبت تجھے پیار ہم سے  
ہمارا ہے تو تیرے ہم غوثِ اعظمؒ

غلامی پہ تیری کرو میں پچھاور  
یہ دنیا کا جاہ و حشم غوثِ اعظمؒ

میں ہوں سہروردی مگر ہوں میں تیرا  
 نہ کھل جائے میرا بھرم غوثِ اعظمؒ

تیری یاد میں اس ریاضِ حزیں کا  
 نکل جائے اے کاش دم غوثِ اعظمؒ



## کوئے شہاب الدینؒ

خوشا قسمت کہ دل کھینچنے لگا سوئے شہاب الدینؒ  
 اڑا لائی صبا بغداد سے بوئے شہاب الدینؒ  
 وجود ان کا اگر سرچشمہ عرفان باری ہے  
 تو ہے بحر فیوض مصطفیٰ کوئے شہاب الدینؒ  
 ہے نورِ سنتِ نبوی درخشاں ان کے ماتھے پر  
 ہے عکاسِ جمالِ کبریا روئے شہاب الدینؒ  
 گلستانِ ولایت میں بہارِ جاوداں آئی  
 اسے کرنے لگی سیراب جوئے شہاب الدینؒ  
 محمد مصطفیٰ آئینہ ہیں اخلاقِ باری کا  
 اور ان کے خلق کا آئینہ ہے خوئے شہاب الدینؒ  
 الہی حشر تک عاصی ریاضِ دل حزیں یونہی  
 رہے مائل تیرے الطاف سے سوئے شہاب الدینؒ



## سلام

مصطفیٰ جانِ ایماں سلام علیک  
منبعِ نورِ عرفاں سلام علیک

بارشِ لطف تیری نہیں ہے کہاں جلوہ گر فیض تیرا یہاں اور وہاں  
ذکر تیرا زمیں پر فلک پر بیاں فرش سے عرش تک ہے محیط جہاں  
تیری رحمت کا داماں سلام علیک

تیری باتیں ہیں جیسے کہ قندونبات منظرِ ذاتِ باری ہیں تیری صفات  
بخشتی ہے نئی زندگی تیری بات مردہ دل تجھ سے پاتے ہیں روح حیات  
اے مسجائے دوراں سلام علیک

ذکر ہر آن تیرا زباں پر رہے جب کہے تو فقط بات تیری کہے  
دیپ تیری محبت کا دل میں جلے نام سے تیرے ملتی ہے تسکین مجھے  
میرے ہر دکھ کے درماں سلام علیک



قدرتِ حق سے قادر ہے تو ہر جگہ      شانِ رحمت سے حاضر ہے تو ہر جگہ  
چشمِ باری سے ناظر ہے تو ہر جگہ      چشمِ بینا میں ظاہر ہے تو ہر جگہ  
اندھی آنکھوں سے پنہاں سلامتِ علیک

مرسلین کو تیری ہم رکابی پر فخر      ہے ملائک کو تیری سلامی پہ فخر  
خلق کو تیرے لطفِ دوامی پہ فخر      بادشاہوں کو تیری غلامی پہ فخر  
تاجداروں کے سلطان سلامتِ علیک

چوم لے تیرے پائے کرم یہ ریاضت      توڑ دے تیرے قدموں پہ دم یہ ریاضت  
کاش بن جائے خاکِ حرم یہ ریاضت      پائے یوں تیرا لطفِ اتم یہ ریاضت  
دل کا پورا ہو ارماں سلامتِ علیک



## سلام

یہ سلام لسان حسان حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرومرشد حضرت مولانا ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں ملتان میں غوث العالمین حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پاک پر پڑھا۔

سلام اے غوثِ العالم اے بہاؤ الدین ملتانی

سلام اے نائبِ شیخ شہاب الدین لاثانی

سلام اے مصدرِ جود و کرم اے لطفِ ربانی

سلام اے مشعلِ نورِ ہدایت شمعِ ایمانی

صفِ انسانیت میں مرتبہ تجھ کو ہے وہ حاصل

قیامت تک کرے گی فخر تجھ پر نوعِ انسانی

مچی ہے دھوم عالم میں کہ تو وہ غوثِ عالم ہے

کہ جن و انس پر ہوتا ہے جس کا لطفِ ارزانی

کھچے آتے ہیں سلطانِ جہاں تیری حضوری میں

شہنشاہوں میں حاوی ہے تیری طرزِ جہانبانی

قلندر وہ، تیرے دربار میں جس کی رسائی ہے  
 شہاب الدین سے روشن جس کی لوح پیشانی  
 میری بھی تشنگی بچھ جائے صدقے میں قلندر کے  
 پلا دے ساقیا مجھ کو شرابِ نورِ عرفانی  
 توجہ وہ کہ جو سرکارِ بطحا سے ملی تجھ کو  
 بذل فرما کہ مجھ پر بھی کھلیں اسرارِ پنہانی  
 حسام الدین و صدر الدین و رکن الدین کے صدقے  
 کرم فرما مرے تارکِ دل میں بھی ہو تابانی  
 گلستانِ قلندر میں رہوں نغمہ سرا ہر دم  
 ملے اس عندلیبِ بے نوا کو کیفِ روحانی  
 بہاؤ الدین بہائے مصطفیٰ ہے اے ریاض اب تو  
 بہت ممکن تیری جاتی رہے یہ تنگ دامانی



## سلام

یہ سلام لسان حسان حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرومرشد حضرت مولانا ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں قطب عالم خضر صحرائے طریقت حضرت میاں غلام محمد سہروردی حیات گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر پڑھا۔

سلام اے عارف باللہ سلام اے نورِ یزدانی

سلام اے مصطفیٰ کے لاڈلے شمعِ شبتانی

سلام اے واقفِ سرِّ لدنی رمزِ عرفانی

سلام اے حاملِ دینِ مبین اسرارِ پنہانی

تو وہ ہے تجھ کو حق نے وہ نگاہِ دُور میں بخشی

کہ ہو جاتے ہیں تجھ پر منکشفِ احوالِ دورانی

جبلت میں ہے تیری موجزن وہ بحرِ ایمانی

ہزاروں بار ہی دیکھی گئی ہے جس کی طغیانی

عطائے حق سے وہ حاصل ہوئی ہے تجھ کو سلطانی

نزالی ہے زمانے میں تیری طرزِ جہانبانی

تیرے ہاتھوں میں ہے دامن محمدؐ کی غلامی کا  
 جھکی جاتی ہے تیرے آستان پر بزمِ امکانی  
 جہانِ کن فکاں میں وہ مقامِ خاص ہے تیرا  
 جہاں ملتے ہیں تیری ذات میں اوصافِ یزدانی  
 خدا کا تو ملا ہے مژدہ گان لہ تجھ کو  
 ہوئی لو اقسَمَ لَا بَرَّاءَ سے تیری مہمانی  
 تو جنگو شاہ کی کیفیتِ قلبی کا حاصل ہے  
 نشانی ایک تو رمضان نوری کی ہے لاثانی  
 بظاہر تو نہیں موجود لیکن یہ حقیقت ہے  
 ہے فانوسِ قلندرؒ میں ہویدا تیری تابانی  
 قلندرؒ جس کی کہ اقطاب پر حاوی ہے قطبیت  
 قلندرؒ آشکارِ غوثیت ہے جس کی پیشانی  
 قلندرؒ وہ کہ جو خلقِ نبیؐ کی شکلِ کامل ہے  
 قلندرؒ وہ زیارت جس کی ہے دفعِ پریشانی  
 قلندرؒ وہ نظامِ باطنی میں دخل ہے جس کا  
 قلندرؒ جس کو حاصل نظمِ ظاہر کی نگہبانی

قلندرؒ جس کی صورت متقبس نورِ محمدؐ سے  
 قلندرؒ دیکھ کر حیراں جسے بہراد اور مانی  
 قلندرؒ کی وساطت سے یہ میری عرض بھی سن لے  
 مرے قلب و جگر کو بھی ہو حاصل نورِ روحانی  
 ریاضِ معرفت میں داخلے کا اذن مل جائے  
 تمنا مختصر سی ہے، مگر تمہید طولانی



## منقبت بخضور پیر و مرشد

(ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ)

شگفتہ گلستاں کی ہر اک کلی بے خفی شے نے پہنا لباسِ جلی ہے  
 چمن میں بہار آگئی ہر طرف سے بہارِ چمن خود قلندرِ علیؑ ہے  
 ابوالفیضؒ کے فیض کا کیا ٹھکانہ زمانے کا دامن بھرا جا رہا ہے  
 محمدؐ کے صدقے میں اس آستاں پر نظرِ غوث کی اور نگاہِ علیؑ ہے  
 منور ہونے میں قسمتیں اپنی ایسے فلک پر درخشاں ستارے ہوں جیسے  
 اٹھا مطلعِ سہروردی سے دیکھو چمکتا ہوا آفتابِ جلی ہے  
 نبوت کا مظہر ولایت کا داعی قلندر جہاں کا رعیت کا راعی  
 نمایاں ہیں جس سے صفاتِ الہی ابوالفیضؒ ایسا یگانہ ولی ہے  
 خوشا وقت یہ اجتماعِ مُریداں جہاں جلوہ فگن ہوں خود پیرِ پیراں  
 زہے بخت اپنے کہ ہم میں سے ہر اک ہوا آج سرکار کا اردلی ہے

میں قربان تیرے مرے پیرِ کامل تیری ذات تو ہے شناسائے منزل  
بھٹکتا ہوں میں تھام لے ہاتھ میرا تری ذات ہر راہرو کی ولی ہے

تری ذات علم لدنی کی حامل شریعت، حقیقت، طریقت میں کامل  
ترے سامنے معرفت کی منازل تجھے علم حاصل خفی و جلی ہے

ابوالفیضؒ کا دیکھ کر ٹھاٹھ شاہی حضوری میں جھکتی گئی کجکلا ہی  
سلاطین کے دربار سے بھی فزوں تر قلندرؒ کے دربار کی ہر گلی ہے

ریاضِ قلندرؒ میں ہر آن کیسا چمکتا ہے بلبل قلندر علیؒ کا  
سراپا بہاریں، مہکتی فضائیں چمن کی زمین سب کی سب صندلی ہے





## منقبت بخضور پیر و مرشد

(ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ)

چشمِ بینا سے کہو شانِ قلندرؒ دیکھے  
جلوۂ معرفتِ ذات کا منظر دیکھے

ہے جسے حسرتِ دیدارِ رسولؐ عربی  
وہ قلندرؒ کا جمالِ رخِ انور دیکھے

ہے جسے بوئے گلِ باغِ رسالت کی طلب  
اک نظر گلشنِ زہرا کا گل تر دیکھے

میری آنکھوں سے ابوالفیضؒ کی صورت میں کوئی  
نور شبیرؒ کا اور پر تو شبیرؒ دیکھے

اے قلندرؒ تیرے چہرے میں ہے نورِ علوی  
دیکھنے والا تجھے مشعلِ حیدر دیکھے

تیرے دامن سے جو وابستہ ہوا اس کی نظر  
 منظرِ رحمتِ حقِ لطفِ پیہر دیکھے  
 آ گیا رازِ خلافت کا سمجھ میں جس کی  
 صفتِ حق کا تجھے کیوں نہ وہ مظہر دیکھے  
 حق نے بخشی ہے تجھے ایسی بلندی جس سے  
 دل یہاں سینکڑوں دل والوں کے ششدر دیکھے  
 قلب میں اس کے اتر جائے جلالِ نبوی  
 جو ذرا بارگہِ مردِ قلندر دیکھے  
 جس کے دل میں تیری مہر و وفا کی خوشبو  
 کیوں نہ پھر روح کو اپنی وہ معطر دیکھے  
 ناز ہو کیوں نہ قلندر کی غلامی پہ مجھے  
 میری قسمت تو ذرا بختِ سکندر دیکھے  
 قطرہ گو قطرہ ہے پر جزوِ سمندر ہے ضرور  
 کوئی اس قطرے کو بر سطحِ سمندر دیکھے  
 فیض ابوالفیضؒ کا ہے فیضِ محمدؐ اے ریاضؒ  
 جو اسے دیکھ لے وہ منبع و مصدر دیکھے



## منقبت بخضور پیر و مرشد

(ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ کی رحمت کا عنوان قلندر ہے

فردوس میں جانے کا سامان قلندر ہے

اللہ تعالیٰ کا قرآن محمد ہے

سرکارِ دو عالم کا قرآن قلندر ہے

گو اربعہ عناصر سے یہ جسم مرکب ہے!

پر حق تو یہ ہے اس کی بس جان قلندر ہے

یہ فیض محمد ہے ابوالفیض کے سینے میں

محبوبِ الہی کا احسان قلندر ہے

انسان کو انسانی اسرار جو سمجھا دے

انسانوں میں اک ایسا انسان قلندر ہے

ہاتھوں میں نہ کیوں اپنے مضبوطی سے میں تھاموں  
اس رحمتِ عالم کا دامن قلندر ہے

دیتا ہوں پتہ تم کو میں شانِ رسالت کا  
شانوں میں محمد کی اک شان قلندر ہے

یہ عشق کے مذہب میں جائز ہے اگر کہہ دوں  
دین اپنا قلندر ہے ایمان قلندر ہے

بشرے سے ہی ظاہر ہے محتاجِ بیاں کیوں ہو  
اللہ کے جلووں کی پہچان قلندر ہے

جس در پہ شہنشاہ بھی جھکتے ہیں ریاض آکر  
سلطانوں میں اک ایسا سلطان قلندر ہے



## منقبت بخضور پیر و مرشد

(ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ)

اپنے جمال کی جھلک ایک نظر دکھا بھی دے  
 پردہ جو درمیاں میں ہے اس کو ذرا اٹھا بھی دے  
 ذرے کی کیا بساط ہے سامنے آفتاب کے  
 یا اسے خوں میں جذب کر، یا اسے پھر مٹا بھی دے  
 تو ہے مقام آشنا، میں تو ہوں رہ سے بے خبر  
 منزل عشق کا کوئی مجھ کو نشاں بتا بھی دے  
 بڑھ گیا دل کا اضطراب، ہو گئی روح بے قرار  
 روح کو بخش دے سکوں، دل کی کوئی دوا بھی دے  
 قلب پہ تیرے منکشف، میری حقیقتیں تمام  
 دستِ طلب تو بڑھ گیا، دستِ عطا بڑھا بھی دے

جذبہ جستجو مجھے بخشا ہے گر تو یہ بھی کر!  
 جس کی مجھے تلاش ہے اس کا کوئی پتا بھی دے  
 کر دے ریاض ”آرزو آبِ کرم سے پُر بہار  
 اس دشتِ خارزار کو رشکِ چمن بنا بھی دے



## منقبت بخضور پیر و مرشد

(ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ)

بخشی ہے حق نے تجھ کو کچھ خلق پہ ایسی برتری  
 تیرے حضور سر بہ خم ہوئی ہے آکے سروردی  
 بارگاہِ رسولؐ سے تجھ کو وہ مرتبہ ملا  
 سرد ہے تیرے سامنے طنطنہٴ سکندری  
 حلم نے کر دیئے سینکڑوں قلب بردبار  
 خلق نے تیرے دی نکال صدبا سروں کی خودسری  
 خواصِ بحر معرفت ہے تیری ذات اس لئے  
 پاسکیں تجھ کو کس طرح کرتے ہیں جو شناوری  
 اس تیرے حال و قال پر آتی ہیں ایسی حالتیں  
 خیرہ ہیں جن کے سامنے گردش چرخِ چنبی!

تیرے جمال سے عیاں مصطفویٰ جمال ہے  
آتی ہے تیری بات سے بوئے مقالِ حیدرتی

اٹھے زمیں سے جب نظر تیری تو پہنچے عرش پر  
بخششِ مصطفیٰ ہے یہ اور عطائے داوری

میرے دل و نگاہ کے سارے حجاب دے اٹھا  
تیرے ریاض پر کھلے مرتبہ قلندری





## عملِ صوفی

حق کی صفتوں کا ہے اک نقشِ مجلی صوفی      دل پہ ہو جلوہ فگن ہے وہ تجلے صوفی  
 خلق میں رکھتا ہے وہ شانِ معلیٰ صوفی      عرش پہ جا کے بچھاتا ہے مصلے صوفی  
 اس قدر رُتے میں اپنے ہوا بالا صوفی  
 مظہرِ ذاتِ محمدؐ ہے سراپا صوفی

وہ بشر ہوتے ہیں اوصافِ الہی جس میں      فقر کے ہوتے ہو سلطانِ و شاہی جس میں  
 ہو اوامر پہ عمل ہو نہ نواہی جس میں      صبغۃ اللہ ملے شام و پگاہی جس میں  
 ہے تصوف کے جہاں میں یہی انساں صوفی  
 سامنے دیکھتا ہے ظاہر و پنہاں صوفی

اس قدر اس کی درخشاں ہے ضیائے ایماں      عرش اور فرش نظر آتے ہیں اس کو یکساں  
 ہے وہ حاصل اسے منجانب اللہ عرفاں      غیب اٹھ جاتا ہے اور دیکھنے لگتا ہے عیاں  
 اس پہ ایسا بھی کبھی دور گزر جاتا ہے  
 یہ جہاں، رائی کا دانہ سا نظر آتا ہے

وقت اک صوفی پہ ایسا بھی کبھی آتا ہے      گانَ لِلّٰہ سے وہ گانَ لَہ پاتا ہے  
دست و پاس کے خدا آپ ہی بن جاتا ہے      جب من و تو کے جھمیلوں سے نکل جاتا ہے  
پھر لگاتا ہے انا الحق کی صدائیں صوفی  
ہر طرف پاتا ہے وحدت کی فضائیں صوفی

جادۂ رشد و ہدایت کا ہے راہی صوفی      حق کی تبلیغ کا بے باک سپاہی صوفی  
دور کرتا ہے زمانے سے سیاہی صوفی      مظہرِ نورِ نبیؐ شانِ الہی صوفی  
کیسی ہر سمت کشادہ ہوئیں راہیں اس کی  
لوحِ محفوظ پہ جاتی ہیں نگاہیں اس کی

لے رہا ہے موجیں بے مدہب کا پھریرا اس سے      ہو گیا دور زمانے کا اندھیرا اس سے  
چھا گیا دہر میں نورانی سویرا اس سے      دینِ حق کا ہوا آباد بسیرا اس سے  
کفر و باطل کا کیا چاک گریباں اس نے  
مجمع کر دیئے گلہائے پریشاں اس نے

بار دیتے ہیں جہاں عالم و فاضل ہمت      کام کرتی نہیں شاہوں کی جہاں پر قوت  
مرد غازی کی بھی تھک جاتی ہے جس جا جرات      نظم افواج پہ چھا جاتی ہے جس دم حیرت  
کام آتا ہے وہاں صوفی کا عزمِ پیہم  
صفیں اعدا کی نظر آتی ہیں درہم برہم

کفر و شرک کے رشتوں کو ہے توڑا کس نے      حق سے بندوں کے تعلق کو ہے جوڑا کس نے؟  
 گردنِ قوتِ مادی کو مروڑا کس نے      ہر غلط راہ کو پس پشت ہے چھوڑا کس نے  
 دین کو کس نے زمانے میں ہے محبوب کیا؟  
 کس نے ہر قلب کو اسلام پہ مرغوب کیا؟

کس نے کی سنتِ نبویؐ کی جہاں میں تقلید      کس نے ظلمات میں چمکائی شعاعِ توحید  
 کس نے تبلیغِ رسالتؐ کی اٹھائی تمہید      کس کے ہاتھوں سے ملی خلاق کو جنت کی کلید  
 کس کے عرفان نے بخشا ہمیں عرفانِ خدا  
 کس کے ہاتھوں سے ملی ہم کو ہے بربانِ خدا

ہند میں پرچمِ اسلام کو گاڑا کس نے؟      پرتھوی راج کے قدموں کو اکھاڑا کس نے؟  
 رائے راج کو ہے میدان میں پچھاڑا کس نے؟      نلہ قبر سے باطل کو ہے تاڑا کس نے  
 حق پرستی کی یہاں دھوم مچائی کس نے؟  
 زیرِ پا کفر کی گردن ہے جھکائی کس نے؟

بت شکن ٹھیک ہے کہلایا جہاں میں محمودؑ      یہ بھی سچ ہے کہ ملا اس کو نصیب مسعود  
 ہند پر سولہ دفعہ گرچہ ہوا اس کا ورود      مگر ہر بار ہی کوشش رہی اس کی بے سود  
 بوالحسن صوفی نے جب اس کو کیا کرتہ عطا  
 فتح و نصرت نے وہیں اس کے قدم کو چوما

کس نے سفاکوں کا دل خوگرِ احسان کیا  
 کس نے تاتاریوں کو حاملِ قرآن کیا  
 دشمنِ کعبہ کو کعبے کا نگہبان کیا  
 برکتیں ساری ہیں یہ شیخ شہاب الدین کی  
 سہروردی کی تصوف کے حقیقت ہیں کی

یہ بھی آئین ہوا کرتے تھے سلطانوں کے  
 درجے انساں کو ملا کرتے تھے حیوانوں کے  
 درکھلا کرتے تھے درویشوں پہ زندانوں کے  
 سر جھکا کرتے تھے دربار میں انسانوں کے  
 تیغِ تبلیغِ مجدد جو میاں سے نکلی  
 پھر تو حالت ہی بدل ڈالی سب اگلی پچھلی

یہ وہی صوفی ہے سر جھکتے رہے جس کے حضور  
 اس کے ہاتھوں سے ہوا ایسے خوارق کا ظہور  
 دست بستہ رہے سامنے اس کے مغرور  
 ہو گئی ختمِ امارت، ہوا نظمِ جمہور  
 غیر کو سجدے کی یہ رسم مٹائی اس نے  
 مئے توحید زمانے کو پلائی اس نے

تذکرہ آتا ہے اک صوفی ربانی کا  
 کیا عجب اس نے صلہ پایا خدادانی کا  
 یعنی اس مردِ خدا مہدیٰ سوڈانی کا  
 پیش منظر وہ کیا قوتِ روحانی کا  
 ظالم و ظلم کا باقی نہ نشان تک چھوڑا  
 سینہ بحر پہ کچر کا تکبر توڑا

کیا کہا! بار ہے ملت پہ وجودِ صوفی      کیا کہا! محض عبث ہے یہ نمودِ صوفی  
 کیا کہا! ننگِ زمانہ ہے ورودِ صوفی      کیا کہا! تنگ ہے دنیا میں حدودِ صوفی  
 اپنی حالت کا تمہیں کوئی بھی احساس نہیں  
 خادمِ دینِ محمدؐ کا کوئی پاس نہیں

یہ وہی صوفی ہے جس نے وہ بڑا کام کیا      تھے جو اجداد تمہارے انہیں خوش کام کیا  
 کفر سے چھڑا داخلِ اسلام کیا      غضبِ حق سے بچا موردِ انعام کیا  
 یہ نہ گر ہوتا تو وہ دین سے عاری ہوتے  
 مورتی پوجتے مندر کے پجاری ہوتے

تو اگر چاہے کھلے تجھ پہ بھی راز بستہ      اور ملے تجھ کو بھی عرفانِ خدا کا رستہ  
 رہ اسی صوفی کے قدموں میں ریاضِ خستہ      منزلِ عشق پہ جا پہنچے گا جتہ جتہ  
 اس کی برکت سے جو پردے ہیں وہ اٹھ جائیں گے  
 راستے صاف ہدایت کے نظر آئیں گے



## مجلسِ سہروردیہ

فضلِ خدائے ذوالجلالِ مجلسِ سہروردیہ  
نورِ نبیؐ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

رحمتِ حق نزول ہے مقصدِ دل حصول ہے  
دل ہے ہر اک کا شاد شاد کوئی نہیں ملول ہے  
سب کے لئے نیک فالِ مجلسِ سہروردیہ  
نورِ نبیؐ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

عنوان کیا حسین ہے جھوٹ نہیں یقین ہے  
بزم میں آج جلوہ گر شیخ شہاب الدینؒ ہے  
بخت میں اپنے باکمالِ مجلسِ سہروردیہ  
نورِ نبیؐ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

کھل گیا میکدے کا درعیش سے ہوگی اب بسر  
 بانٹ رہی شرابِ عشق ساقی کی دیکھتے نظر  
 ہر لب پہ تیری قیل و قال مجلسِ سہروردیہ  
 نورِ نبیٰ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

کیوں نہ ہوں لوگ فیضیاب لطف و کرم سے بے حساب  
 کھل گیا خاص و عام پر شیخ کے فیض کا ہے باب  
 رڈ نہ کسی کا سوال مجلسِ سہروردیہ  
 نورِ نبیٰ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

فیض کی تیرے ہمسری کس سے ہو کسی نے ہے کری  
 بخشا خدا نے تجھ کو جب مرتبہ قلندری  
 بخششِ ربِّ لازوال مجلسِ سہروردیہ  
 نورِ نبیٰ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

مظہرِ شانِ مصطفیٰ شان ہے تیری باخدا  
 صدقے تیرے جمال کے اپنا جمال کر عطا  
 میری یہ آرزو نکال مجلسِ سہروردیہ  
 نورِ نبیٰ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

قلب کی دھودے میرے دھول غنچہ دل بنا دے پھول  
تیرے کرم کے میں نثار تو نے کیا مجھے قبول  
میرا رہا تجھے خیالِ مجلسِ سہروردیہ  
نورِ نبیٰ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

تجھ سے نہیں ہے کچھ بعید مجھ کو ہو مصطفیٰ کی دید  
پہنچوں مدینہ پاک میں جلد وہ آئے دن سعید  
میرا وہیں ہو انتقالِ مجلسِ سہروردیہ  
نورِ نبیٰ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

عشق کی دے پلا بھی دے مست مجھے بنا بھی دے  
ڈال کے اپنا پر تو دل میرا جگمگا بھی دے  
بخش دے اپنا اتصالِ مجلسِ سہروردیہ  
نورِ نبیٰ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ

ذات میں اپنی کر فنا تجھ سے ہے میری التجا  
صدقے میں تیرے ہو قبول تیرے ریاض کی دُعا  
یاد ہو تیری لازوال مجلسِ سہروردیہ  
نورِ نبیٰ کا ہے جمالِ مجلسِ سہروردیہ





## اظہارِ تشکر

اللہ تبارک و تعالیٰ اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی لطف و عنایت کے صدقے اور ہمارے پیرومرشد امام انقلابِ نعت لسانِ حسان، حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاؤں کے طفیل ایوانِ حمد و نعت و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل ”کلامِ ریاض“ اور ”دیوانِ ریاض“ کے بعد حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے منفرد نعتیہ مجموعے ”خزینہ ریاض“ کو عوامِ الناس تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہی ہے ہمیشہ کی طرح اس مجموعہ کو بھی عشاقانِ مصطفیٰ تک پہنچانے میں ہمیں ایوانِ حمد و نعت و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے سرپرست عالمی شہرت یافتہ ثناء خواں، سفیرِ سلسلہ عالیہ سہروردیہ الحاج قاری سید محمد فصیح الدین سہروردی اور آپ کے لختِ جگر عندلیب ریاضِ رسولؐ، ماہتاب سہروردیہ الحاج صاحبزادہ سید محمد زین العابدین سہروردی کا بھرپور تعاون حاصل رہا جس کے لئے میں ان کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

ہر مسلمان کی محبتوں اور عقیدتوں کا مرکز نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے اور جب تک کسی مسلمان کے دل میں عشقِ محمد ﷺ کا حسین جذبہ موجزن

نہ ہو اس وقت تک اسے ایمان کی چاشنی نصیب نہیں ہو سکتی یہی وہ مقصد تھا جس کے لئے ہمارے پیرومرشد امام انقلاب نعت حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے دن رات محنت کی اور یہ سبق دیا۔

جو چاہو عشقِ محمدؐ دلوں میں ہو پیدا

اٹھو زمانے میں نعتِ نبیؐ کو عام کرو

زیر نظر مجموعہ حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا حضورِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کی زندگی کے شب و روز مکین

گنبدِ خضرا کی تعریف و توصیف کرتے اور اسے عام کرنے میں گزرے۔ اللہ تعالیٰ

اور سرکارِ مدینہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ان پر خصوصی فضل کرم تھا جیسا کہ آپ ارشاد

فرماتے ہیں کہ:

سامنے اُن کے پڑھوں نعت کبھی میں اُن کی

ایک حسرت تھی میرے دل میں جو بر آئی ہے

مجھے یہ یقین کامل ہے کہ ”خزینہ ریاض“ عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

بہترین تحفہ ثابت ہوگا کیونکہ اس میں موجود ہر نعت، ہر شعر، ہر مصرع اور ہر لفظ عشق

و مستی کا بحرِ بیکراں لیے ہوئے ہے۔ میں ایوان کے جملہ اراکین اور کرمانوالہ بک

شاپ کا بھی بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اس کارِ خیر میں ہمارا بھرپور ساتھ دیا

بالخصوص ایوان کے جنرل سیکرٹری کمال الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشیں قابل

ستائش ہیں۔

آخر میں مری اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ ”ہمارے پیرومرشد امام

انقلاب نعت حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ“ کے فیوض و

برکات کو بلند و بالا فرمائے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو بالخصوص سید فیصل شاہ سہروردی،  
 سید عادل شاہ سہروردی، سید محمد شاہ سہروردی، سید احمد جہاں سہروردی، محمد عبداللہ  
 سہروردی، محمد زین العابدین سہروردی، محمد ودود علی سہروردی، محمد شمائل سہروردی، شبیر  
 حسین سہروردی، شہاب الدین سہروردی اور حسام الدین سہروردی کو آپ کے فیوض و  
 برکات سے مستفید فرمائے اور آپ کے مشن فروغِ حمد و نعت کو خلوص نیت سے جاری  
 رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکِ پائے سیدی و مرشدی

سید سلیم شاہ سہروردی الحسینی

صدر ایوانِ حمد و نعت و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل لاہور







مجلس علماء  
بمكة المكرمة

بمكة المكرمة

بمكة المكرمة